قرآنِ کریم پر طائرانہ نظر

(فضیلتِ قرآنِ کریم اور جملہ سورتوں کا مختصر جائزہ)

ڈاکٹر محمد سعید

Marfat.com

Marfat.com

قرآنِ کریم پر طائرانہ نظر

(فضیلتِ قرآنِ کریم اور جملہ سورتوں کا مختصر جائزہ)

مؤلف

ڈاکٹر محمد سعید

صدر شعبہ تعلیمی تحقیق و جائزہ

نظر ثانی

حافظ محمد یونس اعوان

M-29528

DATA ENTERED

ادارۂ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب

لاہور، پاکستان

جنوری 2018

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

297-2
G 445 م
140223
ج-

سالِ اشاعت: 2018ء
مقامِ اشاعت: مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور۔
تعدادِ اشاعت: 1000
ہدیہ: 150 روپے فی نسخہ

فون نمبر: 0092-300-9432067
ای میل رابطہ: drsaeed@hotmail.com

گزارش

بندۂ ناچیز نے اپنی بساط کے مطابق اس کو پڑھ لیا ہے تاہم بحیثیت انسان سہواً کسی جگہ غلطی کا رہ جانا/ہو جانا کوئی بعید نہیں۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ ایسی کوئی بھی غلطی نظر آئے تو اس کی نشاندہی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی بروقت تصحیح کی جا سکے۔ بہتری کی تجاویز کے لیے ہم چشم براہ ہیں۔

فقط مؤلف

Marfat.com

عرض ناشر

1- عام قارئین خواتین وحضرات جو کتاب ہذا کا نسخہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ دفتر شعبۂ تعلیمی تحقیق وجائزہ (کمرہ نمبر 212) ادارۂ تعلیم وتحقیق، جامعہ پنجاب، قائداعظم (نیو) کیمپس لاہور سے ازخود دفتری اوقات میں رابطہ کرسکتے ہیں۔خواہشمند ادارے حضرات فی نسخہ ایک سو پچاس روپے (-/Rs.150) کے حساب سے حبیب بینک لمیٹڈ جامعہ پنجاب نیوکیمپس لاہور کے اکاؤنٹ نمبر 01827900452103 میں یہ رقم جمع کرواکر رسید ہذا کی ایک کاپی دفتر ہذا میں جمع کروانے کے بعد نسخہ جات حاصل کرسکتے ہیں۔

2- دوسرے شہروں سے کتاب کا نسخہ منگوانے کے لیے انہیں کوریئر/ڈاک کا خرچ برداشت کرنا ہوگا۔اس کے لیے اُن سے درخواست ہے کہ وہ کتاب کے آخر پر دیے گئے ضمیمہ (ز) کو پُر کر کے دفتر ہذا کے پتہ پر ارسال کریں۔ انشاءاللہ کتاب کا نسخہ دو ہفتہ کے اندر اندر اُن کے دیے گئے پتہ پر پہنچ جائے گا۔

3- حفاظ قرآن کریم جو رمضان المبارک میں تراویح پڑھاتے ہیں۔ وہ اس کتاب کا ایک فری نسخہ مؤلف یا پبلشر کے دفتر ہذا سے حاصل کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

اظہارِ تشکر

الحمدللہ خدائے ذوالجلال کا لاکھ لاکھ مرتبہ شکر ہے کہ اُس نے بندۂ ناچیز کو اپنے حضور قبول فرمایا اور یہ ہمت اور استطاعت بخشی کہ قرآن پاک پر یہ کتاب تحریر کروں۔ بیشک اُس کی توفیق کے بغیر یہ کاوش ممکن نہ تھی۔

اس کے بعد میں سب سے پہلے مفسر اور مفکر قرآن کریم جناب ڈاکٹر اسرار احمدؒ مہتمم قرآن اکیڈمی لاہور، پاکستان کو گلہائے عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ اسلام کی سربلندی اور قرآن کریم کی تفسیر اور اس سے متعلقہ موضوعات پر کثیر علمی مواد تحریر وطبع کر کے ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک انمول کردار ادا کیا۔ اس کتاب کی تیاری کے لیے میں نے بہت سے موضوعات کے لیے اُن کی قرآن کریم پر لکھی گئی کتب سے راہنمائی حاصل کی ہے۔ میں اُن کی اسلامی خدمات کے صِلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کی قرآنِ کریم پر لکھی گئی تفاسیر سے بھی مستفید ہوا ہوں اور اس کے لیے انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں دیگر ان مصنفین کا بھی شکر گزار ہوں جن کے علم سے میں بہرہ ور ہوا اور اس کتاب میں ان کے حوالہ جات درج کئے۔

میں اپنے پیارے قرآن علم دوست جناب حافظ محمد یونس اعوان صاحب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب وتدوین میں میری حوصلہ افزائی اور راہنمائی فرمائی۔ اُن کے قرآن پر علم اور پیشہ وارانہ تجربہ سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔

میں محترم ڈاکٹر بشیر نعیم اور دیگر دوستوں اور شاگردوں کا ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب وتدوین میں میری مدد کی۔ میں منظور احمد بھٹی، سرفراز احمد اور اپنے پیارے شاگرد محمد احمد کا خصوصی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے بڑے قلیل عرصہ میں اس کتاب کی کمپیوٹر پر کمپوزنگ کی اور اسے طباعت کے لیے تیار کیا۔

Marfat.com

آخر میں اپنے ابراہیم مسجد (جوڈیشنل کالونی فیز II لاہور) کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے 2016ء اور 2017ء میں رمضان المبارک کے اعتکاف کے دوران اس سلسلہ میں میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

آخر میں میں اپنے اہلِ خانہ بالخصوص اپنی اہلیہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہر موڑ پر میری معاونت اور حوصلہ افزائی کی جس کی بدولت اس کاوش میں کامیاب ہوا۔ میں اللہ رب العزت سے ان کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا گو ہوں۔ (آمین)

(ڈاکٹر محمد سعید)

Marfat.com

دیباچہ

اس کتاب میں قرآن پاک کی تمام سورتوں کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔اس کا بنیادی مقصد قارئین کو قرآن سے آگاہی اوراس میں موجود اہم پیغامات اوراحکامات کے بارے میں اہلِ ایمان کو متوجہ کرنا ہے کہ وہ اس راہِ ہدایت یعنی قرآن مجید کو نہ صرف پڑھیں اور سمجھیں بلکہ اس کے احکامات کو عملی طور پر اپنی زندگی میں لائیں۔

کتاب ہذا کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ رمضان کے دوران بحمدللہ مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت مسجدوں کا رُخ کرتی ہے اوراس مقدس مہینے میں روزوں کے ساتھ رات کا قیام افضل ترین عبادت ہے جسے عام طور پر قیامِ تراویح کہا جاتا ہے۔حفاظ قرآن اس ماہ مقدس میں قرآن پاک سناتے ہیں لیکن چونکہ سننے والے یعنی مقتدی عربی زبان سے بخوبی واقفیت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے انہیں سُنے گئے کلامِ الٰہی کا صحیح طور پر ادراک نہیں ہوسکتا۔اسی پہلو کو ذہن میں رکھتے ہوئے بعض مساجد کے حفاظ قرآن روزانہ پڑھے گئے ایک تا ڈیڑھ پارہ کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔لیکن یہ روایت چند مساجد تک ہی محدود ہے۔اس چیز کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے یہ سوچا کہ کیوں نہ ایک ایسی کتاب تشکیل دی جائے جو قرآن پاک کی تمام سورتوں میں دیئے گئے اہم احکامات اور واقعات کا ایک اجمالی جائزہ پیش کرے اور جن مساجد میں تراویح کے دوران حفاظ قرآن کی طرف سے درس دینے کا رواج نہیں ہے ان کو کتاب کا یہ نسخہ ہدیتہً پیش کیا جائے تا کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر پڑھے گئے قران پاک کا مختصر خلاصہ مقتدیوں کو بتا سکیں۔

یہ کتاب ۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں قرآن پاک کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے۔جس میں اسکی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہ کس طرح لوگوں کیلئے بالخصوص مسلمانوں کے لئے ایک نسخۂ کیمیا ہے۔اس باب میں مختصراً یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ موجودہ دور میں پایا جانے والا قرآن پاک کس طرح اس حالت میں مرتب ہوا۔دوسرے باب میں قرآن پاک کی تمام سورتوں کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے کہ ہر سورت کون سے پارہ میں ہے اوراس میں کتنے رکوع اور آیات ہیں۔اس کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ مکی اور مدنی سورتوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔تیسرے باب میں قرآن پاک کی سات منزلوں میں تقسیم کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ہر گروپ میں موجود ذیلی گروپوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر گروپ میں مکی اور مدنی سورتوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور مضامین کے اسلوب کے لحاظ سے دو دو، تین تین، یا دیگر ذیلی گروپوں میں شامل ہونے والی سورتوں کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہے۔

چوتھے باب سے لے کر نویں باب تک قرآن پاک کے سات گروپوں میں شامل سورتوں کا خلاصہ مذکور ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر گروپ میں موجود سورتوں کی فضیلت احادیث کی روشنی میں بھی بیان کی گئی ہے۔واضح رہے کہ قرآن کی ان سات گروپوں/منزلوں میں تقسیم بہت سے آئمہ کرام نے کی ہے۔لیکن میں نے اس سلسلے میں مفکر اور مفسر قرآن جناب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے قرآن پر کیے گئے کام کو بخوبی پڑھنے کے بعد ہر گروپ میں شامل کنندہ سورتوں کو اسی انداز میں قلم بند کیا ہے۔البتہ اس سلسلے میں مفسرین قرآن سید ابو الاعلیٰ مودودی اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کی تفاسیر قرآن سے مستفید ہونے کا موقع ملا ہے۔

قرآن پاک کی سات گروپوں میں تقسیم درج ذیل طریقے سے بیان کی گئی ہے۔

گروپ 1	سورۃ الفاتحہ تا سورۃ المائدہ
گروپ 2	سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ
گروپ 3	سورۃ یونس تا سورۃ النور
گروپ 4	سورۃ الفرقان تا سورۃ الاحزاب
گروپ 5	سورۃ سبا تا سورۃ الحجرات
گروپ 6	سورۃ ق تا سورۃ التحریم
گروپ 7	سورۃ الملک تا سورۃ الناس

کتاب ہذا کا آخری باب یعنی باب نمبر 9 ان حقوق کے بارے میں ہے جو کہ ایک مسلمان کو قرآن پاک جیسی عظیم دولت کے بعد ادا کرنی چاہیئے۔اس سلسلے میں ایک مسلمان کو قرآن پاک پر پانچ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔جن میں قرآن پاک پر ایمان، اسکی تلاوت، سمجھ اور غور وفکر، اس کے احکامات پر عمل اور اس میں موجود پیغامات اور احکامات کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ان تمام حقوق کی وضاحت قرآن

Marfat.com

وحدیث کی روشنی میں کی گئی ہے۔

میں اللہ سے اُمید کرتا ہوں کہ میری یہ حقیری کاوش اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور فائدہ مند ثابت ہوگی اور میں اپنے قارئین سے یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ اس کتاب کی بہتری کے لئے اس میں موجود خامیوں کی نشاندہی کر کے اپنی علمی اور اخلاقی ذمہ داری کو ضرور ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور ہمیں اسے سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

فہرستِ مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1......	تعارفِ قرآن	1
2......	گروپ I میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ الفاتحہ تا سورۃ المائدہ)	9
3......	گروپ II میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ)	25
4......	گروپ III میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ یونس تا سورۃ النور)	35
5......	گروپ IV میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ الفرقان تا سورۃ الاحزاب)	55
6......	گروپ V میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ سبا تا سورۃ الحجرات)	69
7......	گروپ VI میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ ق تا سورۃ التحریم)	93
8......	گروپ VII میں موجود سورتوں کا خلاصہ اور فضیلت (سورۃ الملک تا سورۃ الناس)	119
9......	قرآن کریم کا پیغام اور حقوق برائے اُمتِ مسلمہ	149
☆	حوالہ جات	153
☆	ضمیمہ جات	155
=	ضمیمہ الف: قرآنِ کریم کی مکی سورتوں کی ترتیب بلحاظ تعداد آیات	155
=	ضمیمہ ب: قرآن کریم کی مدنی سورتوں کی ترتیب بلحاظ تعداد آیات	158
=	ضمیمہ ج: قرآنِ کریم کی مکی سورتوں کی ترتیب صعودی مع تعداد آیات	159
=	ضمیمہ د: قرآنِ کریم کی مدنی سورتوں کی ترتیب صعودی مع تعداد آیات	162
=	ضمیمہ ھ: قرآن کی تقسیم بلحاظ گروپ وذیلی گروپ	163
=	ضمیمہ و: حلف نامہ	164

Marfat.com

Marfat.com

باب 1

تعارفِ قرآن

قرآن پاک کے تعارف اوراس کی اہمیت وفضیلت پر بات کرنے سے پہلے ذرا یہ تو دیکھیں کہ قرآن کا فلسفہ کیا ہے اور ربّ ذوالجلال نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر کیوں اُتاری؟ قابلِ احترام مسلمانو! ہم سب کا اس پر ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اورتن تنہا وہی عبادت کے لائق ہے۔اب اس نظریہ توحید کی دنیا میں ترویج واشاعت کے لیے دو چیزوں کی ضرورت تھی۔ایک کتاب اور دوسرا معلم۔تاکہ وہ معلم اُس کتاب یا صحیفے میں لکھی گئی ہدایت کے مطابق اپنے شب وروز گزارے۔اس سلسلے میں قرآن حکیم کہتا ہے کہ انسانوں اورجنوں کواللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے لیکن غور وفکر کرنے کی بات یہ ہے کہ فرشتوں کے ہوتے ہوئے انسان کی تخلیق کے بارے میں کیوں سوچا اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے اس کائنات کا نظام کیوں شروع کیا؟ اس کے بعد کئی پیغمبر مختلف قوموں میں مبعوث کئے گئے جنہوں نے اپنی اپنی قوم کوایک اللہ کی طرف بلایا۔ان لوگوں نے اپنے اپنے رسولوں اور پیغمبروں سے یہ کہا کہ وہ لکھا ہوا آسمانی صحیفہ یا کتاب دکھائیں۔اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور کتابیں بھی نازل کیں ان میں سے چار انبیاء خصوصی قابلِ ذکر ہیں۔ان پیغمبروں میں تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآنِ کریم حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔بنیادی طور پر ان کتابوں اور کئی دوسرے انبیاء پر نازل ہونے والے صحیفوں میں اللہ کی وحدانیت کے پرچار کے علاوہ زندگی کے اصول وضوابط کی اشد ضرورت تھی تاکہ لوگ ایک اچھی معاشرت اور معیشت قائم کرسکتے۔جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا ہے اگرچہ قرآن پاک پہلے سے تورات، انجیل اورزبور بھی نازل ہوچکی تھیں لیکن باوجود اُن رُسل کی انتھک کوششوں کے لوگوں کی اکثریت نے ان کوٹھکرایا اور وہ ایمان کی دولت سے مزیّن نہ ہوسکے۔اوروقت کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور سماجی برائیوں میں اضافہ ہوتا گیا۔

بشری تقاضے کے تحت آپ ﷺ کے پاس معاشرت، معیشت اورزندگی کے شعبہ جات کا وسیع علم

Marfat.com

تھا۔ جوکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی کے ذریعے نازل کیا سب سے پہلی وحی جوکہ سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات (اقراء باسم ربك الذی خلق o خلق الانسان من علق o اقراو ربك الاکرم o الذی علم بالقلم o علم الانسان مالم یعلم) پر مشتمل تھی آپ ﷺ پر غارِ حرا کے مقام پر نازل ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر 40 سال کی تھی اور یوں لوگوں کی ہدایت وراہنمائی کا نہایت ہی جامع پروگرام شروع ہوا۔ جب کوئی وحی نازل ہوتی آپ ﷺ سب سے پہلے اپنے گھر والوں اور حلقۂ احباب سے ذکر کرتے پھر آہستہ آہستہ دوسرے لوگوں تک اس کی تبلیغ کی جاتی۔ لیکن لوگوں کے لیے اس کو ماننا بڑا دشوار تھا کیونکہ وہ طویل عرصہ سے اپنے باپ دادا کے دین پر قائم دائم تھے اور وہ اُن کے بنائے ہوئے بتوں یا اُسی طرح کے کئی اور خودساختہ چہروں کی پرستش کو چھوڑنے پر کسی طرح آمادہ نہ تھے۔ لیکن جنہیں محمد عربی ﷺ کی وحی سمجھ آجاتی تو وہ ایمان لے آتے اور پھر اپنی جان، مال اور اولاد غرضیکہ ہر چیز اس پر قربان کردینے کو اپنی سعادت سمجھتے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ وحی چونکہ اللہ کا کلام ہے اس لیے اس میں نعوذ باللہ غلطی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا لہٰذا اس سے بڑھ کر جامع ہدایت نامہ لوگوں کے لیے کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اب مقصود یہ تھا کہ انسان کیسے اور کس طرح اس کلامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر اپنی سیدھی منزل کا تعین کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو صحیح طرح بجالانے کے لئے کوئی ایسا کام نہ کرے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو اور جو اس ہدایت نامہ (قرآن مجید) کے عین مطابق نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھ کے لیے حواسِ خمسہ عطا کیے تاکہ وہ وحی کا علم سمجھ سکیں۔ جہاں حواسِ خمسہ کسی چیز کو محسوس کرنے اور سمجھنے سے بے بس ہو جاتے ہیں وہاں سے انسان کی عقل کی ابتدا ہوتی ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ حواسِ خمسہ کے صحیح استعمال کے لیے عقل ضروری ہے اور عقل کے لیے علم کی ضرورت ہے اور یہی علم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں اور رسولوں پر وحیٰ کے ذریعے بھیجا۔ اس علم کو اسی قوم کے کسی خاص بندے پر فرشتوں کے ذریعے نازل کیا جاتا رہا ہے اور وہ مختص بندے اللہ کے اس کلامِ الٰہی کو لوگوں کی ہدایت وراہنمائی کے لیے دعوت وتبلیغ سے پھیلاتے رہے۔ آپ ﷺ سے قبل دیگر رسولوں پر وحی اور آپ ﷺ پر وحی کی ضرورت میں فرق یہ تھا کہ دوسرے رسولوں پر جو وحی آئی وہ صرف ان کی اپنی اپنی قوموں تک محدود تھی جبکہ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی آپ ﷺ کے زمانہ سے لے کر قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت وراہنمائی کا سرچشمہ ہے۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ پر وحی کے نزول کی دو صورتیں زیادہ منقول ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حارث بن ہشامؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو مجھے گھنٹی کی آواز سنائی دیتی ہے اور وحی کی یہ صورت میرے لیے بہت سخت ہوتی ہے پھر جب گھنٹی کی آواز کا سلسلہ ختم ہوتا ہے جو کچھ اُس آواز نے کہا ہوتا ہے مجھے وہ یاد ہو چکا ہوتا ہے۔ اور کبھی فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں آجاتا ہے۔ (صحیح بخاری ج:1،ص:2)

قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مکی اور مدنی آیات سے کیا مراد ہے؟ قران کے تمام نسخوں میں ہر سورت کے شروع میں لکھا ہوتا ہے مکی سورت یا مدنی سورت۔ مفسرین کی اصطلاح میں مکی آیات وہ ہیں جو آپ ﷺ پر ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں۔ جب آپ ﷺ مکہ میں تھے واضح رہے کہ مکہ مکرمہ میں بعثت سے بعد کا دورانیہ تقریباً 13 سال کا تھا اور اس عرصہ میں جو بھی کلامِ الٰہی آپ ﷺ پر نازل ہوا وہ "مکی آیات" کہلاتی ہیں۔ ہجرت کے بعد کا دورانیہ تقریباً 10 سال کا ہے تو اس طرح مدینہ میں 10 سالوں میں ہونے والی آیات "مدنی آیات" کہلاتی ہیں۔ قران پاک میں کل 114 سورتیں ہیں اور ان میں سے 86 مکی سورتیں ہیں اور بقیہ 28 مدنی سورتیں ہیں اور کل آیات 6236 ہیں۔

یہاں ایک اور بات سمجھنا ضروری ہے کہ قرآن پاک کی مختلف آیات کے مختلف اوقات میں نازل ہونے کا کیا طریقہ کار تھا۔ اس سلسلہ میں واضح رہے قرآن پاک کی سب آیات کا نزول دو زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اکثر آیات تو اللہ تعالیٰ نے خود نازل فرمائیں ان کے لیے کوئی واقعہ، مسئلہ یا سوال وغیرہ ان کے نزول کا سبب نہیں بنا۔ البتہ کچھ آیات کسی خاص واقعہ یا کسی کے سوال کے جواب کے پس منظر میں نازل ہوئیں۔ اس کے لیے آپ ﷺ اللہ سے وحی کا انتظار کرتے اور وحی نازل ہونے پر اُس سوال کے جواب کی وضاحت کرتے۔ گویا قرآن تو کلامِ الٰہی ہے محمد ﷺ تو اس پاک کلام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے مبعوث ہوئے تاکہ اہلِ ایمان اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا اور آخرت درست کرلیں۔ ہاں بعض مواقع پر اس طرح بھی ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنے علم اور سمجھ کے مطابق کچھ کہا یا کوئی کام کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی کے ذریعہ آپ ﷺ کو مطلع فرما دیا۔ اس سلسلے میں ایک مشہور مثال سورۃ عبس تیسویں پارے میں موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ ایک نابینا صحابی تھے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ

Marfat.com

کفار کے چند سرداروں کو تبلیغ کر رہے تھے اور آپ ﷺ اُن کے ساتھ محوِ گفتگو تھے۔ اسی دوران یہ نابینا صحابی آئے اور آتے ہی کوئی نصیحت لینا چاہی۔ آپ ﷺ کو یہ بات ناگوار گزری کیونکہ آپ ﷺ پہلے سے گفتگو میں مصروف تھے۔ یہ نابینا صحابی واپس چلے گئے۔ جب آپ ﷺ قریش کے سرداروں کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے عمل سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کو اس نابینا صحابیؓ کو اس طرح ڈانٹ کر واپس بھیجنا پسند نہ آیا اور آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ تنبیہ ہوئی۔ قرآن نے اسے یوں نقل کیا ہے۔

"(پیغمبر نے) منہ بنایا اور رُخ پھیر لیا۔ اس لیے کہ اُن کے پاس وہ نابینا آ گیا تھا اور اے پیغمبر تمہیں کیا خبر شاید اس کا تزکیہ ہو جاتا یا وہ نصیحت قبول کرتا اور نصیحت کرنا اُسے فائدہ پہنچاتا۔ وہ شخص آپ ﷺ کی بات توجہ سے نہیں سن رہا تھا تم اس کے تو پیچھے پڑے ہو حالانکہ اگر وہ نہ سدھرتے تو تم پر کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ وہ جو نصیحت کے لیے آیا تھا اور وہ اللہ کا خوف اپنے دل میں رکھتا تھا۔ اُس کی طرف سے تم بے پروائی برتتے ہو۔ ہرگز ایسا نہیں چاہیے یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے"۔ (سورۃ عبس۔ آیات 1 تا 10)

قرآن پاک کی مختلف سورتوں اور اُن کے مفہوم کو سمجھنے سے پہلے یہ بھی ضروری ہوگا کہ آپ ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں قرآن کی کس طرح حفاظت کی گئی۔ قرآنِ کریم چونکہ پورے کا پورا ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوتا رہا اس لیے آپ ﷺ کے دور میں یہ ممکن نہ تھا کہ اسے کتابی شکل میں لکھ کر محفوظ کر لیا جاتا چنانچہ اس وقت سب سے زیادہ زور قرآنِ پاک کو حفظ کرنے پر دیا گیا۔ جو آیات بھی وقتاً فوقتاً نازل ہوتیں۔ صحابہ کرامؓ اُن کو یاد کر لیتے اور اُن کو دہراتے رہتے۔ اللہ کی شان دیکھیے کہ اللہ نے سورۃ القیمہ میں آپ ﷺ کو ہدایت فرمائی کہ قرآنِ کریم کو یاد رکھنے کے لئے آپ ﷺ کو عین نزولِ وحی کے وقت جلدی جلدی الفاظ پیچھے دہرانے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ خود آپ ﷺ میں ایسا حافظہ پیدا فرما دیں گے اور ایک مرتبہ نزولِ وحی کے بعد آپ ﷺ اُسے بھول نہیں سکیں گے۔ گو آپ ﷺ کا سینہ مبارک قرآن کے حفظ کے لئے سب سے زیادہ محفوظ تھا مگر پھر بھی مزید احتیاط کے طور پر ہر سال آپ ﷺ رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سنایا کرتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سنایا۔

وقت کے ساتھ ساتھ قرآن کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا گیا اور مسجدِ نبوی میں قرآن سیکھنے والوں

Marfat.com

کا تانتا بندھا ہوتا تھا اور آپ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ اپنی آواز پست کرو تاکہ کوئی مغالطہ پیش نہ آئے۔ (مناہل العرفان، ج:1، ص:234)

قلیل عرصہ میں صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت تیار ہوگئی جنہیں قرآن پاک حفظ تھا۔ اس جماعت میں چاروں خلفائے راشدین کے علاوہ حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت اُمّ سلمہؓ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

قرآن پاک کو حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی کتابت کا بھی اہتمام فرمایا۔ اس سلسلے میں حضرت زید بن ثابتؓ نے اس کام کا آغاز کیا۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ وحی کے نزول کے وقت آپ ﷺ کو سخت گرمی لگتی اور آپ ﷺ کو پسینہ آجاتا۔ اس کیفیت کے بعد میں اُن کے پاس وحی لکھنے کیلئے حاضر ہوتا۔ آپ ﷺ مجھے لکھواتے جاتے میں لکھتا جاتا۔ یہاں تک کہ میں جب لکھ کر فارغ ہوتا تو قرآن کے بوجھ سے یوں لگتا کہ میری ٹانگ ٹوٹنے والی ہے۔

وحی لکھنے کے بعد آپ ﷺ مجھے فرماتے اب پڑھو، تو میں پڑھتا۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تو آپ ﷺ اس کی اصلاح فرمادیتے اور پھر اُسے لوگوں کے سامنے لے آتے۔ (مجمع الزوائد، ج:1، ص:156 بحوالہ طبرانی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ ﷺ کاتب وحی کو یہ ہدایت بھی فرمادیتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں آیت کے بعد لکھا جائے۔ (فتح الباری، ج:9، ص:18)

اس زمانے میں چونکہ کاغذ ناپید تھا اس لیے زیادہ تر وحی پتھر کی سلوں، چمڑوں کے پارچوں، کھجور کی شاخوں، بانس کے ٹکڑوں، درخت کے پتوں اور جانوروں کی ہڈیوں پر لکھے جاتے البتہ کبھی کبھی کاغذ کے ٹکڑے بھی استعمال کیے گئے۔ (صحیح بخاری، ج:9، ص:11)۔ اس طرح عہدِ رسالت میں قرآن کریم کا ایک نسخہ تحریری شکل میں آپ ﷺ کی نگرانی میں مکمل ہوگیا مگر ایک کتاب کی شکل میں نہیں تھا بلکہ متفرق پارچوں کی شکل میں تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں قرآن پاک کے سب منتشر حصوں کو یکجا کر کے محفوظ کرلیا اور آپ ﷺ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو اس کام کی نگرانی پر مامور کردیا۔ واضح رہے کہ قرآن پاک کو ایک جگہ یکجا کرنے کا مشورہ حضرت عمر خطابؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جنگ یمامہ کے

Marfat.com

بعد دیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے بہت سے حفاظ شہید ہو گئے ہیں اور اگر قرآن کریم کے حافظ اسی طرح شہید ہوتے رہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ قرآن کا ایک بڑا حصہ ناپید نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حضرت زید بن ثابتؓ بھی موجود تھے اور انہوں نے بھی حضرت عمرؓ کی تائید کی۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن کو یکجا کر کے ایک کتاب کی شکل میں لانے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت زید بن ثابتؓ چونکہ خود بھی حافظ تھے اور اپنی یادداشت سے قرآن پاک لکھ سکتے تھے لیکن آپؓ نے بڑی احتیاط سے کام لیا اپنے حافظے اور دوسرے حفاظ کی مدد کے ساتھ منتشر حصوں کو یکجا کر دیا۔

فتح الباری (ج:9، ص:11 بحوالہ ابنِ ابی داؤد) میں نقل ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت زیدؓ کے ساتھ حضرت عمرؓ کو بھی لگا دیا تاکہ کوئی غلطی کا امکان نہ رہے۔ واضح رہے حضرت عمرؓ بھی حافظِ قرآن تھے۔

پھر حضرت عثمانؓ کے دورِ حکومت میں یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا اور انہوں نے ایک معیاری نسخے کی منظوری دی۔ خطۂ عرب سے مختلف علاقوں میں قرآنِ پاک کا ایک ہی نسخہ پہنچایا تاکہ آنے والے وقتوں میں لوگوں کو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ آپ ﷺ کے دور میں چونکہ قرآن ایک کتاب کی شکل میں یکجا نہیں تھا۔ اس لیے قرآن پاک کے موجودہ تیس پاروں میں تقسیم کا کوئی ذکر نہ تھا۔ یہ تقسیم حضرت عثمانؓ کے دور میں، ہوئی جب انہوں نے مختلف نسخوں کو صحابہ کرام کی مشاورت سے پرکھا اور ایک ہی جامع نسخہ جاری کر دیا بقیہ نسخے ضائع کر دیے تاکہ آنے والے وقتوں میں کوئی ابہام نہ رہے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں اس معیاری نسخے میں قرآن کی تقسیم اس طرح تھی۔ کہ پورے قرآن کو سات منزلوں میں تقسیم کیا گیا اور صحابہ کرامؓ اور تابعین کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر ہفتے میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور یوں روزانہ ایک منزل یا حزب پڑھتے۔ (بارہان۔ ج1، ص:250)

قرآن کریم تیس اجزاء یا پاروں پر منقسم ہے واضح رہے یہ پاروں کی تقسیم معانی کے اعتبار سے نہیں اور نہ ہی اس ترتیب سے قرآن کا نزول ہوا۔ بلکہ اکثر محققین کا خیال ہے کہ تیس پاروں میں تقسیم بچوں کو پڑھانے اور عام آدمی کے لیے آسانی کے لیے کی گئی۔ ان تیس پاروں کی تقسیم کے بارے میں مفسرین میں اختلاف ہے۔ اس لیے درست طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ قرآن پاک کی تیس پاروں میں تقسیم کب اور کس نے کی؟ اسی طرح ہر پارے میں مختلف اجزا ہیں جنہیں رکوع کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں واضح نہیں کہ ایک پارے میں دورِ حاضر کے مختص رکوعوں کی تعداد کا کام کب ہوا؟

Marfat.com

بہر حال قرآن پاک کی پاروں اور رکوعات میں جو تقسیم ہم آج مختلف نسخوں میں دیکھتے ہیں۔ مفسرین کی بڑی اکثریت اس کو تسلیم کرتی ہے اور قرآن پاک کی مزید اشاعت و ترویج پوری دنیا میں اسی کے مطابق ہو رہی ہے۔

قرآن پاک کی ایک تقسیم معروف مفکر قرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بھی کی ہے۔ جو کہ قرآن کی تمام ۱۱۴ سورتوں کو سات گروپوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ گروپ بندی قرآن پاک کی سورتوں کی موجودہ ترتیب کے مطابق ہی ہے لیکن انہوں نے سورتوں کے موضوعات اور اسلوب کے لحاظ سے اس طرح ترتیب دیا ہے کہ ہر گروپ میں (ماسوائے چوتھے) مکی اور مدنی سورتیں شامل ہیں۔

مزید یہ کہ ہر بڑے گروپ میں دو دو تین تین اور بعض اوقات چار چار سورتوں کو ذیلی گروپوں (Subgroups) میں رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر جوڑوں کی سورتیں سورہ البقرۃ، آل عمران، سورہ النساء، المائدہ، سورۃ الانعام والاعراف وغیرہ ہیں۔ تین۔ تین باہمی مشابہت والی سورتوں کی مثال سورۃ یونس سے سورۃ الانبیاء ہے اور چار چار کے ذیلی گروپوں کی مثال سورۃ الفرقان سے السجدہ تک کی ہے۔ یہ تقسیم ان سورتوں کے عنوانات اور اسلوب کے لحاظ سے مشابہت کی وجہ سے ہے اس کتاب میں آپ اس کی تفصیل پڑھیں گے۔ سات گروپ درج ذیل ہیں:۔

گروپ نمبر	شامل کنندہ سورتیں	کل سورتیں
گروپ 1	سورۃ الفاتحہ تا سورۃ المائدہ	(5 سورتیں)
گروپ 2	سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ	(4 سورتیں)
گروپ 3	سورۃ یونس تا سورۃ النور	(15 سورتیں)
گروپ 4	سورۃ الفرقان تا سورۃ الاحزاب	(9 سورتیں)
گروپ 5	سورۃ سبا تا سورۃ الحجرات	(16 سورتیں)
گروپ 6	سورۃ ق تا سورۃ التحریم	(17 سورتیں)
گروپ 7	سورۃ الملک تا سورۃ الناس	(48 سورتیں)

نوٹ: درج بالا تقسیم قرآن حکیم کی سات منازل جو ”فمی بشوق“ سے موسوم ہے سے بالکل الگ ہے۔ جو عموماً رائج ہے۔ ان حروف سے مراد قرآن حکیم کی وہ سات منزلیں ہیں۔ جن کا آغاز ان سورتوں سے ہوتا

Marfat.com

ہے۔جن کو آسانی کی خاطر لفظوں کے اس مجموعہ میں سمودیا گیا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

ف سے مراد سورۃ الفاتحہ (منزل1) پارہ1

م سے مراد سورۃ المائدہ (منزل2) پارہ 6

ی سے مراد سورۃ یونس (منزل3) پارہ11

ب سے مراد سورۃ بنی اسرائیل (منزل4) پارہ15

ش سے مراد سورۃ الشعراء (منزل5) پارہ18

و سے مراد سورۃ والصفت (منزل6) پارہ23

ق سے مراد سورۃ ق (منزل7) پارہ26

............☆☆☆............

Marfat.com

باب 2

سورۃ الفاتحہ تا سورۃ المائدہ

سورۃ الفاتحہ

سورۃ الفاتحہ قرآنِ پاک کی سب سے پہلی سورۃ ہے جو کہ مکی دور میں نازل ہوئی۔ یہ ایک رکوع اور سات آیات پر مشتمل ہے۔ قرآن پاک کی موجودہ ترتیب میں یہ سب سے پہلی سورت ہے جو کہ مکمل طور پر ایک ہی دفعہ نازل ہوئی۔ اس سے قبل کوئی سورت مکمل طور پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ قرآن پاک نے ازخود اسے **سبعا من الثانی** کا بھی لقب دیا ''**القرآن العظیم**'' بھی کہا۔ یہ سورت اپنے اندر توحید کا گہرا اثر رکھتی ہے کہ عقلِ سلیم حیران رہ جاتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی اہمیت وفضیلت کے سلسلے میں بہت سی احادیث بیان کی جاسکتی ہیں لیکن یہاں چند ایک کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اسے اُمّ القرآن بھی کہا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۃ فاتحہ کی نظیر نہ توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل اور نہ زبور میں اور نہ خود قرآنِ کریم میں کوئی دوسری سورۃ اس کی مثل ہے۔'' (ترمذی)

سیدنا حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سورۃ فاتحہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے مطلب یہ ہے کہ تین دفعہ پڑھنے سے دو قرآن پاک کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری)

سورۃ الفاتحہ کے پہلے دو الفاظ ''الحمد للہ'' بنیادی طور پر کلمہ شکر ہیں اس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ الحمد للہ افضل الدعا ہے (ترمذی حدیث 3383)۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ہر کھانے اور پینے کی چیز پر بندہ اللہ کی حمد بیان کرے (صحیح مسلم۔ حدیث 3734) سورۃ الفاتحہ دراصل ایک جامع دُعا ہے جو ایک مسلمان اپنے ربّ سے اپنی زندگی اور آخرت کی بہتری کے لیے کرتا ہے۔

صحیح بخاری (756) میں رقم ہے کہ ''اُس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔''

سورۃ الفاتحہ کی سات آیات کو تین مضامین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جن کے بارے میں مفتی محمد

Marfat.com

شفیعؒ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر ''معارف القرآن'' میں یوں رقم طراز ہیں۔

سورۃ فاتحہ سات آیتوں پر مشتمل ہے جن میں پہلی تین آیات میں اللہ کی حمد اور ثنا ہے اور آخری تین آیتوں میں انسان کی طرف سے دعا اور درخواست کا مضمون ہے۔ جو اللہ رب العزت نے اپنی رحمت سے خود ہی انسان کو سکھایا ہے اور درمیانی ایک آیت میں دونوں چیزیں مشترک ہیں، کچھ حمد و ثناء کا پہلو ہے کچھ دعا اور درخواست کا۔ (معارف القرآن جلد اوّل صفحہ 79)

سورۃ البقرۃ

سورۃ البقرۃ مدنی سورت ہے اس میں 40 رکوع اور 286 آیات ہیں اس طرح یہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران دونوں سورتوں کو ''الزاھراوین'' کا خطاب دیا ہے یعنی دو انتہائی روشن اور تابناک سورتیں۔ یہ قرآن پاک کی جڑواں سب سے پہلی دو سورتیں ہیں۔ دونوں حروف مقطعات ''الٓمٓ'' سے شروع ہوتی ہیں دونوں میں اللہ تعالیٰ کی شان اور کبریائی کا بدرجۂ اتم ذکر موجود ہے۔ دونوں میں بہت سی جامع دعائیں ہیں جو کہ ایک مسلمان نماز میں اور دیگر اوقات میں اللہ کے حضور خشوع و خضوع سے مانگے تو ضرور پوری ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے دو آیتیں جنت کے خزائن سے نازل فرمائی ہیں۔ جس کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمٰن نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا۔ جو شخص اس کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تو اس کو قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔

مستدرک حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے سورۃ البقرہ کو ان دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانہ خاص سے عطا ہوئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے اس لیے تم خاص طور پر ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ اسی لیے حضرت فاروق اعظم اور علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ ہمارا خیال یہ ہے کہ کوئی آدمی جس کو عقل ہو وہ سورۃ البقرہ کی ان آیات کو پڑھے بغیر نہ سوئے گا۔ (معارف القرآن جلد اوّل صفحہ 694)

آخری آیت میں درج کردہ دعا کی بہت فضیلت ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ عظیم دعا آسمانی تحفہ ہے جو مجھے معراج کے وقت عرشِ معلیٰ سے ملا ہے۔ اس دعا کا پڑھنے والا ہر شر، فتنہ اور بلاؤں سے محفوظ

Marfat.com

رہتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کا خاتمہ بالایمان ہوگا۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اس دعا کو خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں تا کہ ہمیں اللہ کی قربت، زندگی میں امن وسلامتی اور خاتمہ بالایمان کی توفیق نصیب ہو۔ آمین

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرۃ ہے اور اس میں ایک آیت (آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی سردار ہے۔'' (ترمذی)۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا۔'' (ترمذی)

سورۃ البقرۃ کی آیات 67 تا 73 میں اُس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا۔ اس لیے اس سورت کو ''سورۃ البقرہ'' کہتے ہیں۔

سورۃ البقرہ میں ایمان اور جہاد بالمال یا انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا گیا ہے، اس کی تقریباً نصف آیات میں اہلِ کتاب بالخصوص یہود جبکہ باقی نصف آیات میں اُمتِ محمدیہ کو خطاب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کو دوسرے رکوع میں ہی چیلنج کردیا ہے۔

''اے لوگو اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم متقی بن جاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر تمہیں اس (قرآن) کے بارے میں ذرا بھی شک ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اگر سچے ہو تو اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو۔'' (آیات 21 تا 23)

آیات 33 تا 37 حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق، ان کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے اور ابلیس کے اُن کو سجدہ نہ کرنے کے متعلق ہے۔ یہاں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کے جنت سے نکالنے کا مختصر بیان ہے۔ انہوں نے ابلیس کے ورغلانے پر درخت کا پھل کھالیا جس سے اللہ نے انہیں منع کیا تھا اور اس پر وہ جنت سے نکال دیے گئے۔

رکوع 5 تا 8 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے بارے میں ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کردیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ماننے والوں نے سلامتی سے سمندر سے عبور کرلیا۔ آگے چل کر چودھویں رکوع میں آیت 128 میں ایک دعا کا ذکر ہے جو کہ حضرت ابراہیم

Marfat.com

اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھی۔

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیمo

اے ہمارے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری نسل میں سے بھی ایسی اُمت پیدا کر جو پوری طرح تیری تابعدار ہو اور ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھائے تو ہماری توجہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اس کے بعد عقائد ایمانیات اور پھر چند احکامِ شریعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے پارے میں مشہور دُعا کا ذکر ہے جس میں اللہ کے ذکر اور اُس کے شکر کا ذکر ہے۔

فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرونo

''لہٰذا مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔''

(آیت 152)

اس سے اگلی چند آیات بہت اہمیت کی حامل ہیں اور مساجد میں مختلف نمازوں میں اکثر پڑھی جاتی ہیں۔

یاایھاالذین امنو استعینوا بالصبر والصلوۃ ط ان اللہ مع الصبرین o---لا تشعرونo

''اے ایمان والو۔ صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ دراصل وہ زندہ ہیں مگر تم کو ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔'' (آیات 153 تا 154)

آیات 183 تا 185 میں روزے کے احکام کا ذکر ہے۔

''یاایھاالذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقونo''

''اے ایمان والو تم پر روزے فرض کردیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔''

Marfat.com

اس سے آگے حج کے احکام کا بیان ہے اور یہ حکم ہے کہ مسجد الحرام امن کی جگہ ہے یہاں خونریزی اور لڑائی ممنوع ہے اور حج یا عمرے کے تمام اجزا پورے ہونے تک احرام نہ کھولیں اور قربانی کے بعد اپنے سر کو منڈ واؤ۔

دوسرے پارے کا نصف ایک مسنون دُعا سے ہوتا ہے جو کہ ہم اکثر نماز کے بعد یا اور ذکر واذکار کے وقت پڑھتے ہیں۔ واضح رہے طواف کے وقت مسنون دُعاؤں میں سے ایک دُعا یہ بھی ہے۔

ومنهم من يقول ربنا اتنا فی الدنيا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النارo (آیت 201)

''اور انہی میں سے وہ بھی ہیں جو کہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔''

آگے فرمایا کہ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بغیر آزمائے جنت میں داخل کر دے گا؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا انہیں انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ خواہ وہ اسے خوشدلی سے قبول کریں یا نہ کریں۔ کیونکہ صحیح علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اللہ ہی ہے جو ہماری نیتوں کا حال جانتا ہے۔ فرمایا کہ وماتنفقوا من خير فان الله به عليمo (آیت 215) یعنی ''اور جو کچھ تم نیکی یا انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہو اس کو اللہ ضرور جان لیتا ہے''۔

اس کے بعد ازدواجی زندگی سے متعلق کچھ اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ کیونکہ عورتیں مردوں کے ساتھ اسی طرح وابستہ ہیں۔ جیسے ایک کسان اپنی کھیتی کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ اسلام کی نظر میں عورت اور مرد دونوں معاشرہ کی فلاح کے لیے یکساں اہمیت کے حامل ہیں البتہ ''مردوں کو چند باتوں میں عورتوں پر فضیلت حاصل ہے''۔ (آیت 228)

آگے طلاق کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ حکم دیا گیا ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات ناقابل اصلاح تک خراب ہو جائیں تو ان کو طلاق کی اجازت ہے لیکن یہ کام بھلے لوگوں کی طرح ہونا چاہیے عورت کو بھی شوہر سے علیحدگی اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ طلاق کے بعد عورت کو عدت پوری کرنی چاہیے۔ عدت کے بعد ہی وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

اگلی آیات میں جہاد فی سبیل اللہ کی طرف دعوت دی گئی ہے اور بنی اسرائیل کی تاریخ سے چند حوالے دیئے گئے ہیں اور پھر قصہ طالوت اور جالوت بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

عقائد وایمانیات کے سلسلہ میں مشہور آیت جسے ''آیت الکرسی'' کہتے ہیں۔ تیسرے پارے کے پہلے رکوع میں ہے۔

اللہ لاالہ الا ھوالحی القیوم................ وھوالعلی العظیم (آیت 225)

اللہ ہی معبودِ برحق ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ لاحق آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جو وہ چاہے۔ اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے۔ اور اس پر ان دونوں کی حفاظت کوئی گراں نہیں اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔''

آیت الکرسی کی اہمیت کے موضوع پر بے شمار احادیث لکھی گئی ہیں۔ چند قابلِ ذکر ہیں۔

1۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اُس کے جنت میں داخل ہونے میں سوائے موت کے اور کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔'' (نسائی)

2۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے آیت الکرسی چوتھائی قرآن کے برابر ہے یعنی چار مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے سے ایک مکمل قرآن پاک کا ثواب ملے گا۔ (رواہ احمد)

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی بہت فضیلت آئی ہے اور آخری آیت تو ایک جامع دُعا ہے۔

ربنا لاتوء اخذناان نسینا .... فانصرنا علی القوم الکفرین O (آیت 286)

''اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے تو بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کیجئے اور ہمارے پروردگار ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اور اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائیے۔ ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ ہی ہمارے حامی وناصر ہیں۔ ان کافروں کے مقابلے میں ہماری نصرت فرمائیے''۔

Marfat.com

سورۃ آلِ عمران

سورۃ آلِ عمران مدنی سورت ہے اس میں 20 رکوع اور 200 آیات ہیں۔سورہ آلِ عمران کا آغاز بھی حروفِ مقطعات الٓمٓ سے ہوتا ہے۔سورتوں کی ترتیب کے اعتبار سے یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ترتیبِ نزولی کے اعتبار سے سورۃ البقرہ کے بعد سورۃ الانفال ہے جبکہ ترتیب مصحف میں سورۃ البقرۃ کے بعد سورۃ آلِ عمران ہی ہے جبکہ اس ترتیب کے تحت سورۃ الانفال کو سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کے بعد سورۃ التوبہ سے پہلے رکھا گیا ہے۔

سورۃ آلِ عمران کے آخری رکوع میں وہ دس آیات (191 تا 200) ہیں جنکی احادیث میں بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔آپ ﷺ کو ان آیات سے بہت شغف تھا۔مضامین کے اعتبار سے یہ آیات مکی سورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں کیونکہ ان میں توحید اور ایمانیات کا بھی ذکر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جہاد، رشتے داروں اور گھر والوں سے قطع تعلق کرنے کا بھی ذکر ہے۔اس کی آیات 191 تا 194 میں عظیم دعا بھی ہے جو ہم میں سے اکثر نماز یا ذکر الٰہی کے وقت کرتے ہیں۔

ربنا ما خلقت هذا باطلا o سبحنک فقنا عذاب النار.........انک لاتخلف الميعاد o

”اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں بے مقصد پیدا نہیں کیا تو پاک ہے سو تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔اے ہمارے رب۔جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا بے شک اس کو تو نے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔اے ہمارے رب یقیناً ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ایمان کی دعوت دیتے ہوئے کہ (لوگو) رب پر ایمان لے آؤ سو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے اور ہمیں اپنے وفادار بندوں کے ساتھ موت دے۔اے ہمارے رب۔اور ہمیں وہ کچھ بخش جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔“ (آیات 191 تا 194)

مدنی سورتوں کے عام اسلوب کے مطابق ان میں شریعت کے احکامات پر زور ہے جبکہ کہیں کہیں توحید، رسالت اور ایمانیات کے بارے میں بھی ذکر ہے۔سورۃ آلِ عمران کی ابتدائی آیات توحید

Marfat.com

اورایمانیات (بالخصوص ایمان بالکتب) سے متعلق ہیں۔

الٓمٓ اللہ لاالٰہ الا ھو الحی القیومo نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه وانزل التورٰة والانجیلo

''ال م۔اللہ وہ معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو سدا زندہ ہے جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہیں اس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُسی نے تورات اور انجیل اتاریں۔'' (آیات 2-1)

اگلی ہی آیات میں کتابِ الٰہی کی دو اقسام کا ذکر ہے آیات محکمات اور آیات متشابہات۔آیاتِ محکمات کا مطلب اور مفہوم واضح ہوتا ہے اور ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے جبکہ آیاتِ متشابہات میں اصل معانی اور استعاری معنوں میں ابہام ہوسکتا ہے۔جن لوگوں کے دلوں میں خلل ہوتا ہے اور وہ بجائے ہدایت کے، فتنے کے طالب ہوتے ہیں وہ آیاتِ متشابہات کی کھوج میں مصروف رہتے ہیں۔پس طالبانِ ہدایت تو اللہ ہی عطا فرماتا ہے لہٰذا اُس سے یہ دُعا کرتے رہنا چاہیے۔

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة. انک انت الوھابo

''اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کردیجیو اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا اور ہمیں عطا فرما اپنے خزانۂ فضل سے رحمتِ خصوصی۔یقیناً تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔'' (آیت 8)

اس کے بعد کی آیات میں غزوۂ بدر کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ غزوۂ بدر سے واپسی پر بنی قینقاع کے قبیلہ سے گزرے اور وہاں آپ ﷺ نے یہود کو ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔مگر جواب میں یہودی قینقاع نے انتہائی گستاخی سے کہا کہ ''بدر کی فتح کا دھوکا نہ کھانا جب ہم سے مقابلے کی نوبت آئے گی تو چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔'' اس پر آیات 10 تا 32 نازل ہوئیں اور اہلِ ایمان کو متنبہ کیا گیا کہ وہ یہود سے میل جول اور قریبی تعلقات اور دلی دوستی رکھنے سے پرہیز کریں۔

گیارھویں رکوع کی پہلی آیت میں اللہ سے محبت کیلئے محمد عربی ﷺ سے محبت کا ذکر کیا گیا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم ط واللہ غفور رحیمo

Marfat.com

''اے پیغمبر کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔'' (آیت 31)

آگے چل کر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کا ذکر ہے۔ مخالفین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کا منصوبہ بنایا لیکن اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اُٹھا لیا اور جو لوگ آپ علیہ السلام کو گرفتار کرنے آئے تھے انہوں نے ایک اور شخص کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل تھا سولی پر چڑھا دیا۔

چوتھے پارے کے تیسرے اور چوتھے رکوع کی ابتدا میں جنگ احد کا ذکر ہے اور اس جنگ میں مسلمانوں کو شکست ہونے کی وجہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کچھ اہلِ ایمان کا ایمان کمزور تھا اور دوسرا آپ ﷺ کی ہدایات کے مطابق کچھ صحابہ کرامؓ نے عمل نہ کیا۔ حالانکہ شروع میں مسلمان کافروں پر غالب آ گئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں جنگِ بدر اور اس کی کامیابی کی وجوہات کی طرف اشارہ بھی کیا گیا۔

آیت 152 جنگِ احد کا نقشہ پیش کرتی ہے۔

''اور اللہ نے تو تم سے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا جب تم انہیں اس کی تائید و نصرت کے طفیل تہ تیغ کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ تم نے خود ہی ڈھیلے پن کا مظاہرہ کیا اور حکم کے بارے جھگڑا کیا اور نافرمانی کا ارتکاب کیا اُس کے بعد اللہ سے تمہیں وہ چیز (یعنی فتح یا مالِ غنیمت) دکھا دی جو تمہیں محبوب ہے تم میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اصل میں دنیا کے طالب ہیں اور وہ بھی جو آخرت کے طلبگار ہیں اس پر اللہ نے تمہارا رُخ اُن کی جانب موڑ دیا تا کہ تمہیں آزمائش کی بھٹی میں تپائے اور بالآخر تمہیں معاف بھی کر دیا۔ یقیناً اللہ مومنین کے لیے بڑا مہربان ہے۔''

سورۃ آلِ عمران کی آیت 180 میں اہلِ ایمان کو بخل کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔

ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتھم اللہ من فضلہ ھو خیرالھم ط بل ھو شرلھم. سیطوقون مابخلوا بہ یوم القیمۃ ط وللہ میراث السموات والارض. واللہ بما تعملون خبیر ہ

''اور جو لوگ اس (مال) میں بخل سے کام لیتے ہیں جو اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ اُن کے لیے کوئی اچھی بات ہے اس کے برعکس یہ ان کے حق میں

Marfat.com

بہت بُری بات ہے۔ جس مال میں انہوں نے بخل سے کام لیا ہوگا۔ قیامت کے دن وہ اُن کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا اور سارے آسمان وزمین کی میراث صرف اللہ ہی کے لیے ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (آیت 180)

سورۃ النساء

سورۃ النساء مدنی ہے اس میں 24 رکوع اور 176 آیات ہیں۔ یہ سورت آپ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ اور اس کا بیشتر حصہ جنگِ بدر کے بعد نازل ہوا۔ یہ وہ نازک وقت تھا کہ جب مدینہ کی نوازئیدہ مسلم ریاست بہت سے مسائل سے دوچار تھی۔

نساء کے معنی خواتین کے ہیں تو اسی مناسبت سے اسے ''سورۃ النساء'' کہا گیا۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے متعلق مختلف احکامات بیان فرمائے ہیں۔ پس منظر یہ ہے کہ جنگ احد کے بعد بہت سی خواتین بیوہ اور بہت سے بچے یتیم ہوگئے تھے۔ اس لیے سورت کے شروع میں ہی یتیموں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ عورتوں کے حقوق میں نکاح وطلاق کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق سب شامل ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے تین گروہوں سے ضرورت کے مطابق خطاب کیا ہے۔ امتِ مسلمہ، منافقین اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ۔

سورۃ مبارکہ کے آغاز سے ہی عورتوں کے حقوق بالخصوص یتیم عورتوں اور بچوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ آیات 7 تا 14 تقسیمِ وراثت کے قوانین متعین کرتی ہیں۔ اور وراثت میں یتیموں کا مال ناحق کھانے والوں کے لیے سخت وعید فرمائی گئی ہے۔ فرمایا۔

ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارًا ط وسیصلون سعیرا o

''یقین رکھو کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور انہیں جلد ہی دہکتی ہوئی آگ میں داخل کیا جائے گا۔'' (آیت 10)

اگر میاں بیوی میں موافقت پیدا نہ ہو سکے تو بامر مجبوری اسلام نے مرد کو طلاق کا حق دیا اور عورت کو خلع کا۔ میاں پر طلاق کی وضاحت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زیادہ پسند نہیں فرمایا۔ آیات 32 تا 35 میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ کی تخلیق میں بعض کو بعض پر مختلف پہلوؤں سے

Marfat.com

فضیلت دی گئی ہے۔ بندوں کا کام یہ ہے کہ اسے خوشدلی سے قبول کریں دوسرا یہ کہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کو بعض پہلوؤں سے زیادہ فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں نکاح کے شرعی اور اخلاقی بندھن کا بھی ذکر ہے۔

آیات 29 تا 31 میں واضح کیا گیا کہ نظام شریعت میں احترامِ جان و مال کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آیات 41 تا 42 میں اُخروی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا۔ جس وقت مختلف قوموں اور امتوں کے محاسبے کے وقت سرکاری گواہوں کی حیثیت سے اُن کے انبیاء ورسل پیش ہوں گے۔

چوتھے پارے کے آخر میں تفصیل دے دی گئی کہ مرد کن کن عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے انسان کو راہنمائی کے لیے ہر چیز کھول کر بیان کر دی ہے۔

عائلی اور گھریلو زندگی کے ساتھ ساتھ سورۃ النساء میں ایک صالح اور صحت مند معاشرے کی تشکیل و تعمیر کے اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آیت 58 اس کی بہترین طریق سے عکاسی کرتی ہے۔

''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔ جب تم لوگوں کے مابین فیصلہ کرنے لگو تو عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو یقیناً یہ بہت ہی اعلیٰ نصیحت ہے جو اللہ تمہیں کر رہا ہے اللہ ہی ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا۔'' (آیت 58)

اس کے بعد چند آیات جہاد اور اس کی ترغیب کے بارے میں۔ ایک جگہ یوں فرمایا:

''لہٰذا (اے پیغمبر ﷺ) تم اللہ کے راستے میں جنگ کرو تم پر اپنے سوا کسی اور کی ذمہ داری نہیں ہے ہاں مومنوں کو ترغیب دیتے رہو۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ کافروں کی جنگ کا زور توڑ دے اور اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست ہے۔'' (آیت 84)

آیت 86 میں سلام کرنے کے آداب بتائے گئے ہیں۔

واذا حییتم بتحیة فحیوباحسن منھااور دوھاط ان اللہ کان علی کل شیء حسیباo

''اور جب تمہیں کوئی شخص سلام کرے تو تم اس سے بھی بہتر سلام کرو یا کم از کم انہی الفاظ سے جواب دے دو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔''

آیات 102 اور 103 میں جہاد کے دوران نماز پڑھنے کے بارے میں ذکر ہے کہ جب تم دشمن سے لڑائی کی حالت میں ہو تو تم میں سے ایک گروہ ہتھیار لے کر نماز پڑھنے والوں کی حفاظت کے لیے

Marfat.com

کھڑا ہوجائے اور جب وہ نماز پڑھ لیں تو پھر دوسرے گروہ میں سے کچھ لوگ مسلح ہو کر پہلے گروہ والوں کو نماز پڑھنے کا موقع دیں۔

ان آیات سے نماز کی اہمیت اور فرضیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ میدانِ جہاد میں بھی نماز معاف نہیں ہے۔

مندرجہ بالا بحث امت مسلمہ کے تحت تھی چونکہ شروع میں ذکر کیا گیا تھا کہ اس میں اہلِ کتاب اور منافقین کو بھی خطاب کیا گیا ہے۔لہٰذا اب ہم تھوڑی سی تفصیل اہلِ کتاب کے بارے میں کرتے ہیں۔اس سلسلے میں 44 تا57 اور آیات 153 تا 157 ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔یہاں یہود سے براہ راست اور زیادہ خطاب نہیں البتہ نصاریٰ کے ساتھ گفتگو براہِ راست بھی ہے اور اس میں تنبیہ اور خبردار کرنے کے ساتھ ساتھ دعوت اور افہام وتفہیم کا رنگ بھی موجود ہے۔

آیات 171 تا175 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کا ذکر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے تثلیث کے دعوے کو (جو عیسائی رکھتے تھے) غلط قرار دیا ہے۔

''اے اہلِ کتاب۔اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کوئی بات نہ کہو مسیح عیسیٰ ابنِ مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کا ایک کلمہ ہیں۔جو اُس نے مریم تک پہنچایا اور ایک روح تھی جو اسی کی طرف سے پیدا ہوئی تھی لہٰذا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور مت کہو کہ (خدا) تین ہیں۔اس بات سے باز آجاؤ کہ اسی میں بہتری ہے۔اللہ تو ایک ہی معبود ہے وہ اس بات سے بالکل پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور سب کی دیکھ بھال کے لیے اللہ کافی ہے۔'' (آیت 171)

سورۃ النساء کے تیسرے حصے میں منافقین سے خطاب ہے جو کہ تقریباً نصف سورت پر محیط ہے۔اس سلسلے میں منافقین کو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کے بارے میں متنبہ کیا گیا ہے۔

''(اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ ﷺ کو فیصل نہ بنالیں۔پھر جو تم فیصلہ کرو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اس کے آگے مکمل طور پر سر تسلیم خم کردیں۔'' (آیت 165)

اس تنبیہ کے بعد آپ ﷺ کا مقام ومرتبہ بیان کیا گیا ہے:

''اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت پر کاربند ہوگئے تو ان کو معیت نصیب ہوگی ان کی جن پر اللہ

Marfat.com

نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں یہ رفیق۔'' (آیت 69)

دوسری چیز جو منافقین پر گراں تھی وہ قتال فی سبیل اللہ تھا۔ آیت 84 میں اس مضمون کو زور سے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں فرمایا ''(اے نبی ﷺ) اگر یہ اللہ کی راہ میں قتال سے جی چرائیں تب بھی آپ ﷺ جنگ کریں اللہ کے راستے میں آپ پر صرف اپنی ہی ذمہ داری ہے۔ البتہ اہلِ ایمان کو اس کے لیے ابھار۔ نے رہیں۔

سورۃ المائدہ

سورۃ المائدہ پہلے گروپ کی آخری سورت ہے جو مدنی دور کے اواخر میں نازل ہوئی اس میں 16 رکوع اور 120 آیات ہیں۔ اس سورت کے کچھ حصے صلح حدیبیہ، فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا جب اسلام جزیرۂ عرب کے طول وعرض میں کافی پھیل چکا تھا اور مدینہ منورہ میں ایک مرکزی اسلامی ریاست مستحکم ہو چکی تھی اور دشمنان اسلام بڑی حد تک پسپا ہو چکے تھے۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کے لیے ایک مثالی، سماجی، سیاسی اور معاشی معاشرہ تشکیل دینے کی ضرورت تھی اس لیے پوری سورۃ مبارکہ میں اسی پر زور دیا گیا ہے البتہ حقوق العباد کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ کا بھی کسی حد تک تذکرہ ہے۔ اس سورت کا آغاز بھی ایک اہم سماجی اور معاشرتی حکم سے ہوا ہے۔

یـایھاالذین امنو اوفو بالعقود ط احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی علیکم غیر محلی الصید وانتم حرم ط ان اللہ یحکم ما یریدo (آیت 1)

''اے ایمان والو، معاہدوں کو پورا کرو۔ تمہارے لیے چوپائے حلال کئے گئے ہیں ماسوائے ان کے جن کا بیان آگے آرہا ہے اور تم پر احرام کی حالت میں شکار حلال نہیں ہے بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔''

مائدہ عربی زبان میں ''دسترخوان'' کو کہتے ہیں اس کا ذکر سورہ المائدہ کی آیت 114 میں ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کے ماننے والوں نے اس دعا کی درخواست کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے آسمانی غذاؤں کے ساتھ ایک دسترخوان نازل فرمائے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ مائدہ رکھا گیا ہے۔

Marfat.com

اس سورت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کئی ایسے شرعی احکام جن کی ابھی کچھ تفصیل درکار تھی وہ اس سورت میں مکمل ہوئے۔ شاید اسی وجہ سے اس سورت کی آیت 3 میں واضح کیا گیا کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناط

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔''

اگلی آیات میں حلال اور حرام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی کچھ تفصیل سورۃ البقرہ میں بھی آئی ہے۔ آیت 5 میں نکاح کے سلسلے میں کچھ شرائط بیان ہوئی ہیں جن کی وضاحت سورۃ النساء میں آئی ہے۔

حرمتِ جان و مال کا ذکر سورۃ النساء میں تفصیل سے آیا ہے سورۃ المائدہ کی آیات 27 تا 34 میں اس سلسلے میں مزید وضاحت ہے۔ قتلِ ناحق کے تناظر میں ہابیل اور قابیل کے واقعہ کا ذکر ہے اور پھر معاشرے میں فساد اور بدامنی پھیلانے والے مجرموں کی سزا کا بیان ہے اس کے بعد آیات 38-39 میں چوری کی سزا کا بیان، اور آیت 45 میں قصاص کے ضابطے کی مزید وضاحت ہے۔

آیت 89 میں بلا مقصد کھائی ہوئی قسموں کی وضاحت ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں ہے لیکن سوچ سمجھ کر کھائی گئی قسموں پر مؤاخذہ ہے۔ جو کہ کفارہ کی صورت میں ہے جو کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا۔ اس سے اگلی دو آیات (90 اور 91) میں شراب، جوئے خانے وغیرہ کی حتمی حرمت کا اعلان ہے۔

سورۃ النساء میں نماز اور وضو کی تفصیل بیان کی گئی لیکن پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں غسل اور وضو کے قواعد کی وضاحت سورۃ المائدہ کی آیت 5 میں آئی ہے کہ ایسی صورت میں تم پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لیا کرو۔

پہلی اور دوسری آیات کے بعد مزید تفصیل آیات 94 تا 99 میں حج، مقاماتِ حج اور شرائط حج کی تفصیل آئی ہے۔ احرام کی حالت میں شکار کی ممانعت کا حکم پہلی اور دوسری آیات میں آ چکا ہے۔ البتہ اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو خواہ مخواہ حرام ٹھہرا لینا بہت بڑی گمراہی ہے۔ (آیات 87 اور 88)

انفرادی یا اجتماعی زندگی میں ایک پہلو جو غور طلب ہے بعض لوگ خواہ مخواہ کے سوال کرتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اس کو شریعتِ اسلامیہ نے پسند نہیں فرمایا۔ یہود کے طرزِ عمل میں یہ نمایاں تھا کہ اپنے اوپر شریعت کے بوجھ میں اضافہ کر لیتے (آیات 102-101) اس طرح حیلے بہانوں سے اصل

١٤٠٢٢٥

Marfat.com

مقصد یعنی ایمان اور اعمال صالح سے دور ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔آیت 5 اس کی مزید وضاحت کرتی ہے فرمایا:

ومن یکفر بالایمان فقدحبط عمله ط وهو فی الاخرة من الخسرین٥

''اور جس کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا عمل ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔'' (آیت 5)

آیت 53 اور 54 میں مسلمانوں کو جہاد کے لیے مزید متنبہ کیا گیا ہے۔

''ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ مومنوں کے لیے نرم اور کافروں کے لیے سخت ہو۔اللہ کے راستے میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔''

آیات 71 تا 73 میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کے ''تثلیث'' کے عقیدہ کو رد کیا ہے اور واضح الفاظ میں فرمایا:

''وہ لوگ یقیناً کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو وہ جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔یقین جانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اللہ نے اس کے لیے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو لوگ یہ ظلم کرتے ہیں ان کو کسی قسم کے یار و مددگار میسر نہیں آئیں گے۔وہ لوگ بھی یقیناً کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا کہ ''اللہ تین میں تیسرا ہے حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور اگر یہ لوگ اپنی بات سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے ایسے کفر کا ارتکاب کیا ہے ان کو دردناک عذاب کی پکڑ ہوگی۔''

آیت 106 میں موت کے وقت وصیت کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ ایسے وقت میں کوئی دو گواہ بنا لیا کرو جو تم میں سے زیادہ دیانت دار ہوں اگر تم زمین پر سفر کر رہے ہو اور موت آ جائے تو (مسلمانوں کے نہ ملنے کی صورت میں) غیروں یعنی غیر مسلموں میں سے دو گواہ بنا لینے چاہئیں۔

سورۃ المائدہ کی آخری دو آیات (119-120) میں سچے لوگوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے اور اللہ کی کبریائی کا ذکر ہے۔

Marfat.com

''یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو اُن کے سچ کا فائدہ ملے گا۔ان کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جن میں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں یہی بڑی زبردست کامیابی ہے۔تمام آسمانوں اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے اس کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''(المائدہ،آیات 120-119)

............☆☆☆............

Marfat.com

باب 3

سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ

سورۃ الانعام

سورۃ الانعام مکی سورت ہے اس میں 20 رکوع اور 165 آیات ہیں۔ یہ سورت آنحضرت ﷺ کی دعوتِ اسلام کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس لیے بقیہ مکی سورتوں کی طرح اس کے مضامین میں بھی زیادہ تر توحید، رسالت اور آخرت کو مختلف دلائل کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے۔ ان عقائد پر کفارِ مکہ نے جو اعتراضات اٹھائے ان کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ کفارِ مکہ مشرکانہ عقائد پر کارفرما تھے۔ وہ چوپاؤں کو بتوں کے نام پر وقف کر کے ان کا کھانا حرام سمجھتے تھے، انعام عربی میں چوپاؤں کو کہتے ہیں اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الانعام رکھا گیا ہے۔

چونکہ اس زمانہ میں کفار مکہ نئے نئے ہونے والے مسلمانوں پر بہت ظلم وستم ڈھا رہے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو صبر و تحمل کی تلقین بھی کئی مقامات پر کی ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے مطابق سورۃ الانعام میں اسلوب زیادہ تر تذکیر بآیات اللہ کا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کی ربوبیت عامہ کی نشانیوں کے حوالے سے ایمان کی دعوت۔

سورۃ الانعام کی ابتدا توحید سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا ذکر کیا ہے جو کہ انسانوں پر ایک بڑا احسان تھا۔ دوسری آیت میں فرمایا کہ تمہاری زندگی کی ایک معیاد مقرر کر دی گئی ہے۔ اور (دوبارہ زندہ ہونے کی) ایک معین معیاد اسی کے پاس ہے۔ آگے چل کے فرمایا:

"(کہہ دو کہ) کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو الہٰ رکھوں اور بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور سب کو کھلاتا ہے کسی سے کھاتا نہیں۔ کہہ دو مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ فرماں برداری میں سب لوگوں سے پہل کروں اور تم کافروں میں ہرگز شامل نہ ہونا۔" (آیات 14-13)

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مضمون تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ وہ شروع سے توحید کے

Marfat.com

قائل تھے اور فرمایا:

''اے میری قوم کے لوگو میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم نے خدا کے ساتھ شریک بنا رکھا ہے یقیناً میں نے بالکل یکسو ہو کر اپنا رُخ اس ہستی کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو وجود بخشا اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔'' (آیات 79-78)

اس کا مقصد کفار کو سمجھانا تھا کہ ان سب انبیاء و رسل نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی مگر اکثریت نے جھٹلا دیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان پر مختلف عذاب نازل کیے اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

سردارانِ قریش نے آپ ﷺ سے کہا کہ اگر تم واقعی نبی یا رسول ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ جس کو محسوس کیا جا سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم تھا کہ یہ سب توحید سے انکار کے حیلے بہانے ہیں۔ فرمایا:

''(اے نبی ﷺ) اگر ہم آپ ﷺ پر کوئی کاغذ میں لکھی کتاب بھی نازل کر دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک صریح جادو۔'' (آیات 7 تا 9)

''دیکھو تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے بصیرت عطا کرنے والی آیات آ چکی ہیں تو جو بصیرت سے کام لے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو اندھا بنا رہے گی تو اس کا وبال بھی اسی پر آئے گا اور میں ہرگز تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔'' (آیت 104)

آیت 91 اور 92 میں جہاں یہود کی ڈھٹائی کا ذکر کیا گیا کہ آپ ﷺ کی دعوت کا راستہ روکنے کی دُھن میں انہوں نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ کبھی کسی انسان پر کچھ نازل کیا گیا اس پر اللہ اُن سے سوال کرتے ہیں۔

''(اے نبی ﷺ) ان سے پوچھو کہ پھر اس کتاب کو کس نے نازل کیا تھا جسے موسیٰ علیہ السلام لائے تھے جو انسانوں کے لیے روشنی بھی تھی اور ہدایت بھی جسے تم نے پارا پارا کر دیا ہے کہ کچھ کو ظاہر کرتے ہو اور اکثر کو چھپاتے ہو۔'' (آیات 92-91)

آگے چل کر آیت 155 میں فرمایا:

''اور یہ کتاب ہے جو ہم نے نازل فرمائی ہے سراپا خیر و برکت۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جا سکے۔''

Marfat.com

اس سورۃ مبارکہ کے انیسویں رکوع میں کئی معاشرتی اور سماجی احکامات کا بھی ذکر ہے کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔ یتیموں کے مال نہ کھاؤ، ناپ تول میں عدل کرو۔ جب بات کرو تو انصاف کی کرو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ اور بے حیائی کے کاموں کی طرف اپنا رُخ نہ کرو بلکہ اللہ تمہیں نیکی کے کام کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

سورت کے آخری رکوع میں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔

''(اے نبی ﷺ) اعلان کردو کہ میرے رب نے میری راہنمائی فرمادی ہے سیدھے راستے کی جانب یعنی اس دینِ قیم کی طرف اور ابراہیمؑ کی ملت کی جانب جو بالکل یکسو تھے اور ہرگز مشرکین میں سے نہ تھے کہہ دو میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور سب سے پہلے سر تسلیم خم کرنے والا میں خود ہوں۔'' (آیات 161 تا 163)

سورۃ الاعراف

سورۃ الاعراف مکی سورت ہے اس میں ۲۴ رکوع اور ۲۰۶ آیات ہیں۔ یہ قرآن کی آٹھویں پارے کے نصف سے لیکر نویں پارے کے الثلاثہ (تین چوتھائی) تک پھیلی ہوئی ہے۔ حروفِ مقطعات ''الٓمٓصٓ'' سے شروع ہوتی ہے۔ ان کے معانی اللہ کی ذات ہی جانتی ہے۔ دوسری مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی توحید، رسالت اور ایمانیات پر زیادہ بحث کی گئی ہے۔ سورۃ الانعام کی طرح اس کا بھی رُخ قریش مکہ کی طرف ہے۔

اعراف کے لغوی معنی بلندی کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں یہاں موقع کی مناسبت سے اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان اس جگہ کا نام ہے جن پر وہ لوگ ہونگے جن کے اچھے اور بُرے اعمال برابر ہونگے۔ ایسے لوگوں کو کچھ عرصہ اعراف پر قیام کے بعد انکے ایمان کی وجہ سے جنت میں داخل کردیا جائیگا۔

سورۃ کی دوسری آیت میں ہی اللہ نے آپ ﷺ کو ہدایت کی ہے کہ وہ لوگوں کو ہدایت کے نور سے مالا مال کریں۔ ''(اے پیغمبر ﷺ) یہ کتاب جو تم پر اس لیے اتاری گئی ہے کہ تم اسکے ذریعے لوگوں کو ہوشیار کرو لہٰذا اسکی وجہ سے تمہارے دل میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیئے اور مومنوں کیلئے ایک نصیحت کا کام ہے۔''

Marfat.com

سورۂ مبارکہ کے دوسرے رکوع کے آغاز میں حضرت آدمؑ کے قصے کا بیان ہے اس سلسلے میں دو خاص باتیں یہاں ذکر کی گئی ہیں۔ پہلا ابلیس (شیطان) کا حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنا۔ دوسرا حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی حضرت حوّا کا مخصوص درخت کے پھل کو کھانا جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے منع فرمایا تھا۔ اسکی پاداش میں اللہ نے ان دونوں کو جنت سے نکال دیا۔

یہاں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے احکام کو ماننا ہر انسان بلکہ ہر ذی روح کیلئے ضروری ہے اور اسکی آیات کو نہ ماننے والوں کیلئے جنت کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔

(آیات ۴۲_۴۰)

آیات 59 سے 137 تک چھ اولوالعزم انبیاء/رسل کا ذکر ہے جن کی قوموں پر ان کو جھٹلانے اور انکی دعوت کو رد کرنے کی وجہ سے اللہ کا عذاب آیا۔ ان چھ اولوالعزم انبیاء/رسل میں حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام شامل ہیں۔ یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ ان تمام انبیاء/رسل کی دعوت ایک ہی تھی یعنی اللہ ایک ہے اسی کی بندگی کرو اسکے علاوہ کوئی اور معبود ہونے کے لائق نہیں۔ سب سے پہلے یہاں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہوا جنہوں نے تقریباً ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو دینِ اسلام کی دعوت دی لیکن سوائے چند گنتی کے لوگوں کے اکثریت نے اسے جھٹلا دیا۔ جسکی پاداش میں اللہ کا عذاب نازل ہوا اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر ہے ان کی قوم میں کم تولنے کی بیماری تھی یعنی وہ میزان میں خیانت کرتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے بہت عرصہ ان کو راہ راست کیلئے دعوت دی لیکن ان کی اکثریت نے انکی نصیحت کو نہ مانا۔ نتیجتاً اللہ کے حکم سے زلزلے کی شکل میں عذاب آیا اور وہ اپنے گھروں میں ہی اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں ضمناً یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ قرآن پاک میں سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اُن سے معجزات کا مطالبہ کیا۔ فرعون جو کہ وقت کا حکمران تھا اس نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو نہ مانا اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے مطالبے پر اللہ کے حکم سے معجزہ دکھادیا کہ انہوں نے اپنی لاٹھی کو زمین پر پھینکا اور وہ ایک بہت بڑا اژدھا بن گیا یہ دیکھ کر فرعون اور اسکے

Marfat.com

درباریوں نے اسے جادوگر کہہ دیا اور وہ اللہ کی توحید پر ایمان نہ لائے۔اور اللہ نے فرعون اور اسکی قوم کو سمندر میں غرق کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام اور انکے ماننے والوں کو بچالیا۔بنی اسرائیل کے حالات وواقعات کے تذکرے میں اس سورۃ مبارکہ میں اس واقعے کا بھی ذکر ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگوں نے اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اسطرح کے مطالبات کرنے سے بڑا منع کیا مگر وہ بضدر ہے اور جب انکے ستر لوگوں کو لیکر کوہ طور پر گئے تو وہاں اللہ کے حکم سے انکو ایک زلزلے نے آ پکڑا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے پہلے اور اسکے بعد رسالتِ محمدی ﷺ کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔آپ ﷺ نے بھی پہلے انبیاء کی طرح دعوتِ اسلام میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی لیکن کفارِ مکہ نے انہیں بھی نعوذ باللہ جادوگر اور مجنوں کہا اس پر اللہ نے آیت 158 میں ان سے کہہ دیا۔

''(اے نبی ﷺ) کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کے آیا ہوں اس اللہ کا جسکی بادشاہت آسمانوں وزمین پر محیط ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی پیدا کرتا اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ اور محمد ﷺ پر اور جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اس کے کلمات پر بھی اور پیروی کرو اسکی تا کہ تم ہدایت پاسکو۔''

سورۃ مبارکہ کا آخری رکوع اپنے اندر اہم پیغامات سموئے ہوئے ہے یہاں صرف آیات 204 تا 206 کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔

''کہہ دو کہ میں تو اسی کی اتباع کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے وحی کے ذریعے مجھ تک پہنچائی جاتی ہے۔یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے بصیرتوں کا مجموعہ ہے اور ہدایت اور رحمت بھی انکے حق میں ہے جو ایمان لائے اور اے مسلمانو! جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے رب کا صبح وشام ذکر کیا کرو اپنے دل میں بھی عاجزی اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی آواز بہت بلند کئے بغیر،اور ان لوگوں میں شامل نہ ہو جانا جو غفلت میں پڑے ہیں۔یاد رکھو! جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ اسکی عبادت سے تکبر کر کے منہ نہیں موڑتے اور اسکی ثناء کرتے ہیں اور اسی کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔''

Marfat.com

سورۃ الانفال

سورۃ الانفال مدنی سورت ہے اور اس میں ۱۰ رکوع اور ۷۵ آیات ہیں ۔ یہ ۲ھ میں اللہ کے نبی ﷺ پر نازل ہوئی تھی ۔ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ مضامین کے اسلوب کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں یہاں یہ واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ سورۃ الانفال ، سورۃ البقرہ کے بعد نازل ہوئی لیکن قرآن کی ترتیب مصحف کے لحاظ سے اسے سورۃ الاعراف کے بعد اور سورۃ توبہ سے پہلے رکھا گیا ہے ۔

سورۃ الانفال میں جنگ بدر کے حالات و واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں اس سورت کا آغاز بھی اس وقت کے اہم مسئلے یعنی مسئلہ (مالِ غنیمت) سے شروع ہوا ۔ ''اے نبی ﷺ لوگ آپ ﷺ سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ مالِ غنیمت پر اختیار تو بس اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا حق ہے ۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست کرلو اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم واقعی مومن ہو ۔''

سورۃ مبارکہ کی اگلی ہی آیات میں مومنین کا ذکر ہے کہ یہ تو وہ لوگ ہیں کہ جن کے سامنے جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انکے سامنے قرآن حکیم کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے ۔ جنگ بدر کے حوالے سے اس سورت میں کچھ تفصیل بیان ہوئی ہے کہ باوجود مسلمانوں کی بہت کم تعداد (313) انہیں کفار پر عظیم فتح حاصل ہوئی اور انکے بڑے بڑے سردار (ابو جہل) وغیرہ مارے گئے ۔ اللہ تعالیٰ نے آیت 17 میں مسلمانوں کو سمجھانے کیلئے واضح کردیا کہ اے مسلمانو یہ جنگ اصل میں تم نے نہیں بلکہ ہم نے لڑی ہے اور سردارانِ قریش کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ ہم نے کیا ہے اور نبی ﷺ نے مٹھی بھر کر جو کنکریاں کفار کی طرف پھینکی تھی وہ انہوں نے نہیں بلکہ ہم نے پھینکی تھی ۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مسلمانوں کو ہمیشہ کفار کے ساتھ جہاد کیلئے تیار رہنے کا حکم بھی دیا ہے ۔ سورۃ مبارکہ کی آیات 16,15 اور 60 میں فرمایا ''اے مسلمانو! جنگ کیلئے ہمیشہ تیار رہو اور اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لا کر زیادہ سے زیادہ اسلحہ اور سامان جنگ فراہم کرو اس ضمن میں تم جو خرچ کرو گے اللہ تمہیں اسکا پورا بدلہ دے گا ۔ اور جب دشمن سے لڑو تو سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ اور میدانِ جنگ سے ہرگز منہ نہ موڑو اور جو میدانِ جنگ میں محض جان بچانے کی غرض سے راہِ فرار اختیار کرے گا اس پر غضب الٰہی نازل ہوگا اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہوگا ۔''

Marfat.com

آیت 29 میں مالِ غنیمت کے بارے میں فرمایا ''تم نے جو مالِ غنیمت حاصل کیا ہے اسے پاکیزہ اور حلال مال کے طور پر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

مالِ غنیمت کے سلسلے میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اسکا پانچواں حصہ (خمس) اسلامی حکومت کے خزانے میں جمع ہوگا اور باقی اموال (رقم وغیرہ) کو مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ (آیت 41)

سورۃ الانفال کی آیت 68,67 میں اللہ نے جنگ بدر کے بعد قید ہونے والے کفار کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا ہے کہ جنگی قیدیوں سے فدیہ لیکر انہیں رہا کر دیا جائے اور جو اسلام لے آئیں تو یقیناً ان پر فدیہ کی شرط نہیں ہوگی۔ واضح رہے اس بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ ان سب قیدیوں کو قتل کر دیا جائے اور ہر مسلمان اپنے قریبی کافر عزیز کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرے مگر آپ ﷺ چونکہ رحمت ہیں انسانیت کے لیے آپ ﷺ نے ان کے لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے اور اللہ کے حکم سے نرمی کا فیصلہ فرمایا:

اس سورۃ مبارکہ کا اختتام بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے عزت و مرتبہ پر ہوتا ہے فرمایا:

''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اور جنہوں نے آکر مال خرچ کر کے ہتھیار اور سامان جنگ خریدا اور میدان جنگ کے لیے اپنی جانوں کو پیش کر دیا اس سے مراد مہاجرین اولین ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے رہنے کو جگہ دی اور مدد کی اس سے مراد انصار مدینہ ہیں۔'' (انصار) وہ صحیح معنوں میں مومن ہیں اور ایسے گواہ مغفرت اور باعزت رزق کے مستحق ہیں اور جنہوں نے بعد میں ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تم میں شامل ہیں اور ان میں سے جو لوگ مہاجرین کے رشتے دار ہیں وہ اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کی میراث کے دوسروں سے زیادہ حقدار ہیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔ (آیات 74 تا 75)

سورۃ التوبہ

سورۃ التوبہ مدنی سورۃ ہے۔ اس میں 16 رکوع اور 129 آیات ہیں۔ اس کی آیت نمبر 129 کفایت کے لیے بہت اہم ہے۔ ارشاد ہے اس سورۃ کے شروع میں مصاحف قرآن میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی ہے۔ جب کوئی سورۃ نازل ہوتی تو اس کے شروع میں بسم اللہ نازل ہوتی۔ اس سورۃ کے شروع میں نہ بسم اللہ نازل ہوئی نہ ہی کاتب کو بلا کر اس کی ہدایت کی گئی۔ حضرت عثمانؓ سے روایت

Marfat.com

میں ملتا ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کو قرینیتن کہا جاتا تھا۔ سورۃ التوبہ کو سورۃ الانفال کے بعد رکھنے میں یہ حجت ہے کہ سورۃ الانفال پہلے نازل ہوئی۔ اس لئے حضرت عثمانؓ کے مطابق بغیر وحی کے سورۃ التوبہ کو سورۃ الانفال پر مقدم کرنا جائز نہیں۔

مندرجہ بالا بحث سے پتا چلتا ہے کہ اس بات کا احتمال تھا کہ یہ سورۃ الانفال کا ہی حصہ ہے یا الگ سے سورۃ ہے۔ اس لیے اگر کوئی سورۃ الانفال کو پڑھتا ہوئے آئے تو سورۃ التوبہ سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھے گا لیکن اگر کوئی سورۃ التوبہ سے پڑھنا شروع کرے گا تو شروع میں بسم اللہ پڑھے گا اور یہی حکم درمیان میں کسی آیت سے شروع کرنے کا ہے۔

اس سورۃ میں معاہدہ حدیبیہ سے برات کا اعلان ہے۔ کیونکہ قبیلہ بنو بکر نے قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کیا جو کہ معاہدہ حدیبیہ کی رُو سے قبیلہ بنو خزاعہ مسلمانوں کے فریق تھے اور بنو بکر قریش کے اس کے علاوہ قریش نے جانی و مالی تعاون بھی کیا تھا۔ اس پر معاہدہ منسوخ ہو گیا جس کا ابوسفیان کو بہت خوف ہوا اور وہ اس خوف کی وجہ سے بڑی تیزی سے مدینۃ المنورہ آیا اور معاہدہ کی توسیع کی بات کی لیکن کسی نے بھی اس بارے میں اس کی مدد نہیں کی۔ اس کے بعد مسلمانوں کو مکۃ المکرمہ پر حملہ کا جواز مل گیا۔ اس سورۃ میں فتح مکہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اس سورۃ میں جہاد، دارلسلام اور دارالحرب، کفار اور مسلمانوں کا تعلق اور تقدیر اور قضاء جیسے موضوع زیر بحث ہیں۔

اس سورت میں بیان ہے کہ مومن مرد اور عورتیں دین کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، ارشاد ربانی ہے۔

والمومنون والمومنٰت بعضهم اولياء بعض يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقيمون الصلوة ويؤتون الزكوٰة ويطيعون الله ورسوله ط اولئك سيرحمهم الله ط ان الله عزيز حكيمO (۷۱ آیت)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے میں اور نماز کو قائم کرنے اور زکوٰۃ کو ادا کرنے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہے بیشک اللہ عزیز ہے اور حکمت والا ہے۔''

ان آیات میں مسلمانوں کو اجتماعیت کی ترغیب دی گئی ہے اور ایک دوسرے کی اصل خیر خواہی کی طرف رغبت دلائی گئی ہے جو کہ سراسر دین ہے۔

Marfat.com

اس سورت کے آخر میں اللہ نے مسلمانوں کا آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ کا مسلمانوں سے دلی تعلق بیان کیا ہے۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم ٥ فان تولوا فقل حسبی الله لااله الاهو علیه توکلت وهورب العرش العظیم٥ (آیت 128 , 129)

''بیشک تمہارے میں سے تشریف لائے ایک رسول جن کو تمہارے اوپر مشقت کا ہونا بار ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر مہربان ہیں۔ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں جو عرش عظیم کا رب ہے۔''

............☆☆☆............

Marfat.com

Marfat.com

باب 4

سورۃ یونس تا سورۃ النور

سورۃ یونس و سورۃ ھود

قرآن پاک میں گیارہویں پارے میں سورہ یونس سے لے کر اٹھارہویں پارے میں سورۃ المومنون تک 13 مکی سورتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس میں مضامین کے اعتبار سے اکثر سورتیں جوڑوں کی شکل میں ہیں البتہ کچھ مضامین اور ربط کلام کے اعتبار سے منفرد مزاج کی حیثیت رکھتی ہیں بعض تین تین کے گروپوں کی صورت میں بھی ہیں۔

سورۃ یونس، ھود اور یوسف انہی میں سے پہلا گروپ ہے البتہ ان میں سے سورۃ یونس اور ھود میں آپس میں زیادہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ جبکہ سورۃ یوسف منفرد ہے جس میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات وواقعات بیان کیے گئے ہیں۔ پورے قرآن پاک میں اس طرح کی ایک ہی اور مثال ہے اور وہ سورہ طٰہٰ کی ہے جس میں شروع سے آخر تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات و واقعات کا ذکر ہے۔

سورۃ یونس اور ھود دونوں مکی دور کے اواخر میں نازل ہوئیں اور غالباً سورۃ ھود سورہ یونس سے پہلے نازل ہوئی۔ ان دونوں سورتوں میں مضامین کا انداز کافی حد تک ایک جیسا ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے عذاب الٰہی آنے والا ہے یہی وجہ ہے ان سورتوں کے نزول کے زمانے میں آنحضورؐ صدمے کے باعث بوڑھے نظر آنے لگے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے سورۃ ھود اور اس کی ہم مضمون سورتوں (سورۃ الواقعہ، المرسلٰت، النبا اور التکویر) نے بوڑھا کر دیا ہے"۔

ا۔ سورۃ یونس اور ھود کی آپس میں وہی نسبت ہے جو کہ سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کی ہے۔ سورۃ یونس کے 11 رکوعوں میں سے صرف دو میں انبیاء کے حالات وواقعات کا ذکر ہے بقیہ سورت میں قانون فطرت، توحید اور رسالت کی تفصیل ہے جبکہ سورہ ھود کے 10 رکوعوں میں سے 7 میں انبیاء کے واقعات اور ان کی قوموں پر عذاب کی تفصیل اور صرف 3 رکوعوں میں قدرت، توحید و رسالت اور اس

Marfat.com

طرح کے مضامین کا ذکر کیا گیا ہے۔اور وہی چھ۔"اولو العزم من الرسل " ہیں جن کا ذکر سورۃ الاعراف میں بھی آیا ہے یعنی حضرت نوح،ھود،صالح،لوط،شعیب اور موسیٰ علیھم السلام ان کے علاوہ حضرت یونس کا ذکر سورہ یونس میں آیا ہے۔

۲۔ سورۃ یونس میں اہل ایمان کے صبر و ثبات اور عزم و ہمت کا ذکر کثرت سے ہے جیسا کہ آیت 109 میں کہا گیا ہے۔"اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرما دے اور اللہ ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے"۔

۳۔ سورۃ یونس کی طرح سورہ ھود کے آخر میں اسی طرح کا ذکر ہے مثال کے طور پر آیات 120 تا 123 ملاحظہ کریں۔"اور ان رسولوں کی تمام سرگزشیں (واقعات) ہم تمہیں اس لیے سنا رہے ہیں کہ ان کے ذریعے (اے نبیؐ) ہم تمہارے دل کو تقویت دیں۔چنانچہ ان میں تمہارے لیے بھی حق الیقین مضمر ہے اور اہل ایمان کے لیے بھی نصیحت اور یاددہانی۔اور جو لوگ ایمان نہیں لا رہے ان سے ڈنکے کی چوٹ کہہ دو کہ تم اپنی طرح کیے جاؤ ہم بھی پورا زور لگائیں گے پھر نتیجے کا انتظار تم بھی کرو اور ہم بھی منتظر ہیں اور آسمانوں اور زمین کا غیب تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور اسی کی طرف تمام امور فیصلے کے لیے لوٹتے ہیں پس اس کی بندگی کرو اور اس پر ہی بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کر رہے ہو تمہارا رب اس سے ہرگز بے خبر نہیں ہے"۔

۴۔ سورۃ یونس اور ھود دونوں کا آغاز ایک ہی طرح کے مضمون سے ہے جس میں توحید و رسالت پر زور ہے جیسا کہ سورۃ یونس کی پہلی آیت ہے **الر تلک آیٰت الکتب الحکیم ٥** "ال ر یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں"۔سورۃ ھود کا آغاز بھی تقریباً اسی طرح ہے۔"یہ ر ن ایسی کتاب ہے جس کی آیات میں حکمت ہے اور پھر ان کی تفصیل بیان کی گئی اس ہستی کی جانب سے جو کمال حکمت کی حامل اور ہر چیز سے باخبر ہے"

۵۔ سورۃ یونس اور ھود میں ایک اور مشترک مضمون "قرآن کا چیلنج" ہے چونکہ کفار یہ کہتے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے اور نعوذ باللہ محمد ﷺ نے خود بنا لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے دونوں سورتوں میں قرآن پر ایمان نہ رکھنے والوں کو مخاطب ہو کر چیلنج کیا ہے۔

" کیا ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اسے تم نے خود گھڑ لیا ہے تو کہہ (محمد ﷺ) کہ لاؤ اس جیسی

Marfat.com

10 سورتیں گھڑی ہوئی اور اللہ کے سوا جسے مدد کے لیے بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر وہ تمھارا یہ چیلنج قبول نہ کریں تو یقین کر لینا چاہیے کہ یہ اللہ کے علم ہی سے نازل ہوا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اب بھی اسلام لاتے ہو یا نہیں"۔ (سورۃ ھود آیت 14)

"اور یہ قرآن ہرگز ایسی کتاب نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور اسے تصنیف کر سکے"
(سورۃ یونس آیت 37)

" کیا ان کا یہ کہنا ہے کہ پیغمبر (محمدؐ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جس کو بھی بلا سکو بلا لو اور سب مل کر اس جیسی ایک ہی سورت پیش کر کے دکھا دو"
(سورۃ یونس آیت 38)

۶۔ آنحضور ﷺ کی رسالت اور قرآن مجید کے ذکر کرنے کے بعد سب سے نمایاں مضمون دونوں سورتوں میں شدت کے انداز بیان کا ہے جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے۔

سورۃ یونس کی آیت 41 میں فرمایا "اور وہ اگر آپ کو جھٹلائیں تو آپ بھی کہہ دیں کہ میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے ہے تمہاری کمائی۔ تم بری ہو میرے اعمال سے اور میں بری ہوں تمہارے کرتوتوں سے" اسی طرح سورۃ یونس کی آیات 47 تا 53 عذاب کی شدید دھمکی دی گئی ہے"

سورۂ یوسف

سورۃ یوسف قرآن پاک کے پارہ 12 اور 13 میں کل 12 رکوعوں اور ۱۱۱ آیات پر مشتمل ہے اس سورت میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات و واقعات قلمبند ہوئے ہیں۔ قرآن پاک میں اس سورۃ کی ایک اور مثال سورہ طٰہٰ ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات و حالات بیان کیے گئے ہیں ان کی مماثلت واضح ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے حسد کی بنا پر کنویں میں ڈالا مگر اللہ نے اپنے فضل سے انہیں مصر کے دارالحکومت میں شاہی محل میں اہم ذمہ داریاں عطا کر دیں۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ان کی والدہ نے دشمنوں کے خوف سے اللہ کے حکم سے ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دیا اور اللہ نے اپنی حکمت اور فضل سے فرعون جو کہ اس وقت کا سب سے بڑا دشمن اور بادشاہ تھا اس کے گھر میں پہنچا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے گھر میں پھلے پھولے۔ ان دونوں واقعات کا ماحاصل قرآن پاک نے یوں بیان کیا ہے۔

Marfat.com

"واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمونؕ o "(آیت 21)

اللہ اپنے ارادوں کی تکمیل اور اپنے فیصلوں کی تنفیذ پر پوری طرح قادر ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔

مندرجہ بالا وضاحت کو حضرت محمد ﷺ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے ساتھ بھی یوں دیکھا جا سکتا ہے کہ مشرکین مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ سے ہجرت کے لیے مجبور کرنے کو بڑی کامیابی سمجھا لیکن اللہ نے اپنے فضل سے دس سال بعد فتح مکہ کی صورت میں عزت سے نوازا۔ یہی صورت حال تقریباً 2500 سال پہلے حضرت یوسف علیہ السلام کو پیش آئی تھی کہ آپ کے حاسد بھائیوں نے آپ کو بہت سی تدبیروں کے بعد کنویں میں ڈال دیا اور ایک دن آیا یہی بھائی ان کے پاس زمانہ قحط میں غلہ لینے جاتے ہیں اور وہی بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے شرمسار ہوتے ہیں۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے کمال مروت سے ان کے ساتھ سلوک کیا۔ تقریباً بالکل اسی طرح ہی آپ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد وہاں کے مشرکین سے تاریخی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔ قرآن دونوں مناظر کو یوں بیان کرتا ہے۔

"آج تم پر کوئی گرفت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے بڑھ کر معاف کرنے والا ہے"۔(سورہ یوسف آیت 92)

"آج میں بھی تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا آج تم پر نہ کوئی ملامت ہے نہ سرزنش۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات وواقعات کو "احسن القصص" کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ آپ کے والد گرامی قدر حضرت یعقوب علیہ السلام کے دو بیویوں سے 12 بیٹے تھے جس میں 10 بڑی بیوی سے اور 2 چھوٹی بیوی سے۔ چھوٹی بیوی سے ایک حضرت یوسف علیہ السلام اور دوسرے بنیامین۔

واقعہ کی ابتداء یوں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک خواب آیا کہ 11 ستارے اور چاند اور سورج ان کے سامنے سربسجود ہیں جب انہوں نے یہ خواب اپنے والد محترم یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنایا تو آپ کے والد نے یہ خواب اپنے بھائیوں کو بتانے سے منع فرمایا۔ کہیں وہ حسد نہ کریں اور آپ کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ بالآخر یہی کچھ ہوا ان کے بھائیوں کو اس بات پر بہت رنج تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو

Marfat.com

حضرت یوسف علیہ السلام سے ہی زیادہ پیار ہے۔ جس کے نتیجے میں بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو والد کی اجازت سے اصرار کر کے ریوڑ کے ساتھ لے گئے اور کنویں میں ڈال دیا اور ان کے کپڑوں پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر کہہ دیا کہ انہیں بھیڑیا کھا گیا ہے۔

اس سورت میں ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ عزیز مصر کی بیوی کا حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دینا ہے لیکن ان پر اللہ نے اپنا خصوصی کرم کیا اور انہوں نے اسے ٹھکرا دیا اور بارگاہ ربانی میں یہ دعا کی۔

"اے رب جس چیز کی یہ لوگ مجھے دعوت دے رہے ہیں اس کی نسبت قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تو نے ہی ان کی چالوں کو مجھ سے دفع نہ کیا تو کوئی عجب نہیں کہ میں ان کی جانب راغب ہو جاؤں اور جذبات کی رو میں بہہ جانے والوں میں سے ہو جاؤں" (آیت 33)

عزیز مصر نے اپنی بیوی کے کہنے پر حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں ڈال دیا مگر انہوں نے قید خانے میں دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور جب لوگ ان کی شرافت اور حکمت و دانائی سے متاثر بالخصوص ان کو خوابوں کی تعبیر بتانے کی صلاحیت کی بنا پر ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں توحید کی دعوت دینا شروع کر دی۔ (ملاحظہ کیجئے آیات 40-39 سورہ یوسف)

حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے سے باعزت رہائی پانے کے بعد پہلے وزیر خزانہ مقرر ہوئے بعد ازاں حکومت کے سارے اختیارات انہی کو سونپ دیئے گئے۔ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو فلسطین سے مصر بلوالیا۔ اس طرح بنو اسرائیل فلسطین سے مصر منتقل ہو گئے۔

سورۃ الرعد

سورہ الرعد چھ رکوعوں اور 43 آیات پر مشتمل ہے یہ سورہ بھی انداز و اسلوب اور مضمون و موضوع ہر اعتبار سے مکی دور کے اواخر میں نازل ہونے والی سورتوں کے مشابہ ہے۔ سورہ الرعد میں قصص الانبیاء کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے اس سورہ میں توحید و رسالت اور بالخصوص ایمان بالآخرت اور ایمان بالرسالت پر زور دیا گیا ہے اس کی پہلی آیت ہی قرآن کریم کی حقانیت بیان کرتی ہے۔

"ال م ر۔ یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں اور اے نبی ﷺ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ سراسر حق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اس کی آیت 3 تا 5 میں توحید اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا صحیح نقشہ کھینچا گیا ہے۔

Marfat.com

"اور اگر تعجب کرنا ہی چاہو تو قابل تعجب ہے ان منکرین قیامت کا یہ قول کہ کیا جب ہم مٹی ہو کر مٹی میں مل جائیں گے تو پھر از سر نو زندہ کر دیے جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا کفر کیا ہے اور ان کی گردنوں میں طوق ہیں اور یہ جہنم والے ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہیں گے"۔

سورہ الرعد کا تیسرا رکوع سورۃ البقرہ کے تیسرے رکوع سے گہری مشابہت رکھتا ہے مثال کے طور پر آیت 25 بھی سورۃ البقرہ کی ایک آیت کی طرح ہے۔

"اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو اس کو مضبوطی سے باندھنے کے بعد اور کاٹتے ہیں اسے جسے اللہ نے حکم دیا ہے جوڑنے کا اور فساد مچاتے ہیں زمین پر"۔

سورہ الرعد کے آخر میں زیادہ زور نبوت اور رسالت کے موضوع پر ہے چنانچہ آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اور یہ کافر کہتے ہیں تم ہرگز رسول نہیں ہو۔ کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اصل گواہ تو اللہ ہی ہے البتہ جن کو اس کتاب کا کچھ علم ہے (یعنی یہود و نصاریٰ)"۔

سورۃ ابراہیم

سورۃ ابراہیم سات رکوعوں اور 52 آیات پر مشتمل ہے اور یہ یہ سورۃ بھی سورہ الرعد اور دیگر کئی سورتوں کی طرح انداز و اسلوب اور مضمون و موضوع کے اعتبار سے مکی دور کے آخر میں نازل ہونے والی سورتوں کے مشابہ ہیں۔

سورۃ ابراہیم کا آغاز بھی قرآن مجید کے ذکر سے ہوا ہے۔

الرا کتب انزلنه الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور ط

"ال ر۔ یہ وہ کتاب ہے جو ہم نے (اے نبی ﷺ) آپ پر اس لیے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لائیں"

اس سورۃ مبارکہ میں چند دوسرے پیغمبر، ور ان کی قوموں کا ذکر ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قدرے تفصیل سے جبکہ حضرت نوح، ھود اور صالح علیہم السلام کا مختصراً۔

Marfat.com

اپنے نام کی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا ایک پورا رکوع حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر پر مشتمل ہے اور انداز اس قدر دلنشین ہے کہ آپ کی ایک دعا میں شرک سے بیزاری اور توحید کا اقرار و اعلان بھی ہوا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر اور اس کے جوار میں اپنی نسل کی ایک شاخ کو آباد کرنے کا مقصد بھی بیان ہو گیا۔ بڑھاپے میں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق علیہما السلام جیسے بیٹے عطا ہونے پر ہدیہ تشکر اور اطمینان بھی آ گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے دعا بھی آ گئی اور اپنے والدین اور اہل ایمان کے لیے دعائے مغفرت بھی آ گئی۔

اس سورۃ کے آخر میں کفار مشرکین بالخصوص قریش مکہ اور ان کے سرداروں کو متنبہ کر دیا گیا کہ ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ زبردست بھی ہے اور انتقام لینے والا بھی۔ اور یہ تنبیہ ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ خبردار ہو جائیں اور جان لیں اور اللہ ہی اکیلا ہے وہی خالق و مالک ہے وہی قادر مطلق ہے ہمارے سابق انبیا و رسل کی قوموں نے بھی ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیا تھا اور بڑی ڈھٹائی اور جسارت کے ساتھ ہم سے فیصلہ صادر کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ چنانچہ ہم نے ان کو ہلاک و برباد کر دیا۔ پس اپنے اپنے بارے میں تم خود سوچ لو۔

سورۃ الحجر

سورۃ الحجر مکی سورت ہے اس میں ٦ رکوع اور ٩٩ آیات ہیں۔ اس کا آغاز بھی سابقہ چند سورتوں کی طرح قرآن حکیم کے ذکر سے ہوتا ہے۔

الر تلک ایت الکتب و قرآن مبین٥

ال ر۔ یہ کتاب الٰہی اور قرآن مبین کی آیات ہیں۔

اس سے اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو مخاطب ہو کر کفار بالخصوص جو آپ کو مجنوں اور دیوانہ کہنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے کے بارے بڑے سخت انداز میں فرمایا۔

"جن لوگوں نے اس کتاب کی سچائی سے انکار کر دیا ہے وہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم سر تسلیم خم کر دیتے (یعنی دنیا میں ایمان لے آتے اور اطاعت قبول کر لیتے تو (اے نبی ﷺ) آپ انہیں چھوڑیے یہ ذرا کھا پی لیں اور مزے کر لیں اور بھلاوے میں ڈالے رکھے ان کو جھوٹی امید۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا"۔ (سورہ الحجر، آیت 3,2)

Marfat.com

سورۃ الحجر کے تیسرے رکوع میں مختصراً قصہ آدم علیہ السلام اور ابلیس کا بیان ہے۔ اس سے قبل یہ قصہ سورۃ البقرۃ کے چوتھے اور سورۃ الاعراف کے دوسرے رکوع میں بیان ہو چکا ہے۔

اس کے بعد کے رکوعوں میں مکی سورتوں کے عام اسلوب کی طرح انبیاء ورسل علیہم السلام کا ذکر ہے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر تفصیل سے ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصراً۔ اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام ان کی اقوام کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان انبیاء کی قوم کے نافرمانوں کو اپنے عذاب الٰہی سے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

سورۃ الحجر کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا حضرت محمد ﷺ کے ساتھ مفصل خطاب بیان کیا گیا ہے۔

"اور (اے نبی ﷺ) ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے حق کے ساتھ بنائے ہیں اور قیامت بہر حال آ کر رہے گی اور ہر ایک کو اس کے کیے کا صلہ مل جائے گا تو آپ ﷺ ذرا ان کافروں سے درگزر فرمائیں اور ان کے تمسخر واستہزا کو نظر انداز کر دیں۔۔۔۔۔۔ان کے تمسخر واستہزا سے ہم نبٹ لیں گے اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور کو معبود ٹھہرا رہے ہیں انہیں عنقریب حقیقت معلوم ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔پس آپ اپنے رب کی تسبیح وتحمید میں لگے رہیے اور اس کے سامنے سربسجود ہونے والوں میں شامل رہیے اور تادم آخر اس کی پرستش پر کاربند رہیے۔ (سورہ الحجر، آیت 85 تا 99)

سورۃ النحل

سورۃ النحل بھی مکی سورۃ ہے اس میں ۱۶ رکوع اور ۱۲۸ آیات ہیں۔ سابقہ چند مکی سورتوں کے برعکس اس کے آغاز میں حروف مقطعات ہیں اور نہ قرآن مجید کی عظمت کا کوئی تمہیدی بیان بلکہ بات براہ راست تنبیہ سے شروع ہوگئی ہے۔

"اللہ کا فیصلہ (سرپر) آیا کھڑا ہے تو اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ۔ وہ پاک اور بلند وبرتر ہے اس شرک سے جو وہ کر رہے ہیں"۔ (سورۃ النحل، آیت 1)

اگلی چند آیات میں سورۃ الحجر کی طرح آپ ﷺ کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

"پس (اے نبیؐ) صبر کرو اور ظاہر ہے کہ تمہارا صبر اللہ ہی کے بھروسے پر قائم ہوا ہے اور تمہیں ان (کفار ومشرکین) کے انجام پر غمگین ہونے کی ضرورت ہے اور نہ ان کی مخالفانہ چالوں اور تدبیروں سے پریشان ہونے کی۔ یقیناً اللہ ساتھ ہے ان کے جنہوں نے تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کی۔

Marfat.com

سورۃ النحل کے مضامین کا تانا بانا اللہ تعالیٰ کی ارضی وسماوی، آفاقی ونفسی، ظاہری و باطنی نعمتوں کے ذکر سے تیار ہوا ہے جیسا کہ چند آیات ملاحظہ ہیں۔

"بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر سے کام لیں"۔ (آیت 11)

"یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیں"۔ (آیت 12)

"یقیناً اس میں نشانی ہے ان کے لیے جو سنتے ہیں"۔ (آیت 65)

"یقیناً اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو ماننے پر آمادہ ہوں۔ (آیت 79)

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر جس جامعیت کے ساتھ اس سورۃ مبارکہ میں ملتا ہے اس کی شاید ہی کوئی دوسری مثال (سورۃ الرحمٰن کے علاوہ) قرآن مجید میں موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی بہت سی نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو کبھی ان کا شمار نہ کر سکو۔ (آیت 18)

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو بالخصوص اور عام ایمان والوں کو بالعموم یہ ترغیب دی ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے رب کے راستے پر حکمت اور دانائی سے لائیں۔

"بلاؤ اپنے راستے کی طرف سے اور عمدہ نصیحت سے اور مجادلہ اور مباحثہ کر کے اس طور سے جو بہت عمدہ اور اعلیٰ ہو"۔

سورہ النحل کی آیت 90 معاشرے کی تعمیر وترقی کے سلسلے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان وایتائی ذالقربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرونo

"یقیناً اللہ حکم دیتا ہے تمہیں انصاف کا اور احسان کا اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا اور منع فرماتا ہے (تمہیں) بے حیائی اور بدی اور ظلم وستم سے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق حاصل کر سکو"۔

یہ آیت اپنی جامعیت اور اہمیت کی بنا پر جمعۃ المبارک کے خطبہ میں کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔

Marfat.com

سورۃ بنی اسرائیل و الکھف

نبی اکرم ﷺ نے قرآن پاک کی چند سورتوں کو آپس میں بہنیں قرار دیا ہے جیسا کہ پیچھے ہم نے پڑھا ہے سورہ یونس اور سورہ ھود۔ اسی طرح سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الکھف بھی جڑواں بہنوں کی مانند ہیں۔ سورہ بنی اسرائیل 111 آیات پر مشتمل ہے اور سورہ الکھف 112 آیات پر مشتمل ہے ایک کا آغاز تسبیح خداوندی سے ہوتا ہے اور دوسری کا حمد باری تعالیٰ سے۔ ان دونوں کے درمیان نسبت کو آنحضرت ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے۔

"سبحان اللہ سے میزان نصف ہوتی ہے اور الحمد اللہ سے پر ہو جاتی ہے"۔

حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے سورۃ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا (مسلم)۔ ایک اور روایت میں ہے جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابن کثیر)

دونوں سورتوں کی پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نسبت عبدیت ہی کو نمایاں کیا ہے دونوں سورتوں کا اختتام بھی ایک ہی انداز سے ہوتا ہے۔

"اور کہہ دو ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے نہ کسی کو اپنا بیٹا بنایا اور نہ ہی بادشاہی اور اختیار میں کوئی اس کا ساجھی ہے نہ ہی اس کا کوئی دوست اس کے کسی ضعف یا احتیاج کے سبب سے ہے اور اس کی بڑائی کرو جیسا کہ اس کی بڑائی کا حق ہے"۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت 111)

سورہ الکھف کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے۔

"کہہ دو (اے نبی ﷺ) کہ میں بھی تمھارے جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود تو بس ایک ہی معبود برحق ہے تو جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور شریک نہ کرے اس کی عبادت میں کسی کو" (آیت 112)

ذرا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سورتوں کا آغاز فعل امر "قل" سے ہوا ہے اور دونوں میں شرک کی نفی اور توحید کا اثبات ہے۔ دونوں سورتوں میں انسانوں کی ہدایت و راہنمائی کے لیے ہر ممکن طریق اختیار کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔

Marfat.com

"ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو ہر طرح سے سمجھایا ہے"۔(آیت 89)

سورہ الکہف کی آیت 54 بھی اسی طرح کا مفہوم رکھتی ہے۔

"اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے واسطے ہر قسم کے ضروری اور عمدہ مضمون بیان فرمائے اور اس میں بھی منکر جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہیں"۔

دونوں سورتوں میں حق و باطل کی کش مکش کی شدت اور مصائب و مشکلات اور ابتدائے آزمائش کے دور میں بندۂ مومن کا اصل سہارا کلام الٰہی ہے۔ جیسا کہ سورہ الکہف میں فرمایا۔ "اور پڑھتے رہا کرو جو نازل کیا گیا تمہاری جانب تمہارے رب کی طرف سے"(آیت 27)

سورہ بنی اسرائیل میں تلاوت قرآن کے بہترین اوقات اور نماز کا ذکر ہے۔

"اور خصوصی اہتمام کرو فجر کی قرأت قرآن کا۔ یقیناً فجر کی قرأت خاص حضوری کی کیفیات کی حامل ہوتی ہے"۔

دونوں سورتوں میں ایمان والوں کو کامیاب انسان کہا گیا ہے اور خسارے میں رہنے والے لوگوں کے بارے تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ سورہ الکہف میں مذکور ہے۔

(اے نبی ﷺ) ان سے کہو کہ کیا ہم بتائیں تمہیں کہ سب سے زیادہ خسارے میں رہنے والے کون ہیں۔ وہ لوگ جن کی جدوجہد اور بھاگ دوڑ حیات دنیوی ہی میں بھٹک کر ضائع ہوگئی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں"(آیت 104)

اللہ تعالیٰ نے اسی ضمن میں نہایت واشگاف الفاظ میں فرمایا۔

المال و لبنون زينة الحيوة الدنيا و البٰقيٰت الصٰلحٰت خير عند ربک ثواباً وخير املاo

"(لوگو) یہ مال اور اولاد تو بس اس دنیوی زندگی کی زینت و آرائش ہیں اور تمہارے رب کی نگاہوں میں وقعت کے حامل اور امید کے اعتبار سے بھروسے کے قابل تو صرف وہ نیک اعمال ہیں جنہیں دوام بھی ہے اور بقاء بھی"۔(سورہ الکہف آیت 46)

Marfat.com

سورۃ مریم

سورۃ مریم مکی دور میں نازل ہوئی اس میں چھ رکوع اور 98 آیات ہیں۔ مضامین کے اعتبار سے یہ سورۃ طٰہٰ و سورۃ الانبیاء سے مماثلت رکھتی ہے آئمہ کرام اس وجہ سے انہیں ایک ہی گروپ میں رکھتے ہیں اور ان کو بہتر انداز میں سمجھانے کے لیے ان کا تقابلی موازنہ کرتے ہیں۔

سورۃ مریم میں زیادہ تفصیل جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حضرت مریم اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق ہے اس سے قبل اس کا بیان سورہ آل عمران میں بھی آیا ہے۔ اس سورۃ کے پہلے رکوع میں حضرت زکریا علیہ السلام کی طرف سے ہونے والی رحمت کا ذکر ہے کہ جبکہ ان کی ہڈیاں کمزور اور سر سفید ہو چکا تھا اور بیوی بانجھ تھی۔ انہوں نے اپنے رب کے آگے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک بیٹا عطا کر دے جو کہ آل یعقوب کا روحانی وارث ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

دوسرے رکوع میں حضرت مریم کے معجزانہ طور پر حاملہ ہونے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت کا ذکر ہے۔ ولادت کے وقت یہ الفاظ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں جو انہوں نے پنگھوڑے (جھولے) میں فرمائے جس میں اپنی والدہ کی عفت کی گواہی دی اور فرمایا۔

"میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں بھی میں رہوں۔ اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔ اور مجھے اپنی والدہ (حضرت مریم) کا فرمانبردار اور حسن سلوک کرنے والا بنایا ہے اور جبار اور شقی نہیں بنایا اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں اور جس دن زندہ ہو کر کھڑا ہوں"۔ (آیات 30 تا 33)

تیسرے رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے یہاں ان کا اپنے والد کو توحید کی دعوت دینے کا تفصیلی ذکر ہے انہوں نے اپنے والد سے فرمایا کہ:

"ابا جان! آپ ان کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ وہ آپ سے کسی مصیبت کو ہٹا سکتے ہیں۔ ابا جان! میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے لہٰذا آپ میری اتباع کیجئے میں آپ کی صحیح اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کروں گا۔ ابا جان

Marfat.com

شیطان کی بندگی مت کیجئے یقیناً شیطان تو اللہ کا نافرمان ہے۔ ابا جان مجھے ڈر ہے کہ عذاب خداوندی آپ کو گھیرے میں نہ لے لے اور پھر شیطان کے ساتھیوں میں سے نہ ہو جائیں"۔

اس پر والد نے ڈانٹ کر کہا۔ "اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کردوں گا۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے"۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا۔ "آپ پر سلامتی ہو میں تو آپ کے لیے اپنے رب سے ہی استغفار کروں گا" (آیات 42 تا 48)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت اسحٰق، یعقوب، موسیٰ، ہارون، اسماعیل اور ادریس علیہم السلام کا ذکر آتا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا۔

"یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا۔۔۔۔ ان کے سامنے جب بھی رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ فوراً سجدے میں گر جاتے ہیں اور روتے ہیں"۔ (آیات 59-58)

سورہ مریم کے آخر میں اس عقیدے کا ذکر ہوا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی غضب ظاہر ہوا ہے اور جس کا ذکر سورہ کہف میں بھی آیا ہے یعنی اللہ کے لیے اولاد تجویز کرنا۔ قرآن کے الفاظ کا مفہوم ملاحظہ کیجئے۔

"تم اتنی گستاخانہ بات کر رہے ہو جس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑنے اور زمین اگلنے کو ہے اور پہاڑ دھماکہ کے ساتھ گر جانے کو ہیں کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ رحمٰن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ کے حضور بندے کی حیثیت سے پیش ہوں گے"۔ (آیات 89-93)

سورۃ طٰہٰ

سورہ طٰہٰ مکی سورت ہے اس میں آٹھ رکوع اور 135 آیات ہیں اور یہ پوری سورہ مبارکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر پر مشتمل ہے۔ قرآن میں سورۃ یوسف اور سورہ طٰہٰ دو ایسی سورتیں ہیں جن میں ایک ہی نبی یا رسول کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کا آغاز لفظ طٰہٰ سے ہوا ہے جو کہ حضرت محمد ﷺ کا نام ہے اس کی پہلی دو آیات میں فرمایا:

طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ ٥

Marfat.com

اے محمد ﷺ ہم نے قرآن آپ پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ نامراد رہیں۔ (یعنی مشقت میں پڑیں)۔

آگے چل کر فرمایا۔ **الا تذکرۃ لمن یخشیٰ o**

یعنی یہ (قرآن) تو ایک تذکیر اور یاددہانی ہے۔ اس کے لیے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس کے الفاظ بھی اس سورت میں آئے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی تلاش میں کوہ طور پر پہنچے تو اللہ نے یوں پکارا۔

"اے موسیٰ یہ میں ہوں تمہارا رب۔ اپنے جوتے اتارو تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو اور میں نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لیے منتخب کیا ہے اور توجہ سے سنو جو تم پر وحی کیا جا رہا ہے یقیناً میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا میری ہی بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو اور یاد رکھو کہ قیامت آ کر رہے گی"۔ (آیات 11-16)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلی مخاطبت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔

اذھب الیٰ فرعون انہ طغیٰ o

"تم فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت سرکش ہو گیا ہے"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی" **رب اشرح لی صدری o ویسرلی امری o واحلل عقدۃ من لسانی o یفقھوا قولی o**

"اے پروردگار میرے سینے کو کھول دے اور میرے لیے کام کو آسان بنا دے اور میری زبان میں جو گرہ پڑی ہوئی ہے اس کو کھول دے تاکہ یہ میری بات کو سمجھیں اور میرے لیے میرے اپنے خاندان میں سے میرا ایک ساجھی بنا دے (جو میرا بوجھ بٹانے والا ہو) میرے بھائی ہارون کو میرا ساجھی بنا دے اور اس کے ذریعے سے میری کمر مضبوط کرو اور اسے میرے کام میں شریک کر دے تاکہ ہم دونوں مل کر کثرت سے تیری تسبیح بیان کریں اور کثرت سے تیرا ذکر کریں یقیناً تو ہمارے حالات کو دیکھنے والا ہے"۔ (آیات 25-35)

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا **قد اوتیت سولک یموسیٰ** (اے موسیٰ تمہاری سب درخواستیں منظور)

سورۃ طٰہٰ کے آخری رکوع میں نبی اکرمؐ سے خصوصی خطاب ہے جو کہ دیگر اکثر مکی سورتوں میں ملتا

Marfat.com

ہے۔
"پس اے نبی آپ صبر کریں اس پر جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اور تسبیح کیا کریں اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع ہونے سے قبل بھی اور اس کے غروب ہونے کے بعد اور رات کے اوقات میں بھی اور دن کے دونوں اطراف میں بھی شاید کہ آپ راضی ہو جائیں۔ (آیت 130)

سورۃ الانبیاء

سورۃ الانبیاء بھی مکی سورت ہے اس میں سات رکوع اور 112 آیات ہیں اس کا آغاز لوگوں کے لیے قیامت کے لیے تیاری کی آگہی سے ہوا ہے۔

اقترب للناس حسابھم و ھم فی غفلة معرضونo
"لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت (یعنی قیامت کی گھڑی) قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں" (آیت 1)

اس سورۃ مبارکہ میں بھی دیگر بہت سے انبیاء کے حالات و واقعات بیان ہوئے ہیں جن میں حضرت موسیٰ، ہارون، ابراہیم، لوط، اسحٰق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب اور یونس علیہم السلام شامل ہیں۔

اس سورت میں حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے جو کہ آپ نے اس وقت کی جب آپ مچھلی کے پیٹ میں تھے اور اس تاریکی میں آپ نے رب کو یوں پکارا۔

لاالہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظلمینo
"اے پروردگار تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے، بے شک میں ہی قصوروار ہوں میں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا ہے" (آیت ۸۷)

تقریباً اسی طرح کی دعا حضرت آدم وحوا علیہما السلام نے بھی کی جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں ہے۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرینo
"اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو ہمیں معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے"۔
(سورہ الاعراف آیت 23)

Marfat.com

سورۃ الانبیاء کے آخری رکوع میں وہ عظیم آیت ہے جو حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا محور ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعلمین o

" (اے محمد ﷺ) ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر"

اور پھر آخری آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"(اے نبی ﷺ) اگر یہ روگردانی کریں تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں نے تو تمہیں کھلے بندوں دعوت پہنچادی ہے باقی مجھے معلوم نہیں کہ جس عذاب کی دھمکی تمہیں دی جارہی ہے وہ قریب یا ابھی کچھ وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ بلند آواز سے کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور اس سے بھی واقف ہے جو تم چھپاتے ہو........." (آیات 109-111)

سورۃ الحج

سورۃ الحج 10 رکوعوں اور 78 آیات پر مشتمل ہے اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے اس سورت کے مضامین کا بیشتر حصہ مکی سورتوں کے مشابہ ہے لیکن اس میں بعض آیات اس سورت کے مدنی ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن علماء کی اکثریت اسے مکی سورتوں میں ہی رکھتی ہے۔

اس سورۃ کے ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے بڑے پر جلال انداز میں ایمان بالآخرۃ کا ذکر کیا ہے۔

یا یھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم o

"اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ قیامت کا زلزلہ یقیناً بہت بڑی شے ہوگی"۔ (سورۃ الحج آیت 1)

اس سورۃ مبارکہ میں حق و باطل کے مابین کشمکش کا بہترین نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اپنے ایمان کی مضبوطی کے لیے اللہ کے ساتھ اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کی تلقین کی گئی ہے اسی سے مدد طلب کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

اس سورۃ مبارکہ کے تیسرے رکوع کے آخری حصہ سے پانچویں رکوع تک مناسک حج کا ذکر ہے۔ یوں تو سورۃ البقرۃ میں بھی حج کی تفصیل بیان کی گئی ہے لیکن قربانی جو کہ ایک اہم مناسک حج ہے اس کا ذکر سورۃ البقرۃ میں نہیں آیا بلکہ اس صورت میں ملتا ہے اور حج میں قربانی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

جیسا کی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اللہ تک نہ تو ان قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون البتہ اگر تقویٰ ہے تو وہ پہنچ جاتا ہے"۔

سورۃ الحج کے پانچویں اور چھٹے رکوع میں مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا ذکر ہے اور اس کی روشنی میں مسلمانوں کے لیے ایک مثبت تبدیلی اور سنہری دور کے آنے کا ذکر ہے۔

اس سورۃ کی آخری دو آیات اہل ایمان کے لیے بہت اہم ہیں۔

"اے ایمان والو رکوع کرو، سجدہ کرو اپنے رب کی بندگی اور پرستش کرو اور اچھے کام کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اور جہاد کرو اللہ کے ساتھ جیسا کہ اس کے لیے جہاد کرنے کا حق ہے اور تمہیں اس کام کے لیے چن لیا ہے اور دین کے بارے تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں رکھی۔ قائم رہو اپنے باپ ابراہیم کے دین پر اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو وہی تمہارا کارساز ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز اور مددگار ہے"۔ (آیات 77۔78)

سورۃ المؤمنون

سورۃ المؤمنون چھ رکوع اور 118 آیات پر مشتمل ہے یہ بھی مکی سورت ہے یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اور کفار مکہ کے درمیان سخت کشمکش برپا تھی۔ اس سورت کا مرکزی مضمون اتباع رسول ﷺ ہے البتہ اس سورت کے آخر پر نماز، زکوٰۃ اور حج کا بھی مختصراً ذکر ہے۔

اس سورت مبارکہ کا آغاز فلاح پانے والے لوگوں کی نشانیوں سے ہوا ہے۔

"بے شک مراد کو پہنچے وہ ایمان والے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔ فضول باتوں سے احتراز کرنے والے۔ زکواۃ کی ادائیگی پر کاربند رہنے والے، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے، اپنی امانتوں اور عہد کی پاسداری کرنے والے اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ جنت کی میراث پانے والے ہیں اور وہ ہمیشہ رہیں گے"۔ (آیت 1-11)

اس سورت کے چوتھے رکوع میں ایمان والوں کی چند اور صفات کا ذکر ہے۔

"یقیناً وہ لوگ جن کے دلوں میں اپنے رب کا خوف اور تقویٰ ہے اور وہ اس سے ڈرتے ہیں

Marfat.com

اور جو اپنے رب کی آیات پر پورا یقین رکھتے ہیں جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور اس کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں اور ان کے دل اس احساس سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو خیرات، احسانات اور بھلائیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی آگے نکل جانے والے ہیں"۔ (آیات 57-66)

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو مختلف دعائیں کرنے کی تلقین کی ہے۔

"(اے نبی ﷺ) اور یہ کہا کرو کہ اے پروردگار میں تیری ہی پناہ میں آتا ہوں شیطان کے چھوت لگانے سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں"۔
(آیات 97-98)

اس کے بعد پھر فرمایا کہ جب کسی کو موت آئے گی تو وہ خواہش ظاہر کرے گا کہ اس کو دنیا میں لوٹا دیا جائے اور کچھ مہلت مل جائے تا کہ وہ نیک کام کر آئے۔ اس آرزو کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہرگز نہیں یہ تو جب جان پر بنی ہے تو ایسی بات کہہ رہا ہے ورنہ پھر وہی حرکتیں کرے گا جو پہلے کرتا تھا۔

سورۃ النور

یہ سورت مدنی ہے اور اس میں نو رکوع اور 64 آیات ہیں اس سورۃ مبارکہ میں چند اہم احکام شریعت بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ کا آغاز ہی اس کی عظمت کی دلیل ہے۔

سورۃ انزلنھا وفرضنھا وانزلنا فیھا ایت بینت لعلکم تذکرون٥

"یہ ایک عظیم سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور جسے ہم نے فرض ٹھہرایا ہے اور اس میں ہم نے بڑی واضح آیات نازل کی ہیں تا کہ نصیحت حاصل کرو"۔

اس سورت میں سب سے پہلا حکم زنا کے بارے ہے۔ فرمایا گیا ہے۔

"زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مردان دونوں میں سے ہر ایک کو 100 کوڑے لگائے جائیں۔"

ساتھ ہی رب ذوالجلال نے یہ بھی فرمادیا کہ ان کے معاملے میں کوئی رحمت و شفقت اور نرمی

Marfat.com

تمہارے دلوں میں پیدا نہیں ہونی چاہیے۔اگر تم واقعتاً اللہ پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہو"

اس کے بعد قذف اور لعان کی حدود کا ذکر ہے۔ قذف یہ ہے کہ کوئی شخص کسی پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے ایسے شخص کے لیے 80 کوڑوں کی سزا کا حکم ہے اور یہ بھی ہے کہ ایسے شخص کی شہادت کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

لعان یہ ہے کہ کوئی شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور اس کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں۔وہ شخص چار مرتبہ قسم کھا کر کہے گا کہ میں درست کہہ رہا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔اس کے جواب میں اگر اس کی بیوی بھی چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ یہ مجھ پر جھوٹا الزام ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو تو وہ سزا سے بچ جائے گی لیکن اگر بیوی قسم نہ کھائے تو اس پر حد جاری ہو جائے گی۔

اس کے بعد حضرت عائشہؓ پر تہمت اور اس سے برات کا ذکر ہے۔

سورۃ النور کے تیسرے رکوع میں گھریلو زندگی کے بارے چند احکام بیان ہوئے ہیں۔سورۃ الاحزاب میں عورت کے گھر سے باہر پردہ کا ذکر ہے۔مثال کے طور پر گھر میں رہتے ہوئے مرد اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھیں اور عورتیں اپنا ستر چھپا کر رکھیں ان کے سروں پر دوپٹے ہوں اور انہوں نے دوپٹوں کے بکل اپنے سینوں پر مارے ہوں۔

سورۃ النور کے پانچویں رکوع میں ایمان باللہ کو تین عظیم تمثیلات کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔

اللہ نور السمٰوات و الارض........شی علیمo (آیت 35)

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں دیا رکھا ہو اور وہ دیا ایک چمنی میں ہو (اس کے گرد شیشہ ہو) اور وہ شیشہ ایسے چمک رہا ہو جیسے کوئی چمکدار ستارہ اور اس میں زیتون کے ایسے مبارک درخت کا تیل جل رہا ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی۔اس کا تیل بھڑک اٹھنے کو بے تاب ہو اگر چہ اسے آگ نے ابھی چھوا تک نہ ہو۔یہ روشنی پر روشنی ہے اللہ اپنے اسی نور کی طرف راہنمائی کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اللہ مثالیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ تو ہر چیز سے باخبر ہے"۔(سورۃ النور، آیت 35)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر نیک لوگوں کی چند صفات کا ذکر کیا ہے جن میں اکثر کا ذکر اس سورۃ

Marfat.com

مبارکہ کے شروع میں ہو چکا ہے اور اس کے بعد دو مثالیں اہل باطل کے لیے دی گئی ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اگر چہ ایمان نہیں ہے لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی نیکی کا کام کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے فرمایا کہ ان کے اعمال سراب کی مانند ہے کہ پیاسا صحرا میں دور سے تپتی ہوئی ریت کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ وہ پانی ہے اور وہ اس کی طرف چلتا رہتا ہے پانی تو اس کو ملتا نہیں البتہ موت اس کی منتظر ہوتی ہے اور وہ اللہ کے حضور پہنچ جاتا ہے جہاں اس کا حساب چکا دیا جاتا ہے۔

دوسری مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنی زندگی سراسر عیاشیوں اور بدمعاشیوں میں صرف کرر ہے ہیں اور ہر طرح کی نیکیوں سے دور ہیں ایسے شخص کے بارے میں ان گھٹا گھٹ تاریکیوں کی مثال دی گئی ہے جو کسی سمندر کی گہرائی میں ہوں۔ رات بھی اندھیری ہو اور اوپر بادل بھی ہوں یعنی تہہ در تہہ تاریکی۔ ایسی تاریکی میں جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالتا ہے تو اسے دیکھ نہیں پاتا۔ جس کو اللہ ہی کی جانب سے نور عطا نہ ہوا ہو تو اسکو کہیں سے بھی نور نہیں مل سکتا۔

آٹھویں رکوع کے آغاز میں ارشاد ہے کہ تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں تمہارے نوکر اور چھوٹے بچے بھی اجازت لے کر جائیں۔ نماز فجر سے پہلے، دوپہر کے وقت جب تم اکثر کپڑے اتار کر رکھتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ اس کے بعد فرمایا کہ وہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امیدوار نہ ہوں وہ اگر اپنی چادریں اتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔

............☆☆☆............

Marfat.com

باب 5

سورۃ الفرقان تا سورۃ الاحزاب

سورۃ الفرقان

سورۃ فرقان مکی سورت ہے ان میں 6 رکوع اور 77 آیات ہیں اس سورۃ مبارکہ میں بار بار لفظ "تبٰرک الذی "یعنی بابرکت ہے وہ ذات" آیا ہے۔

سورۃ فرقان نفس مضمون کے لحاظ سے سورہ بنی اسرائیل سے گہری مشابہت رکھتی ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ........ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 1)

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سورۃ الفرقان کی پہلی آیت بھی سورۃ بنی اسرائیل سے ملتی ہے۔

تبٰرک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نذیرا (سورہ فرقان، آیت ا)

"بہت بابرکت ہے وہ ذات جس نے نازل فرمایا اپنے بندے پر فرقان کیونکہ وہ تمام جہان والوں کے لیے خبردار کردینے والا ہے"

مضامین کی نوعیت کے اعتبار سے سورۃ الفرقان تا سورۃ الاحزاب قرآن پاک کا چوتھا گروپ ہے اس میں سب سورتیں مکی ہیں ماسوائے سورۃ الاحزاب کے جو کہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں لوگوں نے حضورؐ سے معجزوں کے مطالبے کیے اور آپؐ کو نعوذ باللہ جھوٹا کہا۔ اس طرح سورۃ فرقان کے پہلے رکوع میں بھی کفار کے اعتراضات ہوئے کہ قرآن کو آپؐ نے خود ہی گھڑ لیا ہے یا یہ پرانے وقتوں کی لکھی ہوئی چیزیں ہیں۔۔۔۔۔ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا بھی ہے، بازاروں میں بھی پھرتا ہے اور کاروبار بھی کرتا ہے کیوں نہ کوئی فرشتہ ان کی طرف نازل کیا گیا۔ یا ان پر کوئی خزانہ اتار دیا جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد ایک اعتراض یہ نقل ہوا کہ یہ پورا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہیں نازل کیا گیا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں قرآن میں یہ کہا۔" کہ یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا نازل کر کے اس کے ذریعے آپ ﷺ کا دل مضبوط کرتے رہیں"۔

سورۃ فرقان کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ اپنی نشانیاں اور قدرت بیان فرمائی ہے۔

"ہم نے اس (قرآن کے مضامین) کو دہرا دہرا کر ان کے سامنے بیان کر دیا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ لیکن اکثر لوگوں نے انکار اور ناشکری ہی کا رویہ اختیار کر رکھا ہے"۔

(آیت،50)

سورۃ فرقان کے آخری رکوع میں مرد مومن کے اعلیٰ اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ جنہیں "عباد الرحمٰن" کے اوصاف کہا گیا ہے۔

"اللہ کے بندے جب زمین پر چلتے ہیں تو آہستگی کے ساتھ چلتے ہیں۔ جاہل اور اجڈ لوگوں کے ساتھ الجھتے نہیں ہیں وہ اپنے رب کے لیے اپنی راتیں عبادت میں کھڑے ہو کر اور سجدوں میں گذارتے ہیں اور وہ گڑگڑا کر اپنے رب سے جہنم سے نجات کی دعائیں مانگتے ہیں جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارتے ہیں۔ نہ کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں نہ جھوٹی گواہی دیتے ہے۔۔۔۔۔"اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کے ذریعے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی جزا کے طور پر جنت کے بالا خانے ملیں گے جہاں سلام اور دعاؤں کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ اسمیں رہیں گے"۔

سورۃ الشعراء

سورۃ الشعراء مکی سورت ہے اور اس میں 11 رکوع اور 227 آیات ہیں۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ تعداد آیات کے لحاظ سے یہ سب سے بڑی مکی سورت ہے۔ اس کے 40 رکوع اور 286 آیات ہیں۔ سورۃ الشعراء چھوٹی چھوٹی آیات پر مشتمل ہے۔ کئی دوسری سورتوں کی طرح اس سورت کا آغاز بھی

Marfat.com

حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔"طٰسٓمٓ" اس کی پہلی تین آیات یہ ہیں۔

طٰسٓمٓ o تلک ایٰت الکتٰب المبین o لعلک باخع نفسک الا یکونو مومنین o

"طٰ س م۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں (اے نبیؐ) شاید آپ اپنے آپ کو (اس رنج اور صدمے سے) ہلاک کرلیں گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے" (سورۃ الشعراء، آیت 1 تا 3)

سورۃ الشعرا کے آٹھ رکوعوں میں اولولعزم پیغمبروں کا ذکر آیا ہے ان پیغمبروں نے اپنی قوموں کے سامنے دعوت توحید پیش کی مگر انہوں نے اس کا انکار کیا اور وہ ہلاک ہوگئیں۔ سورۃ الاعراف کی طرح یہاں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات تین رکوعوں جبکہ حضرت ہود، صالح، ابراہیم، لوط اور شعیب علیہم السلام کے حالات ایک ایک رکوع میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک منفرد بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کی دعوت کو رد کر دیا اور آپ وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن ان کی قوم کا کیا حشر ہوا۔ اس کا قران حکیم میں ذکر نہیں ملتا۔

اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت محمد ﷺ سے خطاب خداوندی ہے کہ:

"اے نبی ﷺ یہ قرآن رب العالمین کا نازل کردہ ہے اس کو روح الامین نے ہمارے حکم سے عربی زبان میں آپ ﷺ کے دل پر اتارا ہے تاکہ آپ ﷺ خبردار کرنے والوں میں ہو جائیں۔۔۔۔۔۔ پس اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکارنے لگ جانا ورنہ آپ بھی عذاب کیے جانے والے لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبردار کیجیے اور ان اہل ایمان کے لیے جو آپ کا اتباع کر رہے ہیں۔ اپنے بازوں کو جھکا کر رکھیے اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو ان سے اعلان برات فرما دیجئے اس اللہ پر کہ جو زبردست ہے رحم والا ہے"۔

سورۃ النمل

سورۃ النمل مکی سورت ہے اور اس میں سات رکوع اور 93 آیات ہیں اس سورت کا آغاز بھی حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔

طٰس تلک آیٰت القرآن و کتاب مبین o ھدًی و بشریٰ للمومنین o الذین

Marfat.com

یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ و ھم بالاٰخرۃ ھم یو قنون٥

"طٰس۔ یہ قرآن حکیم اور کتاب مبین کی آیات ہیں ہدایت اور بشارت ہے اہل ایمان کے حق میں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

اس کے بعد رکوع کا کچھ حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر پر مشتمل ہے اس سے اگلے دو رکوعوں میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کا ذکر آیا ہے اور بالخصوص حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کا واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب اپنے لشکر کے ساتھ چیونٹیوں کی ایک وادی میں پہنچے اور ایک چیونٹی نے کہا کہ (اے چیونٹیو) اپنے اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ۔ کہیں حضرت سلیمان کا لشکر تمہیں کچل نہ دے تو وہ مسکرائے کہ انہوں نے چیونٹیوں کی بات کو سمجھ لیا اور فوراً بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا شکر ادا کرسکوں ان انعامات پر جو تو نے مجھے اور میرے والد کو عطا فرمائے اور میں نیک عمل کرسکوں کہ جن سے تو راضی ہو جائے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

اگلے رکوع میں حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا ذکر ہوا ہے اور اس کے بعد مکی سورتوں کے عمومی اسلوب کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کی بہت سی نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔

اس سورت کے آخری حصہ میں آپ ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ ﷺ ان سے کہہ دیجئے۔

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس بستی (مکہ مکرمہ) کے رب کی بندگی کروں جس نے اس شہر کو محترم ٹھہرایا ہے اور جو ہر شے کا مالک ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبرداروں میں سے بن جاؤں اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پھر جس نے ہدایت پائی تو اپنے بھلے کے لیے ہدایت پائی اور جس نے گمراہی اختیار کی تو اس سے کہہ دیں کہ میں تو بس ایک خبردار کردینے والا ہوں اور آپ ان سے کہہ دیں کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کے لیے ہے وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تمہارا رب ان اعمال سے بے خبر نہیں ہے جو تم لوگ کرتے ہو"۔ (سورۃ النمل، آیت 91 تا 93)

Marfat.com

سورۃ القصص

سورۃ القصص نو رکوعات اور 88 آیات پر مشتمل ہے یہ مکی سورت ہے اس کے پہلے چار رکوعوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں خاص طور پر بچپن کے وقت پیش آنے والے حالات وواقعات۔

اس سورت مبارکہ کا آغاز بھی حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔

طٰسٓمٓ o تلک ایٰت الکتٰب المبین o

"ط س م۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں" آگے فرمایا

"ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ موسیٰ اور فرعون کے حالات حق کے ساتھ۔ ان لوگوں کے لیے جو ماننے والے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے زمین میں سرکشی کی تھی اور اس نے زمین میں بسنے والوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک گروہ کو اس نے دبا کر کمزور کر رکھا تھا ان کے بیٹوں کو قتل کر دیتا تھا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ یقیناً وہ فسادیوں میں سے تھا اور ہم نے فیصلہ کر دیا کہ ہم ان لوگوں پر احسان فرمائیں جو زمین میں دبا دیئے گئے تھے اور انہی کو ہم امامت دے کر زمین کا وارث بنا دیں"۔

ساتویں رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

"اے نبی ﷺ آپ کے اختیار میں نہیں ہے کہ آپ جسے چاہیں ہدایت دے دیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے"۔

آٹھویں رکوع میں قارون کا ذکر ہے جس کو اللہ نے اتنے خزانے عطا کیے تھے کہ ان کو اٹھانے کے لیے طاقتور لوگوں کا ایک گروہ درکار ہوتا تھا۔ وہ زمین پر اتراتا تھا جو کہ اللہ کو پسند نہ تھا۔ قارون کہتا تھا کہ یہ مال و دولت تو مجھے میری ذاتی ہنرمندی اور علم کی وجہ سے ملا ہے اس کے جواب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"کیا اسے علم نہ تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے بہت سی قوموں کو ہلاک کیا ہے جو اس سے کہیں زیادہ قوت رکھتی تھیں اور ان کے پاس مال و دولت بھی اس سے کہیں زیادہ تھا اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جاتا"۔ (آیت 78)

Marfat.com

بالآخر قارون کا جو عبرت ناک انجام ہوا اس کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح آیا ہے۔
"پس ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ تو کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود اس قابل تھا کہ بدلہ لے سکے"۔ (آیت 80)
اس سورۃ مبارکہ کا اختتام توحید اور یوم آخرت کے ذکر پر یوں ہوتا ہے۔
"اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو ہرگز نہ پکارو۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے ہر شے فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ اس کی حکومت ہے اور اس کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے"۔ (آیت ۸۸)

سورۃ العنکبوت

سورۃ العنکبوت مکی سورت ہے اس میں سات رکوع اور 69 آیات ہیں یہ سورت بھی حروف مقطعات "الم" سے شروع ہوتی ہے۔
جس زمانہ میں یہ سورت نازل ہوئی اس وقت مکہ مکرمہ میں مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے اور اسلام کی مخالفت زور وشور پر تھی۔ ایسے کٹھن وقت میں ایک مسلمان اپنے لیے صبر وتحمل کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ شروع شروع میں اسلام کے ساتھ مذاق اور مخالفت ذرا کم اور زبانی کلامی تھی کبھی کسی نے آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پاگل کہہ دیا یا ساحر کہہ دیا یا مجنون کہہ دیا لیکن تھوڑے عرصہ بعد ہی آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو جسمانی اور ذہنی اذیتیں دی جانے لگیں اس لیے آپ ﷺ کو صبر کی تلقین کی جاتی رہی جیسا کہ سورۃ المزمل میں فرمایا:
"اے نبی ﷺ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر صبر کیجئے اور ان سے لاتعلقی اختیار کیجئے خوبصورتی کے ساتھ"۔ (سورۃ المزمل، آیت ۱۰)
آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ پر جسمانی تشدد کی داستانیں تاریخ میں بہت زیادہ ملتی ہیں یہاں چند ایک کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ حضرت عثمانؓ کو ان کے چچا نے ایک چٹائی میں لپیٹ کر اس طرح دھونی دی کہ دم نکلنے کے قریب ہو گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی والدہ نے کہا کہ اگر سعد اپنے باپ کے دین پر واپس نہیں آتا تو وہ نہ کھائے گی نہ پئے گی اور اپنے آپ کو یونہی ہلاک کرے گی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے چچا نے برہنہ کر کے گھر سے نکال دیا۔ حضرت بلالؓ اور کئی دوسرے صحابہ

Marfat.com

کرامؓ کو ننگا کر کے گرم اور تپتی ریت پر لٹا دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے رکوع میں اہل ایمان کی دلجوئی اس طرح کی ہے کہ

" کیا وہ لوگ جو برے کام کر رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری پکڑ سے بچ نکلیں گے بہت بری رائے ہے جو انہوں نے قائم کر رکھی ہے۔۔۔ جو کوئی بھی اپنے پروردگار سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اس کو اطمینان رہنا چاہیے کہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت ضرور آنے والا ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے"۔ (آیت ۴ تا ۵)

اگلے تین رکوعوں میں کچھ انبیاء و رسل کا ذکر ہے کہ انہوں نے بھی دعوت تبلیغ میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی لیکن کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی مثلاً حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال دعوت دی مگر گنتی کے چند لوگ دین اسلام پر آئے۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا اور لوگوں نے ان کی بات کو نہ مانا کہ معبود صرف ایک ہی یعنی اللہ ہی ہے۔

آخری دو رکوعوں میں نماز اور جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ آخری آیت میں یوں فرمایا:

"وہ لوگ جو ہماری راہ میں جہاد کریں گے ہم لازماً اپنے راستوں کی طرف ان کی رہنمائی کریں گے اور یقیناً اللہ محسنین کے ساتھ ہے"۔ (آیت ۶۹)

سورۃ الروم

سورۃ الروم چھ رکوعات اور 60 آیات پر مشتمل ہے یہ مکی سورت ہے اور مضامین کے اعتبار سے سورۃ الانعام اور سورۃ النمل سے مشابہت رکھتی ہے اس کے بالکل آغاز میں جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے اور محمد ﷺ کا اللہ کے رسول برحق ہونے کی نمایاں ترین شہادت ہے۔

تاریخی واقعہ یوں ہے کہ نبی اکرمؐ کی بعثت سے کئی سو سال قبل عرب کے شمال میں سلطنت روم اور سلطنت فارس (ایران) دو عظیم طاقتیں تھی جن کے مابین ہمیشہ کشمکش جاری رہتی تھی۔ حضور ﷺ کے مکی دور کے وسط میں بھی رومیوں کو ایرانیوں کے ہاتھ شکست کھانا پڑی۔ رومی عیسائی اہل کتاب تھے جبکہ ایرانی مجوسی یعنی آگ کے پجاری تھے۔ اس طرح رومیوں کی شکست سے کفار مسلمانوں کو چڑایا کرتے تھے کہ تمہاری نسبت کے لوگوں یعنی اہل روم کو شکست ہوگئی ہے۔ اس سے اہل ایمان کو کچھ افسردگی ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے مستقبل میں اہل روم کے غالب آنے کی پیشین گوئی اس سورت کے شروع میں

Marfat.com

یوں کر دی۔

"ال م۔ رومی قریب کی زمین (شام) میں مغلوب ہو گئے ہیں لیکن یہ اس کے بعد عنقریب دوبارہ غالب آجائیں گے" (سورۃ الروم۔ آیات 1 تا 3)

اس کے کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو جنگ بدر میں فتح سے نوازا۔ آیت 7 میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو متنبہ کر کے فرمایا کہ۔

"وہ دنیا کے ظاہری پہلوؤں کو جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں۔۔۔ کیا انہوں نے کبھی اپنے دل میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے برحق اور ایک وقت مقررہ کے لیے پیدا کیا ہے مگر بہت سے لوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں"۔

آیات 17 اور 18 میں پانچوں نمازوں کے اوقات کا ذکر کیا ہے اور فرمایا:

"پس پاکی بیان کرو اللہ کی شام کے وقت (مغرب و عشاء) صبح کے وقت (فجر) پچھلے پہر (عصر) اور دوپہر کے وقت (ظہر)"۔

سورۃ مبارکہ کے تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیوں کا تفصیل سے ذکر ہے مثلاً زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ کو پیدا کرنا، انسان کو مٹی سے بنانا، آسمان اور زمین کا تخلیق کرنا، دن رات کا بنانا، آسمان سے بارش برسانا وغیرہ۔ یہاں منکرین کو مخاطب کر کے یہ فرمایا:

"اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا اور وہی دوبارہ لوٹائے گا اور یہ اس پر زیادہ آسان ہے"۔

اس سورۃ مبارکہ کے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو صبر کی تلقین کی گئی ہے اور فرمایا:

"اے نبی ﷺ آپ صبر کیجئے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور پورا ہو کر رہے گا اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہیں آپ کو ہلکا اور کمزور نہ کر دیں لہٰذا پوری قوت سے ساتھ جمے رہیے اور دعوت دیتے رہیے"۔ (آیت 58 تا 60)

سورۃ لقمان

سورۃ لقمان مکی سورت ہے اس میں چار رکوعات اور 60 آیات ہیں۔ سورہ لقمان کی ابتدا سورۃ البقرۃ سے ملتی جلتی ہے سورۃ البقرۃ میں تقویٰ کا ذکر ہے جبکہ سورۃ لقمان میں احسان کا ذکر ہے جو کہ ایک

Marfat.com

بلند تر مقام ہے تقویٰ کی حیثیت بنیاد کی ہے گویا دونوں سورتوں کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ متقین / محسنین نماز قائم کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی جانب سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہیں۔

اس سورت کا دوسرا رکوع بہت اہم ہے جس میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو کی گئی وصیت کا بیان ہے واضح رہے کہ حضرت لقمان نہ تو نبی تھے نہ رسول بلکہ ایک سلیم الفطرت انسان تھے۔

"اے بیٹے نماز قائم کر، اچھائی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور مصائب پر صبر کر۔ کیونکہ یہ کام باہمت لوگوں کا ہے تکبر نہ کر، اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کیونکہ اللہ متکبر اور اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔" (آیت ۱۷ تا ۱۸)

آیت 33 قیامت کے پس منظر کی وضاحت کرتی ہے۔

"اے لوگو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے ڈرتے رہو کہ جس دن نہ کوئی اولاد اپنے والد کے کام آسکے گی اور نہ والد اپنی اولاد کے۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس دیکھنا کہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور وہ بہت بڑا دھوکہ باز (یعنی شیطان) تمہیں دھوکہ میں مبتلا نہ کر دے"۔

سورۃ لقمان کی آخری آیت اپنے مضمون کے اعتبار سے قرآن پاک ایک اہم ترین آیت ہے اس میں پانچ چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے احادیث میں ان پانچ چیزوں کو "مفاتیح الغیب" کہا گیا ہے۔

"یقیناً اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحم مادر میں ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرے گا اور نہ ہی کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس کی موت کس زمین میں واقع ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا اور باخبر ہے"۔ (آیت ۳۴)

سورۃ الٓمٓ السجدۃ

سورۃ الٓمٓ سجدہ مکی سورت ہے یہ تین رکوعوں اور 30 آیات پر مشتمل ہے اسلوب کے لحاظ سے یہ سورۃ یٰسٓ سے مماثلت رکھتی ہے رسول اللہ ﷺ بالعموم جمعہ کے روز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ سجدہ کی تلاوت کرتے تھے۔ اس سورۃ کا موضوع توحید، رسالت اور آخرت کے متعلق لوگوں کے شبہات کو دور

Marfat.com

کرنا اور ان تینوں حقیقتوں سے متعلق ایمان کی دعوت دینا ہے۔

سورۃ سجدۃ کا آغاز حروف مقطعات "الم" یعنی ا ل م سے ہوتا ہے دوسری آیت میں قرآن پاک کے کلام الٰہی کا ثبوت ہے۔

"اس کتاب کا اتارا جانا بلاشبہ اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے"۔

" کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کتاب کو اس شخص (یعنی حضرت محمدؐ) نے گھڑ لیا ہے (نہیں اے پیغمبرؐ) بلکہ یہ حق ہے آپؐ کے پروردگار کی طرف سے تاکہ آپ ﷺ خبردار کردیں اس قوم کو جس کے پاس پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ لوگ راہ راست پر آجائیں." (آیت ۳)

اس کے بعد آیات 7 اور 11 میں انسان کی تخلیق کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں منکرین آخرت کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ تمہیں پھر زندہ کرے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کی جزا ملے گی۔۔۔آیات 15 اور 16 میں اہل ایمان کی صفات کا بیان ہے۔

"ہماری آیات پر بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد وثناء کے ساتھ اس کی تسبیح کرنے لگتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔۔۔۔۔"۔

اس کے بعد مومن اور فاسق کا انجام کے حوالے سے موازنہ کیا گیا ہے فرمایا۔

" بھلا کہیں ایسا ہوسکتا ہے کہ جو شخص مومن ہو وہ اس شخص کے برابر ہو جائے جو نافرمان ہو (نہیں۔ ہرگز نہیں) برابر ہو سکتے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کا ٹھکانہ جنت ہے جو ان کے اعمال کے سبب ان کی مہمانی ہے۔اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب بھی وہ اس عذاب سے نکلنا چاہیں انہیں اس میں دوبارہ لوٹا دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو آگ کا عذاب جس کا تم انکار کرتے تھے"

(سورہ السجدہ، آیات 18 تا 20)

اس سورۃ کے آخری رکوع میں آنحضرت ﷺ سے خطاب کر کے فرمایا گیا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ سے فیصلہ کن فتح کا وقت پوچھتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ جب فیصلے کا وقت آجائے گا تو اس وقت کافروں کا ایمان لے آنا ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔ پس اے پیغمبر ﷺ، آپ ان لوگوں کی باتوں کی کچھ پروا نہ کریں اور انتظار کریں، یہ بھی منتظر ہیں" (آیات 28 تا 30)

Marfat.com

سورۃ الاحزاب

سورۃ الفرقان سے سورہ السجدۃ تک آٹھ مکی سورتوں کے بعد سورہ الاحزاب واحد مدنی سورت ہے۔ یہ سورت 10 رکوعوں اور 73 آیات پر مشتمل ہے۔ مضامین کے لحاظ سے یہ سورت سورۃ النور سے مماثلت رکھتی ہے۔

اس سورۃ مبارکہ میں تین اہم واقعات کا ذکر ہے غزوہ احزاب، غزوہ بنی قریظہ کا معاملہ اور رسول اللہ کا حضرت زینب رضی اللہ عنہما سے نکاح۔ یہ تینوں واقعات ۵ ہجری میں پیش آئے۔ سورۃ الاحزاب ہجرت کے چوتھے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی۔ اس کے پس منظر میں چار واقعات کا خصوصی ذکر ہے۔

پہلا واقعہ جنگ احزاب کا ہے جس کے نام پر اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔ اس جنگ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر مدینہ منورہ کے دفاع کے لیے خندق کھودی گئی تا کہ دشمن اسے عبور کر کے شہر تک نہ پہنچ سکے اس لیے اس کو "غزوہ خندق" بھی کہتے ہیں۔

دوسرا اہم واقعہ جنگ قریظہ کا ہے۔ قریظہ یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ المنورہ کے مضافات میں آباد تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے بعد ان سے امن کا ایک معاہدہ کیا تھا۔ جس کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ مسلمان اور یہودی ایک دوسرے کے دشمنوں کی مدد نہیں کریں گے۔ لیکن قریظہ کے یہودیوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ جبکہ مسلمان جنگ احزاب میں مشغول تھے۔ اس لیے جنگ احزاب سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کا حکم ہوا آپ ﷺ فوراً بنی قریظہ پر حملہ کر کے مسلمان دشمنوں کا قلع قمع کریں۔ جس کے نتیجے میں بہت سے مشرکین قتل ہوئے اور کئی گرفتار بھی کر لیے گئے۔

تیسرا اہم واقعہ یہ تھا کہ اہل عرب جب کسی کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیتے تو اسکو ہر معاملے میں سگے بیٹے کا درجہ دیتے یہاں تک کہ وہ میراث بھی پاتا۔ اس سلسلے میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے آپ نے ایک منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جو کہ آپ ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔

چوتھا مضمون آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کا ہر حال میں آپ ﷺ کا ساتھ دینے کے متعلق ہے۔ حالات کے مطابق انہوں نے آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔ مالی وسعت ہوئی تو انہوں نے اپنے نفقے کا

Marfat.com

مطالبہ بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ اگر وہ دنیا کی زیب وزینت چاہتی ہیں تو آپ ﷺ ان کو عزت واکرام کے ساتھ علیحدہ کرنے کو تیار ہیں۔

اس زمانہ میں نئے مسلم معاشرے کی تعمیر اور زندگی کے ہر گوشہ میں اصلاح کا کام جاری رہا۔ قوانین نکاح وطلاق تقریباً مکمل ہوگئے۔ وراثت کا قانون بنا، شراب اور جوئے کو حرام کیا گیا اور معیشت اور معاشرت کے حوالے سے بہت سے نئے ضابطے نافذ کیے گئے۔

سورۃ احزاب کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں غزوہ احزاب کا تفصیل سے ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو رسوا کیا اور مخلص اہل ایمان کامیاب ہوگئے۔ آیت 12 میں منافقین کا قول نقل ہوا ہے۔

"اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے جھوٹے وعدے کیے ہمیں دھوکہ دے کر مروایا۔ ہمیں تو امید دلائی گئی تھی کہ تمہیں قیصروکسریٰ کے خزانے ملیں گے۔ حکومت ملے گی اور حال یہ ہے کہ ہم رفع حاجت کے لیے باہر بھی نہیں نکل سکتے."

اس کے برعکس مخلص اہل ایمان کے کردار کا تذکرہ تیسرے رکوع میں یوں آیا ہے۔

"لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة" ط

اے مسلمانوں تمہارے لیے رسول اللہ کی شخصیت میں بہترین نمونہ ہے۔ (آیت ۲۱)

چوتھے رکوع میں خاص طور پر رسول اللہ کی ازواج مطہرات سے خطاب ہے کہ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ اہل ایمان عورتوں کے لیے نمونہ ہو اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو۔ تاکہ کسی بیہودہ شخص کے دل میں خواہ مخواہ کوئی برا خیال نہ آئے" (آیت ۳۲)

ساتویں رکوع میں اہل ایمان کو نبی اکرم ﷺ کے گھروں میں جانے کے آداب بتلائے گئے اور آٹھویں رکوع میں گھر سے باہر پردے کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

"اے نبیؐ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ اس سے وہ جلد پہچان لی جائیں گی اور انہیں ستایا نہ جائے گا اور اللہ غفور ورحیم ہے"۔ (آیت ۵۹)

سورۃ الاحزاب کے آخری رکوع کے شروع میں ایمان والوں کو اللہ سے ڈرنے اور صحیح بات کرنے کا

Marfat.com

حکم دیا گیا ہے۔

یا یھا الذین امنو التقو اللہ وقولو ا قولاً سدیداً...

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی"۔ (آیت ۷۰ تا ۷۱)

............☆☆☆............

Marfat.com

Marfat.com

باب 6

سورۃ سبا تا سورۃ الحجرات

سورۃ سبا

نظم قرآن کے اعتبار سے پانچواں گروپ 13 مکی سورتوں اور تین مدنی سورتوں پر مشتمل ہے مکی سورتیں سورۃ سبا سے سورۃ الاحقاف تک اور مدنی سورتیں سورۃ محمد ﷺ، الفتح اور الحجرات شامل ہیں۔

سورۃ سبا چھ رکوعوں اور 54 آیات پر مشتمل ہے اس سورۃ کا نزول مکی زندگی کے اوائل میں ہوا۔ اس سورۃ میں کفار کے ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو وہ نبی کریم ﷺ کی دعوت اور آپ ﷺ کی نبوت پر طنز اور استہزا کرتے تھے۔

اس سورۃ کی ابتدا الحمد اللہ سے ہوئی ہے نفس مضمون کے اعتبار سے سورۃ سبا سورۃ فاطر سے مماثلت رکھتی ہے۔ دونوں سورتوں کا آغاز "الحمد للہ" اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، توحید اور ایمان باللہ کے ساتھ ہوا ہے اور اس کے بعد ایمان بالآخرت اور رسالت کا ذکر ہے۔

"اور کہتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے کفر کی روش اختیار کی کہ قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں۔ میرے رب کی قسم جو کل غیب کا جاننے والا ہے وہ ضرور آئے گی"۔ (آیات 3-4)

سورۃ مبارکہ کے دوسرے رکوع میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے دن پر ہونے والے انعامات کا ذکر کیا اور پھر اللہ کی طرف سے دی گئی نعمتوں پر شکر کی تلقین کی گئی۔ جیسا کہ آیات 10 اور 13 میں ذکر ہے۔

"(اللہ نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے) اے آل داؤد اس پر عمل کرتے ہوئے شکر بجالاؤ۔ حال یہ ہے کہ تھوڑے ہی بندے شکر گزار ہوتے ہیں"۔

آیت 14 میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا ذکر ہوا ہے جب ان کی موت کا حکم صادر کیا گیا تو جنات کو علم نہ ہوا۔ آخر کار جب گھن نے ان کے عصا کو کھالیا تو وہ زمین پر گر پڑے اور اللہ کو

Marfat.com

پیارے ہوئے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ جنات کو بھی غیب کا علم نہیں۔

اس کے بعد قوم سبا کا ذکر ہوا ہے جو کہ بڑی مہذب قوم تھی اور بڑے سرسبز و شاداب علاقے کی مالک تھی۔ آہستہ آہستہ وہ اللہ کا شکر کرنے کی بجائے سرکشی کی طرف چلی گئی اور اللہ کے غضب نے ان کو آگھیرا۔

آیت 37 میں مال اور اولاد کے بارے بتایا گیا ہے کہ یہ چیزیں ہم سے قریب کرنے والی نہیں ہیں۔ہاں اگر ایمان اور عمل صالح کی بنیاد مضبوط ہے تو پھر یہ بھی ذریعہ تقرب بن سکتی ہیں۔صالح اولاد سے بڑا صدقہ جاریہ اور کوئی نہیں ہے۔اگر انسان اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑے گا تو اس کے لیے نیکیوں کا ایک سلسلہ جاری رہے گا۔

آیت ۳۹ میں فرمایا:

"تم فرماؤ بے شک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے"۔

سورۃ فاطر

سورۃ فاطر مکی سورت ہے یہ پانچ رکوعوں اور 45 آیات پر مشتمل ہے۔یہ مکی دور کے وسط میں نازل ہوئی۔جبکہ نبی اکرم ﷺ کی مخالفت بہت شدت اختیار کر گئی تھی اور آپ ﷺ کی دعوت کو ناکام بنانے کے لیے ہر طرح کی بری چالیں چلی جا رہی تھیں۔

فاطر کے معنیٰ پیدا کرنے والا ہیں۔اس کا ذکر پہلی آیت میں ہی ہے۔اس سورت کا نام سورۃ ملائکہ بھی ہے۔کیونکہ اس میں فرشتوں کا بھی بہت ذکر آیا ہے۔سورۃ یٰسین کی طرح اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی بہت سی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی۔یقیناً اس کا کوئی مقصد ہے اور یہ کہ جو لوگ یہاں اس کے احکام کے مطابق نیک زندگی گزاریں انہیں انعامات سے نوازا جائے اور جو نافرمانی کریں ان کو سزا دی جائے۔اس دنیا میں انسان اپنی مرضی کی زندگی گزارنے نہیں آیا بلکہ اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کو نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق بجالانے کے لیے آیا ہے۔

Marfat.com

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ بھی تسلی دی ہے کہ اگر کافر لوگ آپ کی بات نہیں سن رہے تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ کا فرض صرف یہ ہے کہ لوگوں کو کھول کھول کر پیغام وحی پہنچادیں۔ماننا نہ ماننا ان کا کام ہے اور وہی اس کے لیے جواب دہ ہیں۔

سورۃ فاطر کا آغاز بھی الحمداللہ سے ہوتا ہے مضامین کے لحاظ سے اس کی مماثلت سورۃ سبا سے ہے۔ پہلے رکوع میں توحید، رسالت اور ایمانیات کا ذکر ہے۔

"اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی جس رحمت کا دروازہ بھی کھولنا چاہے تو اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جو کچھ وہ روک دے تو اسے اللہ کے بعد کوئی بھیجنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے"۔(سورہ فاطر، آیت 2)

دوسرے رکوع میں نبی کریم ﷺ سے ارشاد ہوا ہے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے حال پر حسرت و افسوس اور رنج وغم نہ کیجئے اور اس طرح اپنی جان ضائع نہ کیجئے۔

تیسرے رکوع میں قیامت کا ذکر ہے کہ اس روز ہر ایک کو اپنا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔کوئی کسی دوسرے کو بوجھ اٹھانے والا نہ ہوگا۔خواہ کوئی عزیز ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔آگے چل کر اہم آیت بیان ہوئی ہے۔

انا ارسلنک بالحق بشیراً و نذیرا......o

"ہم نے آپؐ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر" (آیت ۲۴)

آیت 29 میں قرآن کریم کی تلاوت، نماز قائم کرنے اور اللہ کی راہ میں چھپے اور اعلانیہ خرچ کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ یہ لوگ امیدوار ہیں ایسی تجارت کے جس میں نفع ہی نفع ہے اور گھاٹے کا کوئی امکان نہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو نہ صرف پورا پورا اجر دے گا بلکہ اپنے فضل سے اس سے بھی زیادہ عطا کرے گا۔

آیت 31 میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہی حق ہے اور وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق بھی کرتی ہے۔

آیت 35 میں جنت میں داخلے کے وقت اہل جنت کی زبانوں پر ترانوں میں سے ایک کا ذکر ہے۔

"اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے ہر قسم کا رنج و غم دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب

Marfat.com

مغفرت والا اور قدردان ہے جس نے "اپنے فضل سے ایسی عمدہ قیام کی جگہ لا اتارا ہے جہاں ہمیں نہ مشقت پیش آئے اور نہ تھکان لاحق ہو"۔

سورۃ یٰس

سورۃ یٰس مکی سورت ہے اس میں چھ رکوعات اور 83 آیات ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ کو قرآن پاک کا دل کہا گیا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو اسے اپنے دل میں محفوظ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کا منفرد اسلوب بیان ہے جو کہ اہل ایمان پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

سورت یٰس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کی بہت سی نشانیاں بتائی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خدائی نظام کے لیے نہ کسی شریک کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی مددگار کی۔ اس لیے کہ وہ صرف عبادت کے لائق ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں یہ بھی فرمایا گیا کہ جس اللہ نے پہلی بار ساری کائنات کو تخلیق کیا۔ اس کے لیے ذرا مشکل نہیں کہ وہ انسانوں کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔

حضرت مقفل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یٰس قرآن کا دل ہے جو شخص سورۃ یٰس خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کو اپنے مرحومین پر پڑھا کرو (نسائی)۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مرنے والے کے پاس سورۃ یٰس پڑھی جاتی ہے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔

اس سورت کا آغاز حروف مقطعات یٰس سے ہوتا ہے۔ بعض آئمہ کے نزدیک یہ نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ پہلی چند آیات یوں ہیں۔

یٰسٓ ○ والقرآن الحکیم ○ انک لمن المرسلین ○ علیٰ صراط مستقیم ○

"یٰس قسم ہے اس قرآن کی جو حکمت والی کتاب ہے کہ یقیناً آپ اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔ اس قرآن کا نزول اس ذات کی طرف سے ہے جو زبردست اور رحیم ہے۔ یہ آپ پر اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ خبردار کریں اس قوم کو جن کے آباؤاجداد کو خبردار نہیں کیا گیا سو وہ بے خبر ہیں"۔

دوسرے رکوع میں اس بستی کا ذکر ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دو رسول بھیجے جن کی تکذیب کی

Marfat.com

گئی پھر اللہ نے تیسرا رسول بھیجا لیکن ان سے کہا گیا۔

ما انتم الا بشر مثلنا وما انزل الرحمٰن من شئی ط ان انتم الا تکذبون o

"تم تو ہم جیسے ہی بشر ہو (اس لیے ہم تمہیں رسول نہیں مانتے) اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم محض جھوٹ بولتے ہو"۔

پانچویں رکوع میں پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صداقت بیان کی ہے اور یہ آپ ﷺ پر نازل کیا گیا۔

"اور ہم نے ان کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ ان کے شایان شان ہے یہ تو خالص نصیحت ہے اور واضح قرآن"۔

اس سورۃ کے آخر میں انسان کا نقشہ کھینچا گیا ہے کیا یہ نہیں دیکھتا کہ ہم نے اس کو پانی کی ایک بوند سے پیدا کیا۔ پھر وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا۔ ہمارے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول گیا ہے کہ جب ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو کون ان کو زندہ کرے گا۔ اے نبی ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی مرتبہ ان کو پیدا کیا تھا۔ وہ تو ہر طرح کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے۔۔۔۔ وہ جس چیز کا ارداہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اس کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ (سورۃ یٰسین، آیات 77 تا 83)

سورۃ الصّٰفّٰت

سورۃ الصّٰفّٰت میں ۵ رکوعات اور ۱۸۲ آیات ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ کا آغاز فرشتوں کی قسموں سے ہوا ہے۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو صفیں باندھے حاضر رہتے ہیں اور جو جھڑکتے ہیں جیسا کہ جھڑکنے کا حق ہے اور جو ذکر کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ایک ہی ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے اس کا رب ہے اور رب ہے مشرقوں کا۔

اس سورۃ کی آیت ۳۶ بہت اہم ہے جس میں کفار کے کہنا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایک شاعر اور دیوانے کے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔ بلکہ وہ حق لے کر آیا اور اس نے تمام رسولوں کی تصدیق کی۔ اگلی آیات میں منکرین کے عذاب کا ذکر ہے۔

اس سورت کے تیسرے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا مختصر ذکر ہے اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ذرا تفصیل سے آیا ہے کہ اللہ نے ان کا بڑھاپے میں سخت امتحان لیا کہ 87 سال

Marfat.com

کی عمر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا صابر بیٹا عطا فرمایا اور 100 برس کی عمر میں اس اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ہو گیا جو کہ آپ نے پورا کر دکھایا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود میں ڈالے جانے کا واقعہ ہے۔ گویا آیات 75 تا 111 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات کا ہی ذکر ہے۔

اس کے بعد چند اور انبیائے اکرام کا ذکر ہے جن میں حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام شامل ہیں۔ سورۃ الصّٰفّٰت کی آخری تین آیات میں ایک جامع دعا کا ذکر ہے جو کہ اکثر اوقات نماز جمعہ کے دوران پڑھی جاتی ہیں۔

سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون ٥ وسلم علی المرسلین ٥ والحمد لله رب العلمین٥

"پاک ہے وہ ذات جو عزت اور اختیار والا ہے ان تمام چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام رسولوں پر اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے"۔ (آیات ۱۸۰ تا ۱۸۲)

سورۃ صٓ

سورۃ صٓ مکی صورت ہے۔ اس میں 5 رکوعات اور 88 آیات ہیں اس سورۃ مبارکہ کا آغاز حرف مقطعہ سے ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ پورے قرآن پاک میں صرف تین سورتیں ایسی ہیں جو صرف ایک ہی حرف (یعنی حرف مقطعہ صٓ، قٓ، نٓ) سے شروع ہوتی ہیں۔

سورۃ صٓ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت محمد ﷺ کی دعوت کے ابتدائی سال تھے اور سرداران قریش میں سخت بے چینی کی کیفیت تھی کہ کس طرح محمد ﷺ کو اس دعوت سے روکا جائے۔

سورۃ صٓ کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے چچا ابو طالب اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے لیکن اپنی رشتہ داری کی بنا پر آپ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ قریش کے بہت سے سردار وفد کی صورت میں آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر محمد ﷺ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انہیں ان کے اپنے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چنانچہ ابو طالب نے آپ ﷺ کو بلا کر آپ ﷺ کے

Marfat.com

سامنے یہ تجویز رکھی تو آپ ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا کہ چچا جان کیا میں ان کو اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے۔ ابوطالب نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سے ایسا کلمہ کہنا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ سارا عرب ان کے سامنے سرنگوں ہو جائے اور یہ پورے عجم کے مالک بن جائیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کے اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ (مفتی محمد تقی عثمانی۔ صفحہ 882)

اس موقعہ پر سورۃ ص کی آیات نازل ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی ابتدائی آیات میں یوں فرمایا۔ "قرآن کی قسم جو ذکر، نصیحت اور یاد دہانی سے بھرا ہوا ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا وہ غرور اور گھمنڈ میں ہیں اور ان میں عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں پھر وہ مدد کے لیے پکارنے لگے مگر ان کے پاس نجات کا رنہ رہا انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا اور کافروں نے کہا کہ یہ تو ایک جادوگر ہے بڑا جھوٹا"۔ (آیات ۲ تا ۵)

دوسرے رکوع میں حضرت داؤد علیہ السلام کا تفصیل سے ذکر ہے اور اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے بڑی بادشاہت کے لیے کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کی اور ہوا بھی ان کے ماتحت ہوگئی۔ اس کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا قبول کی اور ان سے کہا کہ زمین پر اپنا پاؤں مارو جس سے ایک چشمہ جاری ہو گیا اس کے پانی پینے سے ان کی اندرونی اور بیرونی بیماریاں دور ہو گئیں۔

پانچویں رکوع میں قصہ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس بیان ہوا ہے۔

یہاں قرآن کریم میں یہ واقعہ ساتویں اور آخری دفعہ آیا ہے۔ یہاں شیطان نے یوں کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اس (حضرت آدم علیہ السلام) کو مٹی سے بنایا ہے (تو پھر میں اس کو کیوں سجدہ کروں) پھر ابلیس نے دھمکی دی کہ اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا۔

اس سورت کی آخری آیات میں نبی اکرم ﷺ سے کہلوایا۔

Marfat.com

ان سے کہہ دیجیئے کہ میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا اور نہ ہی بناوٹ اور تصنع والا انسان ہوں۔ میری زندگی تمہارے سامنے ہے اور یہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لیے یاد دہانی ہے عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جو خبریں اس میں دی جا رہی ہیں۔ وہ سب حق ہیں۔ (سورۃ صٓ آیات ۸۶ تا ۸۸)

سورۃ الزمر

عربی میں زمر کے معنی گروہ کے ہیں چونکہ اس سورت کے آخر میں نقشہ کھینچا گیا ہے کہ مسلمان کو گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائیگا اور کافروں کو گروہوں کی شکل میں دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الزمر ہے۔ سورۃ الزمر مکی سورت ہے۔ یہ آٹھ رکوعوں اور ۷۵ آیات پر مشتمل ہے۔ اس سورت کا آغاز توحید پر ہے۔

یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے جو نہایت غالب خوب حکمت والا ہے بے شک یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے لہذا آپ اللہ کے لیے بندگی کو خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کریں۔ خبردار دین خالص اللہ ہی کا حق ہے۔ (آیات 1 تا 3)

آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے پھر نبی اکرم ﷺ سے کہلوایا۔

"اے نبی ﷺ کہہ دیجیئے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی بندگی اور پرستش کروں۔ دین اور اطاعت کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے فرمانبردار میں خود بنوں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیئے کہ مجھے تو خود اندیشہ ہے بڑے دن کے عذاب کا اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ پھر کہو کہ میں تو اللہ ہی کی بندگی کرتا ہوں دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے"۔ (آیات 11 تا 14)

آیات 17 اور 18 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اور وہ لوگ جو شیطان کی عبادت/ پیروی سے بچے رہے اور انہوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لیے خوشخبری ہے۔ سو خوشخبری سنا دو میرے ان بندوں کو جو بات کو اچھی طرح سنتے ہیں اور پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی لوگ عقل والے ہیں"۔

آیت 32 میں اللہ تعالیٰ نے بڑے جلال سے کہا ہے

"اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچ کی تکذیب کرے"۔

Marfat.com

آیات 36 تا 38 میں اللہ تعالیٰ نے سوالیہ انداز میں فرمایا ہے

" کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ۔۔۔۔۔اور اے نبی ﷺ کہہ دیجئے میرے لیے میرا اللہ ہی کافی ہے اس پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسہ کرنے والے"۔

سورۃ الزمر کی آیات 53 میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مایوس نہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔فرمایا:

"اے نبی ﷺ۔ کہہ دیجیئے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہوں بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخشنے کا اختیار رکھتا ہے بے شک وہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

آخری آیات میں قیامت اور جنت اور جہنم کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔آیت ۷۴ میں فرمایا:

"اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت کا وارث بنایا ہم جہاں چاہیں گھر بنائیں سو کیا خوب بدلہ ہے محنت کرنے والوں کا"۔

سورۃ المؤمن

سورۃ مومن مکی سورت ہے۔ یہ 9 رکوعوں اور 86 آیات پر مشتمل ہے۔ یہاں سے سات حٰم سیریز کی سورتوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ جن میں سورۃ مومن کے بعد سورۃ حٰم السجدہ، سورۃ الشوریٰ، سورۃ الزخرف، سورۃ الدخان، سورۃ الجاثیہ اور سورۃ الاحقاف شامل ہیں۔ ان میں سورۃ الشوریٰ کے آغاز میں حٰم کے بعد عٓسٓقٓ کے حروف مقطعات بھی ہیں۔ اس لیے ان کو (حوامیم) کہا گیا ہے۔ اس سورت میں عربی بلاغت کے لحاظ سے جو ادبی حسن موجود ہے۔ اس کی وجہ سے اس کو عروس القرآن یعنی قرآن کی دلہن کہا گیا ہے۔ یہ ساتوں یعنی حوامیم سورتیں مکی ہیں اور ان میں اسلام کے بنیادی عقائد توحید رسالت اور آخرت پر زور دیا گیا ہے۔ اس سورت میں کفار کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے اور کفار کے برے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔ اس سورت کا نام سورۃ غافر بھی ہے۔ غافر کے معنی ہیں معاف کرنے والا۔ (آسان ترجمۃ القرآن مفتی محمد تقی عثمانی، صفحہ 907)

اللہ تعالیٰ نے ابتدائی آیات میں اپنی چار نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو کہ نہایت زبردست اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ گناہ کا بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا اور قدرت اور قوت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (آیات 2 تا 3)

Marfat.com

آ گے چل کر آیت ۱۱ میں اہل جہنم کی فریاد نقل کی گئی ہے۔ جو علمی اعتبار سے بہت اہم ہے۔

وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی دی پس ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا تو کیا اب یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی رستہ ہے۔

یہاں پہلے پہل موت سے مراد وہ نطفہ ہے جو باپ کی پشت میں ہوتا ہے یعنی اس کے وجود سے پہلے اس کے عدم وجود کو موت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ دوسری موت وہ ہے جو انسان اپنی زندگی گزار کر قبر میں دفن ہوگا۔ دو زندگیوں میں پہلی زندگی دنیا کی زندگی ہے جس کا آغاز ولادت سے ہوتا ہے اور وفات تک رہتی ہے۔ جبکہ دوسری زندگی قبر سے دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد کی ہے۔ انہی دو موتوں اور زندگیوں کا ذکر سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸ میں بھی آیا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کا ایک اہم مضمون فرعون کی قوم میں ایک مرد مومن کے ایمان چھپانے کا ہے۔ قصہ کچھ یوں ہے جب فرعون نے دیکھا کہ بہت سے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ تو اس نے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی قرارداد پیش کی تو انہوں نے کہا میں پناہ میں آتا ہوں اپنے اور تمہارے رب کے ہر غرور کرنے والے سے جو حساب کے دن پر یقین نہ رکھے۔

اس کے بعد فرعون کی قوم کے اس بندہ نے کھڑے ہو کر نہایت جامع تقریر کی جسے قرآن نے یوں نقل کیا ہے۔

"(ہوش میں آؤ) کیا تم اس شخص کو صرف اس جرم میں قتل کرنے کے درپے ہو کہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب ایک ہے اور تمہارے پاس رب کی نشانیاں لے کر آیا ہے اور اگر یہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال بھی اسی پر ہوگا اور اگر یہ سچا ہے تو تم کو وہ عذاب پہنچے گا جس سے یہ خبردار کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہدایت نہیں کرتا ان لوگوں کو جو حد سے تجاوز کرنے والے اور جھوٹے ہیں"۔ (آیت 28)

سورۃ مبارکہ کے آخر میں دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ فرمایا۔

"تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں داخل ہونگے بہت ہی ذلیل وخوار ہو کر"۔ (آیت 60)

Marfat.com

باب ششم:

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

سورۃ حٰمٓ السجدہ مکی سورت ہے اس میں چھ رکوع اور 54 آیات ہیں۔ یہ سورۃ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لائے سے پہلے نازل ہوئی۔ اس سورت میں دوسری مکی سورتوں کی طرح بنیادی عقائد کے اثبات اور مشرکین کی تردید کا بیان ہوا ہے۔ اس سورت کی آیت 38 آیت سجدہ ہے یعنی اس کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کو حٰمٓ السجدہ کہا جاتا ہے۔ اس سورت کا دوسرا نام (سورۃ فصلت) بھی ہے۔ جس کا ذکر پہلی آیت میں آیا ہے۔
(مفتی تقی عثمانی، صفحہ 920)

اس سورۃ کا بنیادی موضوع اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، آنحضرت ﷺ کی رسالت اور آخرت کا اثبات ہے۔ اس سورت کی آیت 15 سجدے کی آیت ہے۔ اس لیے اس کا نام تنزیل السجدہ، حم السجدہ یا سورۃ السجدہ رکھا گیا ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں یہ سورۃ بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ رات کو سونے سے پہلے دو سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے ایک سورۃ الٓمٓ السجدہ اور دوسری سورۃ ملک۔

اسی سورت کا شان نزول کچھ یوں ہے کہ ایک روز سرداران قریش مسجد حرام میں جمع تھے اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کے پیش نظر پریشان تھے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ وہیں ایک گوشہ میں تنہا تشریف فرما تھے۔ اس دوران کافروں کا ایک سردار عتبہ بن ربیعہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے آپ ﷺ کے پاس کچھ نصیحتیں لے کر آیا تا کہ آپ ﷺ کو اس مشن سے روکا جاسکے۔ اس نے کہا کہ دیکھو تم ایک اعلیٰ خاندان کے فرد ہو مگر تم نے اپنی دعوت کی وجہ سے پوری قوم اور قبیلہ کو تفرقہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ تمہاری باتوں سے تو یہ لگتا ہے کہ ہم سب کے باپ دادا کافر تھے۔ میں تم کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر اس کام سے آپ ﷺ کا کوئی خاص مقصد ہے تو ہم وہ پورا کرنے کے لیے تیار ہیں اگر آپ ﷺ کو مال چاہیے وہ بھی مل جائے گا۔ بڑائی اور رتبہ چاہیے تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں۔ بادشاہت چاہیے تو وہ بھی مل سکتی ہے۔ اگر کوئی بیماری لاحق ہے تو ہم اپنے خرچ پر آپ کا علاج کروا دیتے ہیں۔ لیکن یہ کام چھوڑ دو۔ آپ ﷺ نے اس کی پوری تقریر کے بعد سورۃ حٰمٓ السجدہ کی تلاوت فرمائی۔ عتبہ سن کر متغیر رہ گیا اور

Marfat.com

اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں نے ایسا کلام سنا ہے جو خدا کی قسم نہ شعر ہے نہ جادو اور نہ کہانی میری بات سنو اس کو (محمد ﷺ) کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔

اس سورۃ مبارکہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کی صفات سے ہوتا ہے۔ "اس قرآن کا نزول اس ہستی کی طرف سے ہے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں"۔(آیات 2 تا 3)

جب مسلمان قرآن کی تلاوت کرتے تو کفار نے شور وغوغا کی روش اپنائی جسے قرآن نے یوں بیان کیا۔

"اور کہنے لگے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ نہ سنا کرو اس قرآن کو اور جب یہ سنا جائے تو اس میں خلل ڈالو تا کہ تم غالب آجاؤ"۔(آیت 26)

سورۃ حم السجدہ کی آیات 30 تا 36 توحید فی العبادت اور اخلاص فی العبادت کے اعتبار سے بہت اہم ہیں، فرمایا:

"یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر جم گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ خوف کھاؤ اور نہ غم کو قریب آنے دو اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا"۔۔۔۔

سورۃ مبارکہ کے آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نشانیوں کے حوالے سے فرمایا ہے:
"ہم عنقریب اپنی نشانیاں دکھائیں گے آفاق میں بھی اور نفس میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے کیا یہ بات کافی نہیں کہ آپ کا رب ہر چیز کا شاہد ہے"۔

(آیت ۵۳)

سورۃ الشوریٰ

سورۃ الشوریٰ پانچ رکوعوں اور 53 آیات پر مشتمل ہے یہ مکی سورۃ ہے مضامین کے لحاظ سے یہ سورۃ حٰم سجدہ سے مماثلت رکھتی ہے۔ سورۃ الشوریٰ میں توحید، رسالت اور آخرت کے بنیادی عقائد پر زور دیا گیا ہے اور ایمان کی قابل تعریف صفات بیان کی گئی ہیں اس سلسلے میں آیت 38 میں مسلمانوں کی یہ خصوصیت بیان فرمائی گئی ہیں کہ ان کے اہم معاملات باہم صلاح مشورہ سے طے پاتے ہیں۔ مشورے

Marfat.com

کے لیے عربی کا لفظ شوریٰ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی بنا پر اس سورہ کا نام سورۃ الشوریٰ ہے۔
(مفتی محمد تقی عثمانی، صفحہ 931)

"اے نبی ﷺ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ نے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کی وصیت حضرت نوح علیہ السلام کو کی گئی تھی اور جو آپ ﷺ کی جانب ہم نے وحی کی ہے اور جس کی ہدایت ہم نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو کی تھی کہ دین کو قائم کرو ۔۔۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی حجت بازی نہیں۔ ایک دن آنے والا ہے جب اللہ ہمیں جمع کریگا اور بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔ (آیات 13 تا 15)

آگے چل کر آیات 19 اور 27 کے حوالے سے بیان ہوا ہے۔ "اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور جس کو چاہتا ہے وسیع رزق دیتا ہے اور وہ زور والا اور زبردست ہے۔ اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کے رزق میں کشادگی کر دیتا تو وہ زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے اندازہ کے ساتھ نازل کرتا ہے"۔

آیات 36 تا 39 فرمایا جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ محض چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

آیات 49 اور 50 میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ اولاد صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

تمام بادشاہت اللہ کے لیے ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔

سورۃ الزخرف

سورۃ الزخرف مکی سورت ہے یہ سات رکوعوں اور 89 آیات پر مشتمل ہے۔ زخرف عربی زبان میں "سونے" کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام "سورۃ الزخرف" ہے۔ اس سورت کی آیت 35 میں اس سلسلے میں ذکر ہے کہ اگر اللہ چاہے تو کافروں کو سونے سے نہال کر دے اس سورت کی مماثلت سورۃ

Marfat.com

الدخان سے ہے۔ان دونوں سورتوں کا آغاز حٰمٓ والکتاب المبین سے ہوتا ہے۔

"حٰمٓ قسم ہے اس کتاب کی جو بالکل واضح ہے اور ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو"۔

اگلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس کی خود حفاظت کا ذکر کیا ہے۔"اور بے شک یہ قرآن ہمارے پاس ام الکتاب میں بہت عالی ترتیب اور حکمت سے معمور ہے"۔(آیت 4) آیات 12 تا 14 میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مختلف نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور آیت 14 ہم سفر کرتے ہوئے پڑھتے ہیں۔"پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔

آیات 30 تا 31 میں کفار کے قرآن پر کیے گئے دو اعتراضات کا بیان ہے۔"اور جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور یہ بھی کہنے لگے یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر نازل نہیں کیا گیا"۔

اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں سمجھانے کے انداز میں یوں جواب دیا ہے"اور یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور تم لوگوں سے عنقریب اس کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔(آیت 33)

اس کے بعد آیت 46 تا 56 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے فرعون نے شرک فی لملک یعنی بادشاہت میں شرک کا دعویٰ کیا تھا اور اللہ کو یہ سب سے زیادہ ناپسند ہے اس لیے اللہ نے فرعون اور اسکی قوم کو غرق کر دیا۔اگلی آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔"اور وہ قیامت کی نشانی ہیں پس اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو اور یہی سیدھا راستہ ہے"۔

اس طرح سورۃ مبارکہ کے آخر میں یوں فرمایا۔

سورۃ مبارکہ کی آیات 81 تا 83 میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زبان سے کفار کی اس بات کا جواب اسطرح دیا۔

"اے نبی ﷺ کہہ دیجیئے کہ اگر اللہ کی اولاد ہوتو میں سب سے پہلے اس کی عداوت کرنے والا ہوں۔یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں آسمان، زمین اور عرش کا مالک اس سے پاک ہے۔ آپ ﷺ ان (لوگوں) کو فضول گوئی اور کھیل تماشے میں لگا رہنے دیجیئے یہاں تک کہ وہ

Marfat.com

دیکھ لیں اس دن کو جس دن کی ان کو دھمکی دی جاتی ہے"۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کی ۹ بیویاں تھیں جن میں سے ایک ہی بیوی حضرت خدیجہؓ کی اولاد تھی اگر اولاد دینا اللہ کے علاوہ کسی اور کے اختیار میں ہوتا تو سب سے پہلے یہ اختیار حضرت محمد ﷺ کو ہوتا۔

" کیا یہ لوگ اب صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر قیامت آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو"۔

سورۃ الدخان

سورۃ الدخان مکی سورۃ ہے اس میں تین رکوع اور ۵۹ آیات ہیں اس سورۃ کی اہمیت کا اندازہ اس کی ابتدائی آیات سے عیاں ہے۔ حٰم قسم ہے اس کتاب کی جو بالکل واضح ہے ہم نے اس کو نازل کیا ایک مبارک رات میں۔ ہم تو خبردار کرنے والے ہیں۔

سورۃ الدخان کی اہمیت کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کسی رات میں سورۃ الدخان پڑھی صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے جمعہ کے روز اس کو پڑھا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

قرآن پاک کا اسلوب نہایت پیارا ہے کہ جہاں کسی اہم بات کو واضح کرنا ہو تو اس کا ذکر دو یا زائد جگہوں پر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک کے نزول کی رات کا ذکر اس آیت کے علاوہ سورۃ القدر میں بھی آیا ہے۔ وہاں تو اس کی اہمیت اور بھی واضح کی گئی ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔

یہاں اگلی آیت میں اس رات کی خصوصیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہ رات ہے جس میں ہر اہم معاملہ کا فیصلہ چکا دیا جاتا ہے۔ سورۃ الزخرف میں قیامت کی نشانی نزول عیسیٰ کا تذکرہ ہے اس سورۃ کی آیات 10 اور 11 میں قیامت کی نشانی (دخان) یعنی دھواں کا تذکرہ ہے۔ " تو اس دن کا انتظار کرو جب قیامت کے دن صریح دھواں نکلے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ درد دینے والا عذاب ہے"۔ اگلی آیات میں کفار کے لیے فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہوا ہے۔ فرعون نے سرکشی کی تو اس کے جواب میں ہم نے اس کے پورے لشکر کو غرق کر دیا اور ان کو ذرا مہلت نہ دی۔ دھویں کو عربی

Marfat.com

زبان میں دخان کہتے ہیں اس سورت کی آیت 10 تا 15 میں اس سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ ایک دن آسمان پر دھواں ہی دھواں نظر آئے گا۔اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام دخان ہے۔

متعدد روایات کے مطابق یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے شدید قحط میں مبتلا کیا۔اس موقع پر یہ لوگ چمڑے تک کھانے پر مجبور ہوئے ابوسفیان کے ذریعے آنحضرت ﷺ سے دعا کی درخواست کی۔آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور قحط دور ہو گیا مگر یہ کافر لوگ اپنے وعدہ سے پھر گئے اور ایمان نہ لائے۔(مفتی تقی عثمانی،صفحہ 952)

آیات 34 اور 35 میں فرمایا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف ایک دفعہ مرنا ہے اور پھر اٹھنا نہیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین "بے شک فیصلے کا دن ان سب کے اٹھنے کا وقت ہے"۔(آیت ۴۰)

آیات 51 تا 57 میں اہل جنت کے انعامات کا ذکر ہے۔یہ قرآن کا اسلوب ہے کہ اکثر جگہوں پر ایک چیز کو بیان کر کے اس کے بعد اس کی ضد کو بھی ساتھ ہی بیان کیا ہے۔تاکہ فرق واضح ہو جائے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک پرہیز گار امن کی حالت میں ہونگے یعنی باغوں اور چشموں میں"

آیت 58 میں فرمایا"اے نبی ﷺ ہم نے اس کتاب کو آپ کی زبان میں آسان بنا دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں"۔یعنی قرآن پاک کو ہم نے عربی زبان میں نازل کیا۔جو کہ آپ ﷺ کی مادری زبان ہے اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ماننے والے اصحابؓ کے لیے سہولت ہے۔تقریبا یہی مفہوم سورۃ الزخرف میں آیا ہے۔جس کی آیت 3 اور 4 میں واضح کیا گیا ہے۔"قسم ہے اس کتاب کی جو بالکل واضح ہے اور ہم نے اسے عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو"۔ (سورۃ الزخرف)

سورۃ الجاثیہ

سورۃ الجاثیہ مکی سورۃ ہے اس میں چار رکوع اور 37 آیات ہیں۔مضامین کے اعتبار سے یہ سورۃ اور اس کے بعد آنے والی سورۃ الاحقاف جوڑے کی شکل میں ہیں اور ان دونوں سورتوں کا آغاز ان الفاظ سے ہو رہا ہے۔

حٰمٓ o تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم o

"ح۔م اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے"۔

Marfat.com

اس سورۃ کی گہری مشابہت سورۃ الدخان کے ساتھ بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ سورۃ سورت الدخان کے بعد نازل ہوئی۔ اس کا موضوع بھی توحید اور آخرت کے متعلق کفار کو ان کے اعتراضات کا جواب دینا اور ان کو ان کے رویہ پر متنبہ کرنا ہے۔ جو انہوں نے قرآن کی دعوت کے مقابلہ میں اختیار کر رکھا تھا۔ مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ اس سورۃ میں قیامت کا ہولناک منظر بیان کیا گیا ہے اسی سلسلے میں آیت نمبر 28 میں فرمایا گیا کہ قیامت کے روز لوگ اس قدر خوف زدہ ہونگے کہ ڈر کے مارے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔ جاثیہ عربی میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو گھٹنے کے بل بیٹھتے ہیں۔ اس لیے اس لفظ کو سورۃ الجاثیة کا نام دیا گیا۔

سورۃ الجاثیہ کی آیات 3 تا 6 میں توحید کے دلائل کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے چند نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ "بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش اور جانوروں میں بھی جن کو وہ پھیلاتا ہے یقین کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔۔۔ یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں تو یہ اللہ اور اس کی آیات کے سوا اور کس پر ایمان لائیں گے"۔

آگے آیات 8 تا 11 میں مسلسل ان نشانیوں کے باوجود کفر پر اڑے رہنے والوں کے لیے دردناک انجام کا ذکر ہے۔ فبشرہ بعذاب الیمo "ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنادو"۔ (آیت 8) اولئک لھم عذاب مھینo "ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے"۔ (آیت 9) ولھم عذاب عظیم "o اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے"۔ (آیت) لھم عذاب من رجز الیمo ان کو سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہوگا۔ (آیت 11)

آیت نمبر 15 میں اللہ تعالیٰ نے جزا اور سزا کے حوالے سے ایک خاص اصول بیان کر دیا تا کہ سب کے ساتھ عدل ہو سکے۔ "جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے لیے کرے گا اور جو برا کرے گا اس کا ضرر اس کو ہو گا۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے"۔ (سورۃ الجاثیہ آیت 15)

تیسرے رکوع میں ان لوگوں کے بارے میں بیان ہے جن کو ہم دہریہ کہتے ہیں۔ "کیا تم نے غور کیا اس شخص کے حال پر جس نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے اس کو اس کے تمام تر علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد کون ہے جو اس کو ہدایت دے تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے"۔ (آیت ۲۳)

Marfat.com

اس سورۃ کا اختتام بھی توحید پر ہوتا ہے۔

''سوتمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا۔ پروردگار تمام عالم کا۔ اور اسی کو بڑائی ہے۔ آسمان وزمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے''۔ (آیات ۳۶ تا ۳۷)

سورۃ الاحقاف

سورۃ الاحقاف مکی سورت ہے اس میں ۴ رکوع اور ۳۵ آیات ہیں۔ اس سورت میں توحید اور آخرت کے علاوہ والدین کے حقوق کا بھی ذکر ہے اور ماضی کی چند قوموں کا بھی ذکر ہے۔ جنہوں نے کفر کیا اور اپنے انبیاء اور رسل کی دعوت کو ٹھکرا کر کفر پر ہی قائم رہے۔ اس سلسلے میں خاص طور پر قوم عاد کا ذکر ہے جس جگہ یہ قوم آباد تھی وہاں پر ریت کے بہت سارے ٹیلے تھے جنہیں عربی زبان میں احقاف کہا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام احقاف ہے۔ (مفتی محمد تقی عثمانی، صفحہ 96)

مضامین کے اعتبار سے یہ سورت الجاثیہ سے مماثلت رکھتی ہے۔ اس کی پہلی دو آیات بالکل وہی ہیں جو سورت الجاثیہ کی ہیں۔

''حم۔ اس کتاب کا نزول اس ہستی کی طرف سے ہے۔ جو غالب اور دانا ہے''۔ (آیت ۱ تا ۲)

اس سورت میں بھی دوسری سورتوں کی طرح کفار مکہ کو ان کے کفر کے نتائج سے خبردار کیا گیا ہے اور وہ اللہ کو ایک ماننے پر تیار نہیں تھے۔ اور قیامت، حیات بعد الموت اور جزا اور سزا کی باتوں کو ایک من گھڑت افسانہ خیال کرتے تھے۔

آیت 9 میں فرمایا اے نبی ﷺ ان سے کہہ دیجیئے کہ میں کوئی نیا رسول تو نہیں ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ کل میرا کیا بنے گا اور تمہارا کیا بنے گا میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے اور میں سوائے کھلم کھلا خبردار کردینے کے اور کچھ نہیں کہتا۔ آیت 12 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب توریت کا ذکر ہے اور یہ قرآن اس کی تصدیق کرتی ہے۔

آیت 15 میں والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا "اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے باوجود پیٹ

Marfat.com

میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا۔۔۔۔اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیرا شکر بجالاؤں اس احسان کے بدلے جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے اور مجھ کو توفیق دے کہ میں نیک عمل کروں جس کو تو پسند کرے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح کر۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں"۔

آیت 21 میں حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر ہے جس میں حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا معاملہ مذکور ہے، فرمایا:

"اور یاد کرو قوم عاد کے بھائی کو کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور تحقیق ان سے پہلے اور بعد بھی ہدایت کرنے والے گزر چکے ہیں اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ لے آؤ وہ چیز جس سے ہمیں ڈراتے ہو اگر تم سچے ہو۔ قوم کے انکار پر ان پر آندھی کا عذاب آیا اور قوم عاد کو تہس نہس کر دیا"۔

آیات 29 تا 32 ایک اہم واقعہ کے بیان کا ذکر ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک موقع پر شاید نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے تو جنات کے گروہ کا وہاں سے گزر ہوا اور انہوں نے قرآن سنا جس کے نتیجہ میں ان کے اندر دعوت کا جذبہ ابھرا اور انہوں نے اپنی قوم میں جا کر دعوت دی۔

سورۃ محمد (ﷺ)

سورۃ السبا سے تیرہ مکی سورتوں کا سلسلہ شروع ہوا وہ سورۃ الاحقاف پر مکمل ہوا۔ اس کے بعد سورۃ محمد (ﷺ)، سورۃ الاحقاف اور سورۃ الحجرات تین مدنی سورتیں ہیں۔ ان سورتوں کے آغاز میں نہ تو حروف المقطعات ہیں اور نہ ہی کوئی اور تمہیدی کلمات۔ (ڈاکٹر اسرار احمد، صفحہ 117)

سورۃ محمد (ﷺ) چار رکوعوں اور 38 آیات پر مشتمل ہے۔ یہ سورۃ مدنی دور کے اوائل میں نازل ہوئی اور بیشتر مفسرین کے نزدیک یہ جنگ بدر کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ جب عرب کے کفار مدینۃ المنورہ کی ابھرتی ہوئی اسلامی حکومت کو زیر کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے اور اس پر حملہ کی تیاری

Marfat.com

کررہے تھے۔اس لیے اس سورۃ مبارکہ میں بنیادی طور پر جہاد اور قتال کا بیان ہے۔اس میں جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

مدینۃ المنورہ میں ایک بڑی تعداد منافقین کی تھی جو دل سے ایمان نہ رکھتے تھے اور ان کا پتا اس وقت چلتا جب جہاد کا کوئی موقع آتا اور جہاد سے بچنے کے لیے مختلف حیلے بہانے کرنے لگتے۔اس سورت میں ان منافقین کی مذمت بیان کی گئی ہے اس لیے اس کا نام بھی سورۃ محمد (ﷺ) ہے اور چونکہ اس میں جہاد اور قتال کے احکامات بیان کیے گے ہیں۔اس لیے اس کو سورۃ قتال کا نام بھی دیا گیا ہے۔(مفتی محمد تقی عثمانی،صفحہ 974)

یہ سورۃ مبارکہ بڑی فضیلت والی ہے جو شخص اس کے پڑھنے کا معمول بنالے اسے آپ ﷺ سے محبت پیدا ہو جائے گی اور یقیناً جس کو آپ ﷺ سے محبت پیدا ہو جائے، وہ سمجھے کہ اس کو دنیا کی بہت بڑی نعمت حاصل ہوگئی۔ جو شخص رات کو سوتے ہوئے ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو اسے کوئی برا خواب نہیں آئے گا بشرطیکہ یقین کامل سے پڑھے۔(مجموعہ اوراد و وظائف ،مولوی عصمت اللہ)

سورت کا آغاز ملاحظہ کیجیے جیسے اچانک گفتگو شروع ہوتی ہے۔

الذین کفروا وصدو عن سبیل اللہ اضل اعمالھمo

"وہ لوگ جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی اور اللہ کے راستہ میں جانے سے دوسروں کو روکا (اور خود بھی رکے رہے) اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا"۔(آیت ۱)

آیت 4 میں ایک اہم مضمون کا ذکر ہے۔جس کا ذکر سورت الانفال میں آیا ہے۔غزوہ بدر میں کفار کے ستر آدمی گرفتار ہوئے جن کو آنحضرت ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہ کی اکثریت کے مشورہ سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے ناپسندگی کا اظہار فرمایا تھا کہ جب تک کافروں کی طاقت نہیں کچلی جاتی اس وقت تک قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑنا صحیح فیصلہ نہیں تھا۔کیونکہ اس سے دشمن اور طاقتور ہو سکتا ہے۔سورۃ الانفال کی ان آیات سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ شاید آئندہ بھی جنگی قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑنا جائز نہ ہو۔اس لیے اس آیت نے یہ ثابت کر دیا کہ جب کفار کی طاقت کچلی جائے تو اس وقت ان کو چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں اور مسلمان حاکم کے لیے دونوں صورتیں ہیں چاہے بغیر معاوضہ چھوڑ دے یا فدیہ لے کر چھوڑے۔

Marfat.com

آیت 15 میں اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کی صفات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: کیا دوزخ اور جنت والے برابر ہو سکتے ہیں۔ آیت 20 میں پھر منافقین کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اگلی ہی آیت میں اہل ایمان سے کہا گیا ہے۔

"پھر جب جنگ کا فیصلہ ہو جائے تو پھر اگر وہ اللہ سے کئے گئے وعدہ کو پورا کریں تو یقیناً اللہ ان کو خیر عطا فرمائے گا"۔ (آیت 21)

سورۃ الفتح

سورۃ الفتح مدنی سورت ہے اور اس میں چار رکوع اور 29 آیات ہیں۔ یہ سورت مبارکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی اور پوری کی پوری اس اہم تاریخی معاہدہ کے گرد گھومتی ہے جو کہ مسلمانوں اور کافرون کے مابین ہجرت کے چھٹے سال واقع ہوا۔

اس سورۃ مبارکہ کا مختصر پس منظر کچھ یوں ہے ہجرت کے چھٹے سال آپ ﷺ نے ایک خواب دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ کے حکم کے مطابق آپ ﷺ 1400 صحابہ کے ساتھ مدینۃ المنورہ سے مکۃ المکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ کا قافلہ مکۃ المکرمہ کے قریب پہنچا تو پتہ چلا کہ مشرکین مکہ نے ایک بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے۔ جس کا مقصد آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو مکۃ المکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا ہے۔ چناچہ آپ ﷺ نے حدیبیہ سے کچھ دور پڑاؤ ڈالا اور حضرت عثمانؓ کو اپنا ایلچی بنا کر مکۃ المکرمہ بھیجا کہ وہ ان کو بتائیں کہ مسلمانوں کا گروہ مکۃ المکرمہ عمرہ کی نیت سے آیا ہے نہ کہ جنگ کی نیت سے۔ اسی اثنا میں یہ افواہ پھیل گئی کہ مکہ کے کافروں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے بیعت کی کہ وہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا بدلہ لیں گے اور اگر کافر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تو وہ اپنی جانیں پیش کر دیں گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے قبیلہ بنی خزاعہ کے ایک سردار کے ذریعے قریش کے سرداروں کو یہ پیش کش کی کہ اگر وہ ایک مدت تک جنگ بندی کا معاہدہ کرنا چاہیں تو وہ تیار ہیں۔ اس کے جواب میں مکہ سے کئی ایلچی آئے اور آخر کار ایک معاہدہ لکھا گیا۔ جس میں یہ طے پایا کہ آنحضرت ﷺ اور قریش مکہ آئندہ دس سال تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی جنگ نہیں کریں گئے۔ اس معاہدہ میں کافروں نے یہ شرط بھی رکھ دی کہ اس بار مسلمان مدینہ واپس چلے جائیں اور اگلے سال عمرہ کی ادائیگی کر لیں۔ تمام صحابہ کرامؓ

Marfat.com

کو یہ بات پسند نہ تھی کیونکہ وہ تو احرام باندھ کے عمرہ کی ادائیگی کے لیے آئے تھے اور قریش سے قتال کے لیے بھی تیار تھے۔ مگر انہوں نے آپ ﷺ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اس معاہدہ میں مشرکین مکہ نے ایک شرط یہ بھی رکھ دی کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ جائے گا تو واپس کر دیا جائے گا اور اگر مدینہ سے مکہ جائے گا تو واپس نہیں کیا جائے گا۔ بظاہر یہ معاہدہ کفار کی پسند کا تھا لیکن اللہ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کر دیا گیا اور آپ ﷺ نے اس کو منظور کر لیا۔ اسے صلح حدیبیہ کا نام دیا گیا ہے۔

کچھ ہی عرصہ کے بعد مشرکین مکہ نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ ایک شخص جس کا نام ابو بصیر تھا مسلمان ہو کر مدینہ آ گیا اور آپ ﷺ نے معاہدے کے تحت اسے مکہ بھیج دیا مگر اس نے مکہ جانے کی بجائے راستے میں قریش کے خلاف چھاپہ مار جنگ شروع کر دی اور اس طرح جو بھی مسلمان ہوتا وہ اس چھاپہ مار دستہ کا حصہ بن جاتا۔ لہٰذا مشرکین نے درخواست کی کے اس بے سروسامانی کے عالم پڑی جماعت کو مدینہ بلا لیا جائے اور ان سے ہم کو خلاصی دی جائے۔ آپ ﷺ آٹھ ہجری کو فاتح کی حیثیت سے مکۃ المکرّمہ میں داخل ہوئے۔

تیسرے رکوع میں اللہ نے بیعت کرنے والوں کو اپنی رضا کی بشارت دی ہے اور فرمایا اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کر رہے تھے اور اللہ کے علم میں تھا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا تو اللہ نے ان پر سکینہ نازل فرمائی اور ایک عظیم فتح ان کو عطا فرمائی' (آیت 18)

سورۃ مبارکہ کی آخری دو آیات بہت اہم ہیں ان میں آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد اور آپ ﷺ کی جماعت کے افراد کی خصوصیات کا ذکر ہے۔ وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تا کہ وہ اس کو غالب کر دے ہر دوسرے دین پر اور اللہ کافی ہے بطور گواہ کے محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت اور آپس میں رحمدل ہیں۔ تم ان کو رکوع اور سجود کی حالت میں پاتے ہو۔ غرضیکہ وہ اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے چہروں پر سجود کے نشان ہیں۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں اور زبور میں مذکور ہیں۔

سورۃ الحجرات

سورۃ الحجرات مدنی سورت ہے۔ یہ دو رکوع اور 18 آیات پر مشتمل ہے۔ یہ سورت ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل اور بقا کے بارے میں ہے۔ اس میں بنیادی طور پر دو موضوعات ہیں۔ یہاں پہلا

Marfat.com

موضوع یہ ہے کہ مسلمانوں کو آپ ﷺ کے ساتھ تعظیم کا رویہ کیسے اختیار کرنا چاہیے۔ جبکہ دوسرے موضوع میں مسلمانوں کا آپس میں اتحاد اور اتفاق قائم رکھنا اور اس طرح ایک صحیح اسلامی معاشرے کے اصول وضوابط بیان کئے گئے ہیں۔

مثال کے طور پر مسلمانوں کے اگر دو گروہ میں کسی بات پر لڑائی ہو جائے تو دوسرے مسلمانوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ اس سورت میں ایک دوسرے سے گفتگو، مذاق، غیبت، بدگمانی، بداخلاقی وغیرہ جیسے امور کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کی رو سے سب انسان برابر ہیں۔ ایک انسان کے دوسرے پر برتری خاندان، ذات، قبیلہ یا زبان کی بنیاد پر نہیں بلکہ صرف تقویٰ پر ہے۔ صحیح مسلمان بننے پر صرف زبان سے اقرار کافی نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو دل سے ماننا ہے اور اس پر اخلاص دل سے عمل پیرا ہونا ہے۔ (مفتی تقی عثمانی)

حجرات عربی میں حجرہ کی جمع ہے جو کمرے کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے رہائشی کمروں سے آواز دینے کو منع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام حجرات ہے۔ سورۃ حجرات کی پہلی آیت ہی اہم پیغام لیے ہوئے ہے۔

"اے ایمان والو۔ مت آگے بڑھو اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے اور تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے"۔ (آیت ۱)

اس سورت میں معاشرت کا ایک اصول بیان کیا گیا ہے ارشاد ہے۔ "اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی اہم خبر لے کر آئے تو چھان بین کر لیا کرو۔ مبادا تم نادانی میں کسی قوم کے خلاف اقدام کر بیٹھو اور پھر تم کو اپنے کیے پر پچھتانا پڑے"۔ سورۃ الحجرات کی آیات 9 اور 10 میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق اور اتحاد کا درس دیا گیا ہے۔ "اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں جھگڑ پڑیں تو ان کے مابین صلح کرا دو اور اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔ پھر اللہ کے حکم کو تسلیم کر کے ان کے درمیان صلح کروا دو۔ دونوں کے درمیان عدل اور انصاف کے ساتھ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

اس کے بعد چھ معاشرتی برائیوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس میں مذاق اڑانا، عیب لگانا، برے نام رکھنا، بدگمانی کرنا، راز تلاش کرنا اور غیبت کرنا۔ اس سورۃ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی عزت اور برتری کا اصل معیار تقویٰ ہے۔ آیت ۱۵ میں واضح طور پر مؤمنین کے بارے میں

Marfat.com

فرمایا:

''پورے مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستے میں جہاد کیا یہ لوگ ہیں سچے''۔

............☆☆☆............

Marfat.com

باب 7

سورۃ ق تا سورۃ التحریم

سورۃ ق

سورۃ ق کی خصوصیت ہے کہ حضورﷺ فجر اور جمعہ کی نماز میں اکثر اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے اس میں تین رکوع اور ۴۵ آیات ہیں احادیث میں سورۃ ق کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آپﷺ اس سورۃ مبارکہ کو اکثر اوقات جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار دوسرے دنوں میں بھی فجر کی پہلی رکعت میں پڑھتے۔

اس سلسلے میں ایک اور روایت ہے کہ اس کے پڑھنے سے ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اناج اور پھل آفات سے محفوظ رہتے ہیں اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور جو شخص اسے تین بار پڑھ کر سرمہ دم کر کے اپنی آنکھوں میں ڈالتا ہے تو اسکی آنکھوں کی بصارت میں ضعف نہیں آئے گا۔ (مجموعہ اوراد و وظائف، مولوی عصمت اللہ حسن زئی)

اس سورۃ کی سب آیات چھوٹی ہیں۔ اس سورت کا اصل موضوع آخرت ہے کئی آیات میں اہل ایمان کو جھنجوڑا گیا ہے کہ آخرت کی فکر کی جائے۔ وہ بہت قریب ہے۔ اس کی ابتدائی آیات میں آخرت سے خبردار کیا گیا ہے۔

"ق قسم ہے اس عظیم الشان قرآن کی کہ آپﷺ ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔ مگر ان کو بڑا تعجب ہوا اس بات پر کہ ان کے پاس ایک خبردار کرنے والا آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو بڑی حیران کن بات ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا یہ تو بہت دور کی بات ہے"۔ (آیات 1 تا 3)

آیات 6 تا 7 میں فرمایا گیا ہے کہ " کیا اپنے اوپر آسمان نہیں دیکھتے ہو کہ ہم نے اس کو کیسے بنایا اور اس کیسے رونق دی کہ اس میں کوئی رخنہ نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اگائی اس میں ہر قسم کی رونق کی چیز۔ یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے والی اور سبق دینے والی ہیں"۔ بعد الموت کے منکرین کو اللہ نے

Marfat.com

یوں جواب دیا ہے۔" کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے کے بعد عاجز آ گئے ہیں (حالانکہ نیا بنانا پہلے سے بنے ہوئے کی نسبت زیادہ مشکل ہے) بلکہ یہ لوگ دوبارہ پیدا کرنے کے بارے میں مغالطہ کا شکار ہیں"۔ (آیت 15)

آیات 16 تا 23 میں اللہ کے علم کا تذکرہ ہے۔ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کے مقرر کردہ فرشتے انسان کے تمام اچھے برے اعمال کو بطور ریکارڈ لائیں گے اور یہ اعمال نامہ انسان کے سامنے رکھ دیا جائے گا فرمایا "اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اس کے دل کے خیالات کو بھی جانتے ہیں اور (ہم اس) کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں"۔ (آیت ۱۶)

اس سورۃ مبارکہ کی آیات 39 اور 40 میں نمازوں کے اوقات کا ذکر آیا ہے۔"اے نبی ﷺ جو کچھ یہ کفار بکتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور رات کے اوقات میں پھر اس کی تسبیح کیا کریں اور نمازوں کے بعد بھی"۔

سورۃ الذٰریٰت

یہ مکی سورت ہے اور 60 چھوٹی آیات پر مشتمل ہے۔ دیگر مکی سورتوں کی طرح اس کے موضوعات میں بنیادی عقائد کی تعلیم اور خاص طور پر آخرت کی زندگی، جنت اور دوزخ کے حالات اور پچھلی قوموں کی نافرمانی پر ان کے عبرتناک انجام کا تذکرہ ہے۔

ابتدا اللہ تعالیٰ نے چار ہواؤں کی قسموں سے کی ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

بیشک جو وعدہ تم سے کیا گیا وہ سچا ہے اور جزا اور سزا ضرور واقع ہو کر رہے گی۔ (آیات 5 اور 6)

یہاں ایک بات سمجھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار ہواؤں کی قسمیں کہہ کر بات کیوں شروع کی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی کئی اور جگہوں پر بھی قسمیں کھائی ہیں۔ اس کا قابل فہم جواب یہی ہے کہ تحریر اور تقریر میں ایسے الفاظ کلام میں فصاحت اور بلاغت میں زور پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

آیات 15 تا 19 میں متقین کی صفات اور ان کے لیے انعامات کا ذکر ہے جو قیامت کے دن ان کے نیک اعمال کے بدلے میں انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ "بیشک اللہ سے ڈرنے والے اس دن باغات اور چشموں میں ہوں گے جو ان کا رب انہیں دے رہا ہوگا۔ بیشک یہ لوگ اس سے پہلے

Marfat.com

بھی نیکوکار تھے۔ یہ لوگ رات کو (رب کی عبادت کیوجہ سے) بہت کم سویا کرتے تھے اور سحری کے وقت استغفار کرتے تھے اور انکی کمائی میں غریب اور محروم لوگوں کا حصہ ہوتا تھا۔

سورۃ الذریٰت کی آیات ۳۸ تا ۴۶ میں سابقہ انبیاء کی اقوام کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء و رُسُل کی سرکشی کی۔ جس کی پاداش میں اُن پر عذابِ الٰہی آیا۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر عاد، ثمود اور حضرت نوح علیہ السلام کی اقوام کا مذکور ہے۔ ان لوگوں نے بجائے اپنے انبیاء و رُسُل کی اطاعت و فرمانبرداری کے انہیں ساحر یا مجنون کہا اور یوں سیدھے راستے سے بغاوت کی۔

سورۃ الطّور

سورۃ الطّور مکی سورت ہے یہ دو رکوعوں اور 49 آیات پر مشتمل ہے۔ سورۃ الذریت کی طرح اس کی ابتدا بھی قسموں سے ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے ابتدائی چھ آیات میں پانچ چیزوں کی قسم کھائی ہے اور اس کے بعد آخرت کے عذاب سے خبردار کیا ہے۔ فرمایا:

"قسم ہے طور (پہاڑ) کی اور لکھی ہوئی کتاب کی جس کے صفحات کشادہ ہیں اور آباد گھر کی اور اونچی چھت کی، اور ابلتے ہوئے دریا کی۔۔۔ بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے اس کو کوئی نہیں ہٹا سکتا۔" (آیات 1 تا 7)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ رات کو مکہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے۔ ایک گھر کے اندر سے سورۃ الطّور کی تلاوت کی آواز آئی۔ ان عذاب ربک لواقع ٥ (آیت ۷)

آپؓ کے دماغ پر اس قدر اثر ہوا کہ کچھ دیر دیوار کے سہارے کھڑے رہے اور جب گھر گئے تو کئی دن تک بخار میں مبتلا رہے۔ غزوہ بدر میں کچھ قیدی مسلمانوں کے پاس تھے حضرت جنید رضی اللہ عنہ اس سلسلے میں آپ ﷺ کے پاس آئے۔ اس وقت آپ ﷺ سورۃ طور کی تلاوت کر رہے تھے وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ ایمان لے آئے۔

یہاں کوہِ طور کا ذکر ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے ہم کلام ہوتے تھے۔ کتاب سے مراد تورات ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی البتہ چند مفسرین کے نزدیک اس کتاب سے مراد نامۂ اعمال ہے گھر سے مراد "بیت المعمور" جو کہ عالم بالا میں ایسا ہی گھر ہے جیسا کہ دنیا میں بیت اللہ۔ عالم بالا کا یہ گھر فرشتوں کی عبادت گاہ ہے۔ اونچی چھت سے مراد آسمان ہے۔

Marfat.com

آیات 8 تا 16 میں جہنمیوں کا ذکر ہے کہ انہیں کس طرح سزا ملے گی۔ فرمایا:

''اُس دن آسمان تھرتھرا کر لرز اُٹھیں گے اور پہاڑ ہولناک طریقے سے چل پڑیں گے تو اُس دن بڑی خرابی ہوگی۔ اُن کو جو حق کو جھٹلاتے ہیں جو بیہودہ باتوں میں ڈوبے ہوئے کھیل رہے ہیں اُس دن جب انہیں دھکے دے کر جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا (کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ بھلا کیا یہ جادو ہے یا تمہیں اب کچھ نظر نہیں آرہا۔ داخل ہو جاؤ اس میں تم جو کرو یا نہ کرو تمہارے لیے برابر ہے۔ تمہیں انہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔''

سورۃ مبارکہ کی آیات 17 سے 28 تک متقین لوگوں کے بہترین انجام اور ان کے انعامات کا تذکرہ ہے۔

''متقی لوگ بے شک باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔۔۔اُن سے کہا جائے گا کہ خوب مزے سے کھاؤ پیو ان اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ وہ ایک قطار میں لگی ہوئی اونچی نشستوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُن کا بیاہ کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کرتی رہی تو ہم جنت میں ان کی اولاد کو اُن کے ساتھ ملا دیں گے اور اُن کے عمل میں سے کسی چیز کی کمی نہیں کریں گے۔ (یاد رکھو) ہر آدمی اپنی کمائی کا ذمہ دار ہے۔''

(آیات 17 تا 21)

دوسرے رکوع کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے نبی کریم ﷺ کی ذات پر کیے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

''اے نبی ﷺ! آپ ﷺ یاددہانی کراتے رہیں آپ ﷺ رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں نہ مجنوں۔ کیا ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ آپ ﷺ تو ایک شاعر ہیں اور ہم منتظر ہیں۔ گردشِ زمانہ کے (اے نبی ﷺ) آپ بھی کہہ دیجیئے (ضرور) انتظار کرو پس میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔'' (آیات 28 تا 31)

آیت 33 میں کفار کا وہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ قرآن کو من گھڑت کہتے تھے۔ اور آیت 34 میں اللہ تعالیٰ نے چیلنج کر دیا ہے۔

Marfat.com

''کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (قرآن) خود پیغمبر ﷺ نے گھڑ لیا ہے۔ نہیں یہ ضد میں ایمان نہیں لا رہے اگر یہ واقعی سچے ہیں تو اس جیسا کوئی کلام گھڑ کر لے آئیں۔'' (آیات 33 تا 34)

آخری آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو صبر کی تلقین کی ہے بعد میں کہا کہ آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح میں لگے رہیں اس حمد کے ساتھ اور کچھ رات کو بھی اس کی تسبیح کریں اور اُس وقت بھی جب ستارے ڈوب جاتے ہیں۔ (آیات ۴۸ تا ۴۹)

سورۃ النجم

سورۃ النجم تین رکوعوں اور چھوٹی چھوٹی 62 آیات پر مشتمل ہے۔ یہ بھی مکی سورت ہے یہ سورت مکی زندگی کے اوائل میں نازل ہوئی۔ عربی میں نجم ستارے کو کہتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ستارے کی قسم کھائی ہے اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ النجم ہے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ پہلی سورت ہے جو آپ ﷺ نے علی الاعلان ایسے مجمع میں پڑھ کر سنائی جس میں مسلمانوں کے علاوہ مشرکین کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ یہ پہلی سورت ہے جس میں آیتِ سجدہ نازل ہوئی۔ جس وقت آپ ﷺ نے سجدے کی آیت اُس مجمع کے سامنے تلاوت فرمائی اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے سجدہ کیا تو مشرکین بھی سجدے میں چلے گئے۔

اس سورۃ مبارکہ کا اصل مقصد اور موضوع حضور ﷺ کی رسالت کو ثابت کرنا ہے اور جو وحی آپ ﷺ پر نازل ہوتی ہے وہ بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے آتی ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے ہیں۔ اس سورت کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے واقعہ معراج کی سیر کا تفصیلی ذکر ہے جس میں آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں بھی دیکھا۔

واضح رہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اصلی حالت میں کم از کم دو مرتبہ دیکھا ہے یہ واقعہ معراج کے دوران جب آسمانوں کی سیر کرائی۔ ایک دفعہ آسمان کے اونچے کنارے پر اور دوسری دفعہ سدرہ المنتہٰی کے پاس۔

آیات 19 تا 20 میں کفر کے تین بتوں کا ذکر ہے جن کے نام قرآن نے لات، عزیٰ اور منات (دیوی) ذکر کیے ہیں۔ مشرکین ان بتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

مشرکین کے اس غلط عقیدے کی نفی کرتے ہوئے فرمایا ''کیا تمہارے لیے بیٹے اور اس کے لیے بیٹیاں ہیں؟ یہ تو بہت غلط تقسیم ہے۔''

آیات 27 اور 28 میں کفارِ مکہ کا فرشتوں کو بھی اللہ کی بیٹیاں قرار دینے کے بارے یوں ذکر ہے۔

''جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ ان فرشتوں کے عورتوں والے نام رکھتے ہیں حالانکہ ان کے پاس اس کی کچھ خبر نہیں ہے یہ محض اپنے گمان کی پیروی کرتے ہیں اور حق بات کے مقابلے میں گمان کچھ کام نہ آئے گا۔''

آیات 57 اور 58 میں پھر قیامت کا ذکر ہے۔

''جو گھڑی جلد آنے والی ہے وہ قریب آ پہنچی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اسے ہٹا سکے۔''

آخری آیت ''آیت سجدہ'' ہے۔ کفار کے غلط عقائد اور ہٹ دھرمی کے طویل ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ پھر بھی اُن کو موقع دیتے ہیں کہ تم اب بھی اپنے رب کے آگے جھک جاؤ تا کہ کامیاب ہو سکو۔ فرمایا:

فاسجدوا الله واعبدوا ٥

''اب (بھی) جھک جاؤ اللہ کے سامنے اور اُس کی بندگی کر لو۔'' (آیت 62)

سورۃ القمر

سورۃ القمر مکی سورت ہے اس میں تین رکوع اور 55 آیات ہیں۔

یہ سورت مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ دکھلایا۔ اس واقعہ کو ''شق القمر'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مشرکینِ مکہ چونکہ اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے تھے اور بتوں کی پوجا کو چھوڑنا ان کی قسمت میں نہیں تھا اور ہمہ وقت آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ایذا پہنچانا اور ہنسی مذاق کرنا اُن کا معمول تھا کبھی کبھار آپ ﷺ سے معجزوں کا بھی مطالبہ کرتے۔ اللہ کے حکم سے آپ ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اور پھر دونوں ٹکڑوں کو اپنی انگلی مبارک کے اشارہ سے جوڑ دیا۔

بقیہ مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی توحید، رسالت اور آخرت کا ذکر ہے اور کچھ سابقہ اقوام کے انجام کا بھی مختصر ذکر ہے اور اس سورت کا یہ خاصا ہے کہ اس میں بار بار یہ جملہ دہرایا گیا ہے۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کو بہت آسان بنا دیا ہے تو کیا کوئی ہے جو نصیحت

Marfat.com

حاصل کرے۔''

اقتربت الساعۃ وانشق القمرoوان یروا ایۃ یعرضو ویقولو اسحر مستمرo

''قیامت قریب آ لگی ہے اور چاند پھٹ گیا اور اگر کوئی لوگ (کافر) نشان دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔'' (آیات 1 تا 2)

اس سورۃ مبارکہ میں آیات 9 تا 17 میں قومِ نوح، آیات 18 تا 22 میں قوم عاد، آیات 23 تا 32 میں قوم ثمود اور آیات 33 تا 40 میں قوم لوط کا جامع انداز میں تذکرہ ہے۔ ان واقعات میں ایک اہم اور مشترکہ چیز یہ ہے کہ ہر واقعہ کا اختتام ایک ہی آیت پر ہو رہا ہے۔

''ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکرo''

''اور ہم نے قرآن کو یاددھانی کے لیے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی اس سے نصیحت یعنی ہدایت حاصل کرے؟''

اس آیت مبارکہ کے بار بار آنے کا مقصد قرآن کا چیلنج ہے اور حجت کے طور پر ہے۔ یہ لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے صرف اور قرآن ہی سے نصیحت حاصل کرنے کے لیے کہا گیا ہے جو کہ انسان کی کامیابی کا موجب ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کی آیات 43 تا 45 میں ایک پیشین گوئی بیان کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جتنے بھی مخالفین ہیں یہ سب پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے اور انہیں شکست ہوگی اور دنیا نے اس پیشین گوئی کو صحیح ہوتے ہوئے دیکھا کہ جب جنگِ بدر میں مسلمانوں کو عظیم کامیابی ہوئی اور اسمیں مکہ کے کئی بڑے بڑے سردار بھی مارے گئے۔ 70 افراد گرفتار کر لیے گئے اور باقی بھاگ گئے۔

ان آیات کا شانِ نزول بنیادی طور پر یہ ہے کہ مکہ کے کافروں کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا کہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اس لیے جب ان سے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کی بات کرتے تو وہ اس کو مذاق سمجھتے اور اپنے طاقتور ہونے اور مسلمانوں کے کمزور ہونے کا برملا کہتے تھے۔ فطرتِ خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تکبر اور غرور بالکل پسند نہیں ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنگِ بدر میں فتح کی خبر جنگ کے ایک روز قبل رات کے سجدے میں ہی دے دی۔ آپ ﷺ نے طویل سجدے کے بعد جب سر مبارک اُٹھایا تو آپ ﷺ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔

Marfat.com

سیھزم الجمع ویولون الدبر۔

''اس جمعیت کو عنقریب شکست ہو جائے گی اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔'' (آیت 25)

سورۃ الرحمٰن

سورۃ الرحمٰن مدنی سورت ہے اس میں تین رکوع اور 78 آیات ہیں۔ یہ سورت عبارت کے حسن، ادب اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے قرآنِ کریم کی ایک عظیم سورت ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ نے اس سورت کو ''عروس القرآن'' کے خطاب سے نوازا ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر شے کے لیے زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سورۃ الرحمٰن ہے (بیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے ہمارے سامنے پوری سورہ الرحمٰن کی تلاوت کی۔ صحابہ اکرامؓ خاموش رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ سورت ایک رات جنوں کو سنائی تھی وہ اس کا تم سے بہتر جواب دے رہے تھے۔ جب بھی یہ آیت فبای الاء ربکما تکذبن o پڑھتا تو وہ جواب میں کہتے''۔ ''اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ پس تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔'' (سنن ترمذی)

مولانا محمد تقی عثمانی اپنی کتاب ''آسان ترجمۂ قرآن' (صفحہ 1036) میں لکھتے ہیں کہ ''یہ وہ واحد سورت ہے جس میں بیک وقت انسانوں اور جنّات کو صراحت کے ساتھ مخاطب فرمایا گیا ہے۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔''

اس کی آیت 11 کے بعد آنے والی ہر آیت کے بعد ایک ہی آیت کو 31 مرتبہ دہرایا گیا ہے۔ وہ ہے ''فبای الآء ربکما تکذبنo''

''تو تم (انسانوں اور جنّوں) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔''

سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی چار آیات اپنی مثال آپ ہیں۔

الرحمٰن. علم القرآن oخلق الانسانoعلمه البیانo

Marfat.com

''(اللہ جو) نہایت مہربان ہے اُسی نے قرآن کی تعلیم دی۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو بیان کرنا سکھایا۔'' (آیات 1 تا 4)

اس سورۃ مبارکہ کے شروع میں اپنی قدرت کی چند نشانیاں بتائی ہیں۔ آیات 7 تا 9 میں میزان (تول) میں عدل کرنے کا حکم دیا ہے اس کے بعد اپنی بہت سی نعمتوں کا ذکر کیا ہے جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ میوے اور کھجور کے درخت (آیت 11)

۲۔ بھوسے والا غلہ اور خوشبودار پھول (آیت 12)

۳۔ سمندر میں چلنے والے جہاز (آیت 24)

آیت 31 تا 44 میں قیامت کے دن کی طرف اشارہ ہے کہ ہم عنقریب تمہارا (انسانوں اور جنوں کا) حساب لینے والے ہیں۔ آیت 33 میں اللہ تعالیٰ نے بڑے منفرد انداز میں دونوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

''اے انسانوں اور جنوں کے گروہ، اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ، تم زبردست طاقت کے باوجود بھی نہیں نکل سکو گے۔''۔۔۔۔ غرض وہ وقت آئے گا جب آسمان پھٹ جائے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ گلاب بن جائے گا۔۔۔۔ مجرم لوگوں کو ان کی علامتوں سے پہچان لیا جائے گا۔ پھر اُن کو سر کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔۔۔۔ یہ ہے وہ جہنم جسے یہ مجرم لوگ جھٹلاتے تھے۔ یہ اس کے کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگائیں گے۔۔۔۔

اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور آخری آیت میں اپنی بڑائی بیان کی ہے۔

''بابرکت ہے نام تمہارے پروردگار کا جو عظمت والا بھی ہے اور کرم والا بھی۔'' (آیت 78)

سورۃ الواقعہ

سورۃ الواقعہ مکی سورت ہے اور یہ مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس میں تین رکوع اور 96 چھوٹی چھوٹی آیات ہیں۔ اس سورت کو ''سورۃ الواقعہ'' قیامت کے واقعہ کی وجہ سے کہا گیا ہے۔

احادیث میں اس سورۃ مبارکہ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص سورۃ الواقعہ پڑھے وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا (ابن کثیر)۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص سورۃ الحدید، واقعہ اور رحمٰن پڑھتا

Marfat.com

ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔اسی طرح ایک اور روایت میں ہے سورۃ الواقعہ سورۃ الغنا ہے اس کو پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ اور اپنی بیویوں کو سکھاؤ۔حضرت عائشہؓ سے سورۃ الواقعہ کے پڑھنے کی تاکید منقول ہے۔(فضائل القرآن)

اس سورت کا مرکزی مضمون قیامت ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ آخرت میں اپنے اعمال کے لحاظ سے لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے بہت مقرب بندوں کا ہوگا جسے قرآن نے "السبقون السبقون" کہا ہے یعنی سب سے سبقت لے جانے والا۔دوسرا گروہ ان مسلمانوں کا ہوگا جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ بھی جنت میں جائیں گے۔تیسرا گروہ اُن بدبختوں کا ہوگا جن کے اعمال نامے اُن کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے جو جہنم میں جائیں گے۔پھر ان تینوں گروہوں کو جن حالات کا سامنا کرنا ہوگا۔اُس کی ایک جھلک بڑے مؤثر انداز میں دکھائی گئی ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کے تیسرے یعنی آخری رکوع میں قرآن کریم کی حقانیت کا ذکر ہے اور انسان کو اُس کی موت کا وقت یاد دلایا گیا ہے، جس سے کسی ذی شعور کو چھٹکارا نہیں۔موت اٹل ہے اور یہ آکر ہی رہے گی۔مرنے کے بعد پھر اُسے اٹھایا جائے گا اور حساب کتاب کا عمل شروع ہوگا۔

اس سورت کی پہلی آیت سے ہی قیامت کا منظر پیش کر دیا گیا ہے۔فرمایا:

اذا وقعت الواقعه ٥ليس لوقعتها كا ذبه٥

"جب وہ واقعہ ظہور پذیر ہوگا تو اُس کو جھٹلانے والا کوئی نہیں ہوگا۔"

آگے فرمایا:

خافضة الرافعة ٥اذا رجت الارض رجا ٥وبست الجبال بسا ٥فكانت هباء منبثا٥(آیات 3 تا 6)

"وہ ایک تہہ و بالا کرنے والی چیز ہوگی۔جب زمین ایک بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے گی اور پہاڑوں کو چورا چورا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔"

آیات 7 تا 12 میں انسانوں کے ان تین گروہوں کا ذکر ہے جس کی تفصیل اوپر دی گئی ہے۔یعنی اعلیٰ درجے کے مؤمنین، عام مسلمان اور کافر۔قرآن نے پہلے دونوں کامیاب گروہوں کا الگ الگ تذکرہ کیا ہے۔سبقت لے جانے والوں کا اعلیٰ ترین درجہ ہوگا۔یہ لوگ اپنے رب کے سب سے قریب

Marfat.com

ترین ہونگے کیونکہ وہ اپنی زندگی میں صرف اللہ کے احکامات کو احسن طریق سے بجالائے۔اس کے بعد عام مسلمانوں کا درجہ ہے ان کے لیے بھی نعمتیں ہوں گی مگر سبقت لے جانے والوں سے کم اور یہ جنت کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔تیسرا گروہ اصحاب الشمال یعنی جہنم والوں کا ہوگا انکا انجام بہت بُرا ہوگا۔قرآن نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

''اصحاب الشمال جھلستی لُو اور کھولتے پانی اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے مزید ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔ان کو زقوم کے درخت کا کھانا ملے گا اور کہا جائے گا تم بھرو اس سے اپنے پیٹ کو۔پھر پینا پڑے گا اس پر کھولتا پانی اور کہا جائے گا پیو جیسے پیاسا اونٹ پیتا ہے۔یہ ان کی مہمان نوازی ہوگی قیامت کے دن۔'' (آیات 41 تا 56)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو سمجھنے کے لیے غور و فکر کرنے کا ذکر کیا ہے کہ اس دنیا کی ان سب چیزوں کو کس نے پیدا کیا ہے۔اس میں سب سے پہلے انسان کی تخلیق کا ذکر کیا ہے۔

سورۃ واقعہ کو سورۃ الغنیٰ بھی کہتے ہیں۔کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''بھلا دیکھو جو پانی کا قطرہ (نطفہ) تم ٹپکاتے ہو کیا تم اس سے انسان بنا کر پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔'' (آیات 58 تا 59)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اناج کا ذکر کیا ہے کہ اسے کون اُگاتا ہے پھر پانی کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ اسے بادلوں سے اُتارتا ہے۔آگ کا ذکر ہے جو تم درختوں سے حاصل کرتے ہو۔۔۔یہ سب اللہ کی قدرتِ کاملہ کی عظیم نشانیاں ہیں۔

سورۃ مبارکہ کے آخری رکوع میں قرآن کی عظمت کا ذکر کیا ہے۔فرمایا:

''سو میں قسم کھاتا ہوں کہ بے شک یہ بہت عزت والا قرآن ہے جو لکھا ہوا ہے ایک محفوظ کتاب میں۔اسے وہی چھوتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں۔(یعنی فرشتے) اتارا گیا ہے تمام جہانوں کے مالک کی طرف سے۔'' (آیات 75 تا 80)

آیات 88 تا 94 میں ایک مرتبہ بھی اجمالی طور پر بنی نوع انسان کے مذکورہ بالا تین گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس سورۃ کی آخری آیت میں تسبیح و تحمید بیان کی گئی ہے۔

فسبح باسم ربک العظیم o ''پس آپ اپنے رب کے نام کے ساتھ تسبیح کیجیے جو سب سے بڑا ہے۔'' (آیت 74)

Marfat.com

سورۃ الحدید

سورۃ الحدید مدنی سورت ہے۔اس سے قبل سورۃ ق تا سورۃ الواقعہ (ماسوائے سورۃ الرحمٰن) مکی سورتوں کا ایک گروپ ہے۔معروف مذہبی سکالر و مفکر ڈاکٹر اسرار احمد نے اسے مکی سورتوں کے گلدستے کا نام دیا ہے اسی طرح سورۃ الحدید سے سورۃ التحریم تک دس مدنی سورتوں کا ایک گلدستہ ہے۔قرآن کریم میں سورتوں کی تعداد کے لحاظ سے لگاتار مدنی سورتوں کا سب سے بڑا گلدستہ ہے۔قرآنِ کریم میں اور کہیں بھی دس مدنی سورتیں اکٹھی نہیں آئیں۔

مفتی محمد تقی عثمانی اپنی کتاب ''آسان ترجمہءِ قرآن'' میں لکھتے ہیں کہ اس کی آیت 25 میں لوہے کا ذکر آیا ہے۔لوہے کو عربی میں ''حدید'' کہتے ہیں اسی مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۃ الحدید'' ہے۔

اکثر مفسرین کے مطابق سورۃ الحدید فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی جب اسلام کافی حد تک غالب آچکا تھا اور کفار کی دشمنیاں دھیمی پڑ گئی تھیں۔اس سورت میں اصل خطاب اُمتِ مسلمہ کو ہے اور مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان صفات سے آراستہ کرنے پر خصوصی توجہ دیں جو دینِ اسلام کو مطلوب ہیں اور اپنی کوتاہیوں پر معافی مانگیں گویا اس سورت میں مسلمانوں کو ہلکی پھلکی ڈانٹ اور زیادہ ترغیب کا درس دیا گیا ہے۔مسلمانوں کو واضح کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں دنیا کا مال خرچ کریں گے اور آخرت کو دنیا کے مال و دولت پر ترجیح دیں گے انہیں آخرت میں ایک ایسا نور عطا کیا جائے گا جو انہیں جنت تک لے جائے گا۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس سورت سے شروع ہونے والی دس سورتوں کے مدنی گلدستے میں پانچ سورتیں (سورۃ الحدید تا سورۃ التغابن) کا آغاز سبح للہ یا یسبح للہ یعنی تسبیح خداوندی سے ہوتا ہے۔اس لیے ان پانچ سورتوں کے مجموعے کو ''المسبحات'' بھی کہا جاتا ہے۔ان میں سے سب سے بڑی سورت سورۃ الحدید ہے جس کو ڈاکٹر اسرار احمد ''ام المسبّحات'' کا نام دیتے ہیں۔غرض یہ کہ یہ سورت اپنے اندر مضامین کے لحاظ سے ''جامعیت'' کی خوبی رکھتی ہے۔

سورۃ الحدید کی ابتداء ہی تسبیحِ خداوندی سے ہوتی ہے۔فرمایا:

سبح للہ مافی السموت والارض. وھو العزیز الحکیم ٥ لہ ملک السموت

Marfat.com

والارض یحی ویمیت. وھو علی کل شیء قدیرo (آیات 1-2)

"تسبیح بیان کرتی ہے اللہ کی ہر وہ شے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کے لیے ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سورۃ مبارکہ کی آیات 7 تا 12 میں اللہ تعالیٰ کے انسانوں سے دو تقاضے بیان ہوئے۔ ایمان اور انفاق فی سبیل اللہ۔ بنی نوع انسانوں کی کامیابی کی یہ دو بڑی شرائط ہیں۔ یعنی اُسے اُس طرح مانا جائے جیسے اُس کا حق ہے اور دوسرا سب کچھ اس کی راہ میں خرچ کر دو کیونکہ سب کچھ اُسی کا دیا ہوا ہے۔

آیت 8 میں اللہ تعالیٰ ہلکی سی سرزنش کے انداز میں فرماتا ہے:

"تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ رسول اللہ ﷺ تمہیں تعلیم دے رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان رکھو اور وہ تم سے قول و قرار لے چکے ہیں اگر تم واقعی مومن ہو۔"

اس سے اگلی آیت (یعنی 9) میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے ترغیب کا انداز اختیار کیا ہے۔

"وہی ہے (اللہ) جو نازل فرما رہا ہے اپنے بندے پر روشن آیات تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جائے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔"

آیت 11 میں انفاق کی ترغیب کا منفرد انداز ہے۔

من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسناً فیضعفہ لہ ولہ اجر کریمo

"کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ اچھا قرض (قرض حسنہ) جس کے نتیجے میں اللہ اُسے دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھا دیتے ہیں اور اس کے لیے بڑا باعزت اجر ہے۔"

آیت 20 میں دنیوی زندگی کی حقیقت کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ فرمایا:

"خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی ہے دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔"

آیت 25 میں اللہ تعالیٰ نے عدل کی تعلیمات دی ہیں اور لوہے کا ذکر کیا ہے جو کہ جنگ میں بہت کار آمد ہوتا ہے اور لوگوں کے لیے اس کے کئی اور بھی فوائد ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی سورۃ الحدید رکھا گیا ہے۔

Marfat.com

سورۃ المجادلۃ

سورۃ المجادلۃ مدنی سورت ہے اس میں تین رکوع اور 22 آیات ہیں۔اس سورت کا نام ''مجادلہ'' اس لیے ہے کیونکہ اس کی پہلی آیت میں ایک خاتون کے بحث کرنے کا ذکر ہے۔'مجادلہ' کا لفظی مطلب 'بحث کرنا/ جھگڑا کرنا' ہے۔

مولانا محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ اُس سورت میں چار اہم موضوعات کا بیان ہے۔پہلا موضوع ظہار ہے زمانہ جاہلیت میں عرب میں یہ طریقہ رائج تھا کہ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی سے یہ کہہ دیتا کہ تم میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہو تو اس سے اُس کی بیوی اُس کے لیے حرام ہو جاتی تھی۔اس سورت میں دوسرا موضوع یہود اور منافقین کی آپس میں سرگوشیوں کے بارے میں ہے جس سے مسلمانوں کو اندیشہ ہوتا تھا کہ منافقین تو اُن کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔تیسرا موضوع اجتماعی مجالس میں آداب کا ہے اور چوتھا موضوع منافقین کے بارے میں ہے جو کہ ظاہراً مسلمانوں سے دوستی کے دعوے کرتے تھے لیکن درحقیقت اُن کے دل میں ایمان نہ تھا۔

سورۃ مجادلہ کی پہلی آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ، حضرت اوس بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں۔ایک دفعہ حضرت اوس بن صامتؓ نے غصے میں یہ کہہ دیا کہ تم میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہو۔'' تو عرب کے دستور کے مطابق ''ظہار'' کے اس عمل کے تحت اُس کی بیوی اس لیے حرام ہو جاتی تھی۔یہ خاتون حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئی اور اس بارے میں پوچھا کہ اللہ کا کیا حکم ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اس سلسلے میں ابھی میرے پاس کوئی حکم نہیں آیا۔حضرت خولہؓ کے بار بار اصرار پر آنحضرت ﷺ اللہ کی طرف سے وحی کا انتظار کرنے لگے۔حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ بھی رو رو کر آسمان کی طرف اللہ سے فریاد کرنے لگیں۔اللہ کی طرف آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جس کے تحت حضرت اوس بن صامتؓ اور حضرت خولہ بنتؓ ثعلبہ نے آپس میں رجوع کر لیا لیکن اس کے لیے کفارہ ادا کرنا لازمی ہو گیا۔

''جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ اُن کی حقیقت میں مائیں نہیں ہو جاتیں۔اُن کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔۔۔۔، جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو اُن کو ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام

Marfat.com

کو آزاد کرنا ضروری ہے یا متواتر دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو 60 مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔" (آیات 3-4)

آیات 7 تا 13 میں اجتماعی مجلس میں آپس میں سرگوشیوں کے بارے میں احکام ہیں۔

"اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا۔ بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی باتیں کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جس کے سامنے تم جمع کیے جاؤ گے۔" (آیت 9)

آیات 14 تا 19 میں جھوٹی قسمیں کھانے اور اس کے ذریعے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے والوں کے برے انجام کا تذکرہ ہے۔

"کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے تھے جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ اُن میں سے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے تھے۔ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں یقیناً بُرا ہے۔"

آیت 20 میں اللہ نے فرمایا "بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھتے ہیں وہی سب سے زیادہ ذلیل ہوں گے۔ اللہ کا یہ فیصلہ ہے جو غالب آ کر رہے گا۔ بے شک اللہ زور آور زبردست ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ لوگ جو حقیقت میں اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔۔۔۔ اللہ اُن کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ ہیں اللہ کی جماعت کے لوگ آگاہ رہو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔"

سورۃ الحشر

یہ مدنی سورت ہے اور آپ ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے دوسرے سال نازل ہوئی۔ حشر کے لفظی معنی "جمع کرنا" ہے۔ اس میں تین رکوع اور 24 آیات ہیں۔ احادیث میں سورۃ الحشر کی بہت فضیلت آئی ہے اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے نام کثرت سے آئے ہیں اس لیے یہ بڑی باعظمت ہے اور حاجت روائی کے لیے بہت اکسیر ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ جو شخص رات یا دن میں سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھے اور اسی دن یا رات کو اس کا انتقال ہو جائے تو وہ یقیناً سورۃ الحشر کی بدولت جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (کنز العمال)۔ سورۃ حشر کی آخری تین آیات میں اسم اعظم ہے جن میں شفا اور ضرورت کے پورا ہونے کے اثرات بہت تیز ہیں اس لیے یہ آیات جس مرض کے لیے بھی پڑھی جائیں اللہ کے فضل سے شفا یابی ہوگی۔

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ مدینہ میں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اُن سے معاہدہ کیا تھا کہ آپس میں امن وامان سے رہیں گے اور مدینہ پر حملے کی صورت میں مل کر اس کا دفاع کریں گے ظاہراً یہودیوں نے معاہدہ قبول تو کرلیا تھا مگر آپ ﷺ سے دلی بغض رکھتے تھے اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے اور مکہ کے بت پرستوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے اور انہوں نے یہودیوں کیساتھ گٹھ جوڑ کرلیا۔ یہودیوں کا ایک قبیلہ بنونضیر کچھ شرائط پر عمل کرانے کی غرض سے آپ ﷺ کے پاس تشریف لایا۔ انہوں نے سازش کی کہ جب آپ ﷺ بات چیت کے لیے بیٹھیں تو ایک شخص اوپر سے آپ ﷺ پر چٹان گرادے مگر اللہ نے آپ ﷺ کو ان کی اس سازش سے باخبر کردیا اور آپ ﷺ وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بن نضیر کو پیغام بھجوایا کہ اب آپ لوگوں کے ساتھ ہمارا معاہدہ ختم ہوگیا ہے اور آپ ایک معینہ مدت میں مدینہ سے نکل جائیں مگر وہ نہ گئے آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنونضیر کے قلعے کا محاصرہ کرلیا آخرکار انہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور اُن کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کردیا گیا۔ البتہ اُن کو یہ اجازت دی گئی کہ جتنا مال وہ ساتھ لے جاسکتے ہیں لے جائیں۔

سورۃ الحشر کی پہلی آیت اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

"سبح لله مافی السموٰت ومافی الارض ط وهو العزيز الحكيم٥"

"اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔" (آیت 1)

آیات 6 تا 10 میں مال فے اور اس کے مصارف کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ مالِ فے وہ مال ہے جو لڑائی کے دوران، کافر شکست ہونے کی صورت میں مسلمانوں کے ہاتھوں چھوڑ جائیں۔

سورۃ الحشر کا دوسرا رکوع خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آیت 18 میں فرمایا:

"اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اُس نے کل (یومِ

Marfat.com

قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک وہ تمہارے سب اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔"

آگے آیت 19 میں فرمایا:

"تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے اُن کو اپنے آپ سے غافل کر دیا یہی تو بدکردار لوگ ہیں۔"

آیت 21 قرآن کی عظمت بیان کرتی ہے:

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے ہو کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور یہ وہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں۔"

سورۃ الحشر کی آخری تین آیات سورۃ الحدید کی ابتدائی چھ آیات سے مضامین کے لحاظ سے کسی حد تک ملتی ہیں۔ لیکن جہاں اللہ تعالیٰ کے 16 اسمائے حسنیٰ کا ذکر ہے جو کہ پورے قرآن پاک میں کہیں بھی ایک جگہ اس اسلوب کے ساتھ نہیں ملتا۔ اس لحاظ سے ان آیات کی بہت فضیلت ہے۔

سورۃ الممتحنہ

سورۃ الممتحنہ مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 13 آیات ہیں۔ یہ سورت صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آئے گا تو مسلمان اُسے واپس مکہ بھیجنے کے پابند ہوں گے۔ البتہ اس سلسلے میں عورتوں کو استثنیٰ حاصل ہوگا یعنی اگر کوئی عورت مسلمان ہو کر مدینہ آئے گی تو اس کو مدینہ میں ہی رکھنا ہے یا واپس بھیجنا ہے اس کا فیصلہ حضور ﷺ کریں گے۔ چونکہ اس سورت میں آپ ﷺ کو ان عورتوں کا امتحان یا جائزہ لینے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے اس کا نام ممتحنہ ہے یعنی امتحان لینے والی۔

اس سورت کا دوسرا اہم مضمون یہ ہے کہ مسلمانوں کو کن حالات میں اور کس قسم کے تعلقات غیر مسلموں سے رکھنے چاہییں جیسا کہ اس سورت کے شروع میں ہی حکم ہے کہ مسلمانوں کو دشمنوں سے خصوصی دوستی نہیں رکھنی چاہیے۔

اپنے مضامین کے اعتبار سے یہ سورۃ المجادلہ کے مشابہ ہے۔ اس میں بھی یہ ذکر ہے کہ حزب اللہ

Marfat.com

ہونے کے اعتبار سے مسلمانوں کی دلی محبتیں اللہ اور اہلِ ایمان کے ساتھ ہی ہونی چاہییں۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو اجتماعی زندگی مضبوط نہ ہوگی۔

سورۃ الممتحنہ کی پہلی آیت ملاحظہ کیجیے۔

یاایھاالذین امنو لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء ط ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ۔''

آپ ﷺ نے ایمان کی تکمیل کے لیے اللہ سے محبت اور غیراللہ سے دشمنی کا معیار واضح کر دیا۔ فرمایا:

''جس نے کسی سے محبت کی تو اللہ کے لیے اور کسی سے دشمنی کی تو اللہ کے لیے۔ کسی کو کچھ دیا تو اللہ کے لیے اور کسی سے کچھ روکا تو بھی اللہ کے لیے۔ تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔'' (سنن ابی داؤد)

سورۃ الممتحنہ کے آخر میں خواتین کی بیعت کا ذکر ہوا ہے۔ واضح رہے مردوں کی بیعت کا ذکر سورۃ الفتح میں بیعتِ رضوان کے حوالے سے آیا ہے۔

''اے نبی ﷺ، جب آپ ﷺ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ نہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ بدکاری کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کوئی بہتان باندھیں گی اور نہ نیک کاموں میں آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی تو اُن سے بیعت لے لو اور ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگو۔ یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آیت 12)

سورۃ الصّف

سورۃ الصّف مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 14 آیات ہیں۔ مشہور اسکالر ڈاکٹر اسرار احمد سورۃ الصّف اور سورۃ الجمعہ کو جڑواں سورتیں کہتے ہیں یعنی بہت حد تک دونوں سورتیں مل کر ایک ہی مضمون کی تکمیل کرتی ہیں اور یہ مضمون آپ ﷺ کا مقصدِ بعثت اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے طریقہء کار کی تکمیل ہے۔

یہ سورۃ مبارکہ مدینہ میں اُس وقت نازل ہوئی جب منافقین آس پاس کے یہودیوں کے ساتھ مل

Marfat.com

کر مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے اور اس سلسلے میں بنی اسرائیل کے یہودیوں کا خصوصی کردار ہے، انہوں نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور آپ ﷺ کو ایذا ئیں پہنچائیں۔ آپ ﷺ نے ان حالات میں جہاد کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو عنقریب فتح کی خوشخبری دی۔ جس کے نتیجے میں منافقین اور یہودیوں کی سازشیں خاک میں مل گئیں۔ اس ضمن میں سورۃ مبارکہ کی چوتھی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کی تعریف فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں صف بنا کر جہاد کرتے ہیں اور اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ الصّف ہے۔

(مفتی محمد تقی عثمانی، صفحہ 1084)

سورۃ الصّف 'مسبحات' میں سے ایک ہے۔ اس کے آغاز میں فرمایا:

سبح لله مافی السموت ومافی الارض ط وهو العزيز الحكيم o (آیت 1)

''اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔''

آیات 10 اور 11 میں اہلِ ایمان کو جہاد کی دعوت دی گئی ہے اور اس کو ایک ایسی تجارت سے تعبیر کیا گیا ہے کہ جو انہیں دردناک عذاب سے چھٹکارا دلانے والی ہے۔ آیت 13 میں اس تجارت کے عوض فوائد کا ذکر ہے اور وہ ہے اللہ کی مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح۔ سورۃ محمد ﷺ میں بھی اللہ کی طرف سے اسی طرح کی مدد کا ذکر ہے۔ وہاں فرمایا:

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔''

یہاں اللہ کی مدد سے مراد اُس کے احکام کو بلا حیل و حجت سرانجام دینا ہے سورۃ حدید میں بھی اسی طرح کے کلمات ہیں۔

''تا کہ اللہ دیکھ لے کہ کون ہیں جو اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔''

سورۃ الصّف کی آیت 14 میں بہت اہم پیغام ہے۔ آیت یوں ہے:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون o (آیت 14)

''وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول کو الہدیٰ اور دینِ حق دے کر تا کہ غالب کرے اس

Marfat.com

کوکل کے کل دین پر۔خواہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔"

سورۃ الجمعہ

یہ مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 11 آیات ہیں، اس کے دوسرے رکوع میں نمازِ جمعۃ کے احکام کا ذکر ہے۔اس لیے اس کا نام سورۃ الجمعہ رکھا گیا۔

چونکہ سورۃ الصّف اور سورۃ الجمعہ جڑواں سورتیں ہیں اور دونوں مل کر ایک ہی مضمون کی تکمیل کرتی ہیں لہٰذا اس میں بھی یہودیوں اور منافقین کی سازشوں کا ذکر ہے۔وہ اس سے قبل حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور آپ ﷺ پر دل سے ایمان نہیں لائے۔دوسرے رکوع میں جمعہ کی اذان کے بعد ہر قسم کا کاروبار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ہاں جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنے اپنے ذریعہ معاش پر جانے کی اجازت ہے تاکہ حلال رزق کے لیے تلاش کی جائے۔

سورۃ الجمعہ کا شمار بھی "مسبحات" میں ہوتا ہے اور اس سورۃ کا آغاز "یسبح للہ" سے ہوتا ہے پوری آیت یوں ہے:

یسبح للہ مافی السموت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم۝

"جو چیز بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے جو حقیقی بادشاہ، پاک ذات زبردست حکمت والا ہے۔"

سورۃ الجمعہ کی آیت 12 مرکزی آیت کا درجہ رکھتی ہے ترجمہ یوں ہے:

"وہی اللہ ہے جس نے اٹھایا اُمیّین میں ایک رسول ﷺ انہی میں سے ہے جو تلاوت کرتا ہے ان پر اس (اللہ) کی آیات کی اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں تعلیم دیتا ہے کہ کتاب اور حکمت کی۔اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں نمازِ جمعہ کے بارے میں حکم آیا ہے۔

یاایھا الذین امنو اذانودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوالی ذکر اللہ وذروالبیع۔۔۔۔۔۔۔تفلحون۝ (آیات 9 تا 10)

"اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کی نماز کے لیے پکارا جائے تو کاروبار چھوڑ کر اللہ کی یاد کی طرف لپکو۔یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانو۔پس جب نماز ادا کر چکو تو رزق کی تلاش

Marfat.com

میں زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا ذکر کثرت سے جاری رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

آخری آیت میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے ایک دفعہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک قافلہ سامان لے کر آیا اور ڈھول بجا کر اُس کے آنے کا اعلان بھی کیا جا رہا تھا۔ اُس وقت مدینہ میں کھانے پینے کی اشیاء کی قِلت تھی۔ اس لیے صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی تعداد خطبہ چھوڑ کر اُس قافلے کی طرف چلی گئی اور تھوڑے سے افراد ہی مسجد میں رہ گئے۔ آخری آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے خطبہ چھوڑ کر جانا جائز نہیں تھا اس لیے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جمعہ کا خطبہ واجب ہے۔ آیت 11 کا ترجمہ یوں ہے۔

"اور جب لوگوں نے کوئی تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف ٹوٹ پڑے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ دیا۔ کہہ دو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔"

سورۃ المنافقون

سورۃ المنافقون مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 11 آیات ہیں۔ اس سورت کے المنافقون ہونے کی وجہ پہلی ہی آیت میں واضح ہے۔ مضامین کے اعتبار سے سورۃ المنافقون اور سورۃ التغابن جڑواں سورتیں ہیں۔

مفتی محمد تقی عثمانی نے اپنی کتاب "آسان ترجمۂ قرآن" (صفحات 1094۔1093) میں اس سورۃ مبارکہ کا پسِ منظر یوں بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے قریب پانی کے معاملے پر ایک مہاجر اور انصاری میں جھگڑا ہو گیا جو کہ کافی شدت اختیار کر گیا۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور انہیں فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کے نام پر لڑائی جاہلانہ عصبیت ہے جسے اسلام نے ختم کیا ہے۔ اس لیے اب ہمیں اس طرح کی عصبیت کو چھوڑنا ہوگا ہاں مظلوم جو بھی ہو اُس کی مدد کرنا ہوگی۔ بہر حال آپ ﷺ نے اُن میں صلح کرا دی لیکن اسی اثنا میں منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبَی نے اپنے انصار ساتھیوں کو اُبھارا کہ اب مہاجر اصل باشندوں یعنی انصار پر ہاتھ اُٹھانے لگے ہیں۔ اس موقع پر ایک مخلص انصاری حضرت زید بن ارقمؓ بھی موجود تھے۔ انہیں یہ بات بُری لگی اور آپ ﷺ کو بتایا۔ جب عبداللہ بن ابی سے آپ ﷺ نے پوچھا تو وہ مکر گیا کہ میں نے یہ بات ہی نہیں کی۔ آنحضرت ﷺ نے درگزر فرمایا کہ شاید

Marfat.com

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو غلط فہمی ہوئی ہو۔اس پر حضرت زید رضی اللہ عنہ کو رنج ہوا کہ عبداللہ بن ابی نے آپ ﷺ کے سامنے مجھے جھوٹا بنا دیا۔اس کے بعد آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے کہ راستے ہی میں یہ سورت نازل ہو گئی جس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سچائی کی تصدیق کی اور منافقین کی حقیقت واضح فرمائی۔یہ پس منظر تھا اس سورت کا نام ''سورۃ المنافقون'' رکھنے کا۔

سورۃ المنافقون کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''(اے محمد ﷺ!) یہ منافق جب آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دے رہا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔''

آیت 6 میں منافقین کے انجام کا ذکر ہے۔فرمایا ''(اے محمد ﷺ) ان کے لیے برابر ہے کہ آپ ﷺ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔یقیناً اللہ اپنے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

تقریباً اسی طرح کا مضمون منافقین کے بارے میں سورۃ التوبہ (آیت 80) میں بھی آیا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ''(اے محمد ﷺ) خواہ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں (ان کے حق میں برابر ہے) اگر آپ ﷺ ان کے لیے 70 دفعہ بھی بخشش مانگیں تو بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا۔''

اس سورۃ مبارکہ کی آخری تین آیات بہت اہم ہیں۔فرمانِ الٰہی ہے کہ ''اے ایمان والو! تمہیں غافل نہ کر دیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو ایسا کریں گے تو وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور اس وقت کہنے لگے اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا۔اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے۔'' (آیات 9 تا 11)

سورۃ التغابن

یہ مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 18 آیات ہیں۔بعض مفسرین نے اس سورت کی کچھ آیتوں کو مکی اور کچھ کو مدنی کہا ہے لیکن زیادہ مفسرین اسے مدنی سورتوں میں ہی رکھتے ہیں۔مکی سورتوں

Marfat.com

میں رکھنے کی وجہ شاید اس کے ایمانیات موضوع کی ہے کیونکہ مکی سورتوں میں ایمانیات پر زور دیا گیا ہے اس میں توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان کے بارے دعوت کا ذکر ہے اور پچھلی قوموں کی تباہی کے اسباب بھی بتائے گئے ہیں۔ اس سورت کا نام ''التغابن'' اس سورت کی آیت نمبر 8 کی مناسبت سے ہے یعنی قیامت کے دن کو التغابن کا دن کہا گیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ اسے ''ہار جیت کا دن'' کہتے ہیں۔

سورۃ التغابن ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہنے کے لیے بہت اکسیر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ التغابن کی روزانہ تین بار تلاوت کرتا ہے وہ ظالم کے شر سے محفوظ رہے گا کوئی دشمن اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ التغابن پڑھے اس پر اچانک آنے والی موت کو اٹھا لیا جائے گا یعنی اس کی عمر دراز ہو گئی۔ (کتاب العمل)

سورۃ التغابن کی ابتدائی چار آیات سورۃ الحدید کے پہلی چھ آیات کے مشابہ ہیں فرمایا:

''اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے ہر وہ شے جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ شے جو زمین میں ہے۔۔۔۔اُس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا اور تمہاری نقشہ کشی بھی کی اور بہت ہی اچھی نقشہ کشی فرمائی، تمہیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور اللہ سینوں میں پوشیدہ رازوں کو بھی جاننے والا ہے۔''

ایمان باللہ کے بعد رسالت کا ذکر ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے انبیاء/رُسل کا استہزا کیا اور کہا کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے پس انہوں نے کفر کیا اور سیدھے راستے سے منہ موڑ لیا۔ سورۃ الفرقان کی آیت 7 میں بھی اسی طرح کا مضمون قلمبند ہوا ہے۔ فرمایا ''یہ کیسا پیغمبر ہے جو کھاتا پیتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔''

سورۃ التغابن کی آیت 7 میں قصاصیت کا ذکر بڑے زوردار انداز میں ہے۔ ''کافروں کو مغالطہ لاحق ہو گیا ہے کہ یہ موت کے بعد اٹھائے نہ جائیں گے۔ (اے نبی ﷺ) ان سے کہہ دیجیے کہ جو کچھ تم کرتے رہے تھے اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔''

آیت 8 میں ایمان ثلاثہ کا ذکر بڑے پیارے انداز میں ہوا ہے۔ ''تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔''

Marfat.com

سورۃ مبارکہ کے دوسرے رکوع میں ایمان کے پانچ بنیادی اجزاء بتائے گئے ہیں البتہ ایک کی وضاحت زیادہ ہے کہ جس شخص کا ایمان پختہ ہوتا ہے اُس کے دل کو اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ وہ پریشان نہیں ہوتا۔ چنانچہ فرمایا ''نہیں نازل ہوتی کوئی مصیبت مگر اللہ کی اجازت سے اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔'' گویا اہلِ ایمان کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ آگے چل کر مال اور اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے تاکہ لوگ ہمہ وقت ان کی توجہ میں نہ لگے رہیں اور اللہ کے احکام کو پس پشت نہ ڈال دیں۔

''بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے حق میں فتنہ ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔''

ساری بحث کے بعد آخری آیت میں انسان کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

سورۃ الطّلاق

یہ مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 12 آیات ہیں۔ سورۃ الطلاق اور تحریم جڑواں سورتیں ہیں۔ اس سے پچھلی سورت (یعنی التغابن) میں مسلمانوں کو یہ تنبیہ فرمائی گئی تھی کہ وہ کہیں اپنے بیوی بچوں کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوں۔ اس سورت میں میاں بیوی کے تعلقات کے بارے میں چند ضروری احکام بتائے گئے ہیں۔

ازدواجی تعلقات میں ایک مسئلہ طلاق (علیحدگی) ہے۔ اس سلسلے میں قرآنِ پاک نے متوازن طرزِ عمل کا حکم دیا ہے۔ طلاق کے کچھ احکام سورۃ البقرۃ کی آیات 226 تا 232 میں ذکر ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں دو احکام یہاں بیان کیے گئے ہیں جو سورۃ البقرۃ میں نہیں بتائے گئے۔ ایک طلاق کا صحیح وقت اور طریقہ کیا ہے دوسرا عدّت کی مدت اور اس دوران سابق شوہر کو کس معیار پر خرچہ اٹھانا ہوگا اور اگر اولاد ہو چکی ہو تو دودھ پلانے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی۔

سورۃ الطلاق میں اس چیز پر بار بار زور دیا گیا ہے کہ ہر مرد اور عورت کو اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے چاہییں تب ہی ایک متوازن اور مستحکم خاندانی نظام عمل میں آسکے گا اور ایسے ہی لوگوں کو دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ ''اے نبی ﷺ! مسلمانوں سے کہہ دو جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے

Marfat.com

ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے۔ نہ تم ہی ان کو عدت کے ایام میں گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔ سوائے اس کے کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی (رجعت) راہ پیدا کر دے۔'' (آیت 1)

آیات 2 اور 3 میں طلاق کی صورت میں دو مرد گواہ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آیت 4 میں عدت کی مدت کا ذکر ہے جو کہ تین مہینے ہے۔ اس کے بعد آیت 6 میں ایامِ عدت کے دوران انہیں مناسب سہولتیں دینے کا حکم ہے فرمایا ''مطلقہ عورتوں کو ایامِ عدت میں اپنے گھروں میں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچہ دیتے رہو اور پھر وہ اگر بچے کو تمہارے کہنے پر دودھ پلائیں تو ان کو اس کی اجرت دو اور بچے کے بارے میں پسندیدہ طریق سے موافقت رکھو اور اگر باہم ضد کرو گے تو بچے کو اس کے باپ کے کہنے سے کوئی عورت دودھ پلائے گی۔'' (آیت 6)

آیات 10 اور 11 میں نزولِ قرآن اور بعثت محمدی ﷺ کا تذکرہ ہے۔ ''(اے اہل ایمان) اللہ نے تمہارے لیے یہ ذکر (قرآن) نازل کر دیا ہے اور اپنا پیغمبر بھی بھیجا ہے جو تمہارے سامنے اللہ کی واضح آیات پڑھتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کرتے رہیں ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آئے اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کو بہشت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یقیناً اللہ نے ان کو خوب رزق دیا ہے۔''

سورۃ التحریم

سورۃ التحریم مدنی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 12 آیات ہیں۔ اس سورت میں سورۃ الطلاق (سابقہ سورت) کا ہی موضوع لے کر مزید احکام کا ذکر کیا گیا ہے کہ میاں بیوی کو آپس میں اور اپنی اولاد کے ساتھ کس طرح معتدل اور متوازن رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

اس سورت کا نام سورۃ التحریم اس وجہ سے ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اپنی کچھ ازواجِ مطہرات کی خوشنودی کی خاطر یہ قسم کھائی کہ میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کر کے

Marfat.com

ہدایت کردی کہ آپ ﷺ وہ قسم توڑ دیں اور کفارہ ادا کریں۔تحریم کے لفظی معنی 'حرام' کے ہیں۔ آپ ﷺ نے راز کی ایک بات حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کی کہ میں نے شہد نہ کھانے کی قسم کھائی ہے مگر یہ بات کسی کو نہیں بتانا تاکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جن کے گھر سے آپ ﷺ شہد نوش فرماتے تھے ان کا دل نہ ٹوٹے۔لیکن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دی۔

سورۃ التحریم کی پہلی آیت میں حکم ہوا۔''اے پیغمبر ﷺ جو چیز اللہ نے تمہارے لیے جائز کی ہے تم اُس سے کنارہ کشی کیوں کرتے ہو کیا اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

آیت 6 میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے اہل وعیال کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں احسن طریق سے ادا کریں فرمایا ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے۔جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر اور جس پر بہت تند خو اور سخت دل فرشتے مامور ہیں جو کبھی بھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔''

آیت 8 میں سچی توبہ کے بارے میں حکم دیا گیا ہے یعنی دھوکہ بازی اور دکھاوے کی توبہ نہ کرو کیونکہ اللہ کو تو سب کچھ معلوم ہے اور تمہارے دلوں کے حال سے باخبر ہے۔

آیات 10 تا 12 میں خواتین کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ دین میں اپنے شوہروں کے تابع ہیں۔یہ صحیح ہے کہ عائلی زندگی میں شوہر گھر کا نگران ہوتا ہے اور بیوی کو اس کا فرمانبردار ہونا چاہیے لیکن اللہ کے ہاں اس کو شوہر کی کسی نیکی کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ اس کی اپنی ہی نیکیاں اُس کے کام آئیں گی۔چنانچہ اس حوالے سے چند مثالیں دی گئی ہیں۔

دوسری مثال بدترین شوہر کے عقد میں پاکیزہ بیوی کی ہے یعنی فرعون کی بیوی حضرت آسیہ ایک جنتی خاتون ہے۔

تیسری مثال حضرت مریم کی ہے جو خود بھی نیک سیرت تھیں اور ان کی تربیت اللہ کے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام کی گود میں ہوئی یہ مثال ہے۔''نور علی نور'' کی۔

چوتھی مثال بدترین بیوی کی ہے جس کا ذکر سورۃ اللھب میں آیا ہے یعنی ابولہب اور اس کی بیوی اُم جمیل دونوں جہنمی تھے۔

............☆☆☆............

Marfat.com

باب 8

سورۃ الملک تا سورۃ الناس

سورۃ الملک

سورۃ ق سے سورۃ التحریم تک قرآن پاک کا چھٹا گروپ تھا۔اس میں کل 17 سورتیں تھیں جن میں سے پہلی سات مکی اور آخری دس سورتیں مدنی تھیں۔اس کے بعد قرآنِ پاک کے آخری مکمل دو پارے یعنی 29اور 30 قرآن پاک کا ساتواں گروپ کہلاتا ہے۔اس میں ماسوائے آخری دوسورتوں کے (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) باقی سب سورتیں مکی ہیں۔ پارہ 29 میں کل 11 سورتیں ہیں اور تمام مکی ہیں اور تمام دودورکوعات پر مشتمل ہیں۔ان سورتوں کے مضامین کا انداز بھی تقریباً وہی ہے جو اس سے قبل مکی سورتوں (سورۃ ق تا واقعہ) کا ہے یعنی قیادت، جزاوسزااور جنت ودوزخ کا تذکرہ۔

سورت الملک مکی سورت ہے یہ دورکوعوں اور 130 آیات پر مشتمل ہے۔مفکرِ قرآن ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق یہ قرآنِ پاک کے ساتویں گروپ میں پہلی سورت ہے۔حضرت ابو ہریرۃؓ نے حضورﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف میں ایک سورۃ 30 آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کروادے وہ سورۃ تبارک الذی ہے۔(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) ایک اور روایت میں ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورۃ ہر مومن کے دل میں ہو۔ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے سورۃ الملک اور سورۃ آلم السجدہ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا۔رسول اللہﷺ نے فرمایا یہ سورۃ روکنے والی ہے یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دلوائے گی۔(ترمذی شریف)

سورۃ ملک کا آغاز اللہ تعالیٰ کی شان کے ساتھ ہوا ہے۔

''بڑی بابرکت ہے وہ ہستی جس کے ہاتھ میں اصل بادشاہی اور اختیار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اُسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ جانچ لے کہ کون تم میں نیک اعمال کرتا ہے اور وہ زبردست بخشنے والا ہے۔(آیات 1-2)

Marfat.com

آیات 6 تا 11 میں کفار کے بُرے انجام کا ذکر ہے۔اس ضمن میں جہنم کے داروغہ اور کفار کے درمیان ہونے والا مکالمہ ہے۔

داروغہ پوچھے گا:

''کیوں نہیں ضرور ہدایت کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلایا اور ہم نے اُس سے کہا کہ اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا۔تم بڑی گمراہی میں ہو اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو آج ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔'' (سورۃ الملک۔آیات 8 تا 10)

آیات 13 اور 14 میں اللہ تعالیٰ کے علم کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ وہ ''علیم بذات الصدور'' ہے یعنی دلوں کے حال کو بھی جاننے والا ہے اُس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

''اور تم پوشیدہ بات کرو یا ظاہر۔وہ دل کے خیالات تک سے واقف ہے بھلا جس نے پیدا کیا کیا وہی نہیں جانے گا؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور باخبر ہے۔''

(آیات 13-14)

دوسرے رکوع میں ایک اہم نکتہ بیان کیا گیا ہے وہ ہے افمن یمشی مکباً علی وجهه اهدی امن یمشی سویا علی صراط مستقیم○

''بھلا وہ شخص جو منہ کے بل گھسٹتا ہوا چل رہا ہے وہ سیدھے راستے پر ہے یا وہ سیدھا سر اُٹھائے سیدھے راستے پر چلا جا رہا ہے۔'' (آیت 22)

جو لوگ اپنے نفس کی پیروی کرتے ہیں یقیناً وہ خسارے میں ہیں وہ اوندھے منہ زمین پر پڑے ہیں اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور ایسے شخص کی زندگی کا نہ کوئی مقصد ہے اور نہ کوئی نصب العین۔

سورۃ القلم

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 52 آیات ہیں۔اور یہ انتیسویں پارے کی دوسری سورۃ ہے۔بہت سے محققین کے مطابق سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات (پہلی وحی) کے بعد نازل ہونے والی سورۃ القلم کی ابتدائی سات آیات ہیں۔

آپ ﷺ نے جب ابتدا میں آنے والی وحی کا ذکر لوگوں سے کیا تو لوگوں نے مشہور کر دیا کہ نعوذ باللہ آپ کے دماغ میں کوئی خلل واقع ہو گیا ہے یا آپ ﷺ مجنون اور دیوانے ہو گئے ہیں۔جس

Marfat.com

سے آپ ﷺ کو بہت رنج اور صدمہ ہوا اسی حوالے سے آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے یہ سات آیات نازل ہوئیں اور اسی میں ایک بلند پایہ آیت ''وانک لعلی خلق عظیم o'' بھی ہے یقیناً کوئی اعلیٰ اخلاق کا مالک شخص مجنوں اور جادوگر نہیں ہوسکتا۔

آیت 5-6 میں فرمایا ''عنقریب آپ ﷺ بھی دیکھ لیں گے اور وہ کافر بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کس کا دماغ پھر گیا ہے۔''

دوسرے رکوع میں قیامت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا:

''کیا ہم اپنے فرمانبرداروں کو سرکشوں کے برابر کردیں گے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسی باتیں کررہے ہو۔''

سورۃ مبارکہ کے آخری حصہ میں آپ ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ ﷺ ان منکرین کی جانب توجہ مبذول نہ کریں بلکہ اپنا فرضِ منصبی ادا کرتے رہیں ہم خود ان سے نمٹ لیں گے۔

سورۃ الحاقہ

سورۃ الحاقہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 52 آیات ہیں۔ اس کی ابتدائی 12 آیات میں سابقہ اقوام میں سے قوم ثمود، عاد اور فرعون کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ ان اقوام نے کفر کی روش اختیار کی تو انہیں اللہ کے عذاب نے پکڑ لیا اور وہ تباہ و برباد ہوگئے۔

آیات 19 تا 37 میں جنتیوں اور جہنمیوں کا ذکر ہے۔

''اُس دن جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ دوسرے سے کہے گا کہ لیجیے میرا نامۂ اعمال پڑھیے۔ مجھے یقین تھا کہ مجھ کو میرا حساب کتاب ضرور ملے گا۔ پس وہ شخص من پسند عیش میں ہوگا۔۔۔۔۔۔ اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔۔۔۔۔۔ ان کے لیے حکم ہوگا کہ اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو۔''

اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں آپ ﷺ سے خطاب ہے لیکن دراصل یہ منکرین اور معترضین کو جوابات دیئے گئے ہیں۔

Marfat.com

''میں قسم کھاتا ہوں اس کی بھی جو تم دیکھتے ہو اور اس کی بھی جو تم نہیں دیکھتے۔ یہ قرآن تو دراصل ایک بحالی مقام فرشتے (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کا پہنچایا ہوا ہے اور یہ کسی شاعر کا کہا ہوا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ یہ قرآن حق ہے اس پر پورا یقین کرو پس تسبیح کرو اپنے رب کی جو بڑی عظمت والا ہے۔'' (آیات 38 تا 52)

سورۃ المعارج

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 46 آیات ہیں۔ دیگر مکی سورتوں کی طرح اس میں آخرت اور قیامت پر زور دیا گیا ہے۔ اس کی پہلی آیت سے اسی عذاب کے واقع ہونے کا ذکر ہے۔

سال سائل بعذاب واقع o للکفرین لیس له دافع o من الله ذی المعارج o ایک عذاب کا کوئی دفع کرنے والا نہیں ہوگا اور یہ عذاب اللہ کی طرف سے آئے گا جو چڑھنے کے تمام راستوں کا مالک ہے۔ (آیات 1 تا 3)

آیات 11 تا 18 میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔۔۔ ''اور کوئی دوست کسی دوست کا پُرسانِ حال نہیں ہوگا حالانکہ ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے۔ اس روز گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں سب کچھ دے دے۔۔۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوسکے گا۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے کھال ادھیڑ ڈالنے والی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے دین حق سے اعراض کیا اور منہ پھیر لیا اور مال جمع کیا اور بند کر کے رکھا۔''

آیات 22 تا 35 میں انسان کی تعمیر سیرت کے حوالہ سے اہلِ جنت کی صفات کا ذکر ہے۔

''مگر وہ نماز پڑھنے والے جو اپنی نماز کے پابند ہیں اور جن کے مال میں حکم مقرر ہے مانگنے والے کا اور محروم کا۔ اور جو روزِ جزا کو سچ سمجھتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں اور جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ لوگ بہشت میں عزت و اکرام سے ہوں گے۔''

Marfat.com

سورۃ نوح

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 28 آیات ہیں۔ اس میں حضرت نوح علیہ السلام کی طویل عرصہ کی دعوت اور ان کی قوم کی ہٹ دھرمی کا تفصیل سے ذکر ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی دو دعاؤں کا ذکر ہے۔

"اے پروردگار میں نے اپنی قوم کو پکارا رات کو بھی اور دن کو بھی لیکن میرے پکارنے سے ان کے دینِ حق سے دوری میں اضافہ ہی ہوا۔۔۔۔۔ میں نے ان سے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔" (آیات 4 تا 8)

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تقریباً 950 سال دعوت دی مگر اتنے طویل عرصے میں گنتی کے چند (80 یا 82) لوگ ہی ایمان لائے۔ قوم کی اس ہٹ دھرمی کا اُن کی طبیعت پر بہت اثر ہوا اور انہوں نے اللہ سے ان کیلئے سخت بددعا کی۔

"اے پروردگار اس زمین میں ایک بھی کافر کا گھر بستا نہ چھوڑ اس لیے کہ اگر تو نے ایک گھر بھی چھوڑ دیا تو یہ میرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کی اولاد بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی۔ اے میرے پروردگار میری اور میرے والدین اور اہلِ ایمان میں سے جو کوئی میرے گھر میں داخل ہوجائے ان کی مغفرت فرمادے اور ظالموں کے لیے تباہی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔" (آیات 25 تا 28)

سورۃ الجن

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 28 آیات ہیں۔

حضور ﷺ انسانوں کے ساتھ جنوں کے بھی پیغمبر تھے اور آپ ﷺ نے کئی مواقع پر جنات کو بھی دینِ حق کی تبلیغ فرمائی۔ سب سے پہلی دفعہ آپ ﷺ نے جنوں کی تبلیغ اُس وقت کی جب آپ ﷺ طائف کے سفر سے واپس آرہے تھے اور آپ ﷺ نے نخلہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا ہوا تھا۔ وہاں آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول تھے کہ جنات کی جماعت وہاں سے گزر رہی تھی۔ وہ جماعت قرآن کی پُراثر تلاوت انہماک سے سننے لگ گئی اور وہ مسلمان ہوگئے

Marfat.com

اور پھر اپنی قوم کے پاس بھی اسلام کے داعی بن گئے۔اس واقعے کا مختصر اشارہ سورۃ الاحقاف میں بھی ہے۔اس کے بعد وقتاً فوقتاً جنات کے وفود آپ ﷺ کے پاس آتے رہے اور آپ ﷺ انہیں تبلیغ کرتے رہے۔

اس سورت کی ابتدائی آیت میں جنوں کا ہی ذکر ہے فرمایا:

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کتاب (قرآن پاک) کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔۔۔۔۔۔'' (آیات 1 تا 3)

آیت 18 میں مسجد کی اہمیت کا ذکر ہوا ہے کہ یہ معاشرت کی ترقی میں ایک ستون ہے۔

وان المسجدلله فلا تدعو مع الله احداo

''یہ مسجدیں خاص اللہ کے لیے ہیں لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔''

آیات 26-25 میں قیامت کا ذکر ہے۔فرمایا:

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دو کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ نزدیک ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت دراز کردی ہے غیب کا جاننے والا وہی ہے۔سو وہ کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا۔''

سورۃ المزمل

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 20 آیات ہیں۔سورۃ المزمل اور سورۃ المدثر جوڑے کی شکل میں ہیں یعنی دونوں کا مضمون ایک ہی نوعیت کا ہے جو باتیں سورۃ المزمل میں رہ گئیں وہ سورۃ المدثر میں بیان کردی گئیں۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اس سورۃ مبارکہ کو کسی مصیبت کی حالت میں تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو ٹال دے گا اور اسے دنیا اور آخرت میں خوش رکھے گا۔اس کا فقر اور تنگدستی دور کردے گا۔

ایک اور روایت میں یہ بھی ہے جو شخص اس سورۃ مبارکہ کی مسلسل تلاوت کرے گا وہ خواب میں

Marfat.com

حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔سورۃ المزمل کی روزانہ تلاوت کرنے والے پر دوزخ کی آگ حرام کردی جائے گی۔(فلاح دارین)

دونوں سورتوں میں آپ ﷺ کو پیار بھرے انداز میں خطاب کیا گیا ہے۔سورۃ المزمل میں فرمایا: یاایھا المزمل o ''اے کمبل میں لپٹ کر لیٹنے والے'' اور سورۃ المدثر میں فرمایا: یاایھا المدثر o ''اے لحاف میں لپٹ کر لیٹنے والے''، دونوں کی آیات مختصر ہیں۔البتہ سورۃ المزمل کی آخری آیت (20) کافی لمبی اور اپنے اندر اہم مضمون رکھتی ہے۔

سورۃ المزمل میں یہ پیار بھرا خطاب آپ ﷺ کو اللہ نے اُس وقت دیا۔جب آپ ﷺ پر غار حرا میں سب سے پہلی وحی نازل ہوئی۔آپ ﷺ کو نبوت کے بوجھ کی وجہ سے سخت سردی لگنے لگی۔جب آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کو کہا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ ابتدائی چند آیات ملاحظہ کیجیے۔

''اے کمبل اوڑھ کر لیٹنے والے۔رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں عبادت کے لیے قیام کرو۔رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم کرلو۔یا اس سے کچھ زیادہ کرلو اور قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کیا کرو۔ہم آپ ﷺ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالنے والے ہیں۔(بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں)۔درحقیقت یہ رات کا جاگنا نفس کو کچلنے میں مدومؤثر ہے۔ اور قرآن پڑھنا زیادہ موزوں ہے۔'' (آیات 1 تا 5)

یہاں یہ بات بھی قابلِ توجہ رہے کہ ابتدا میں نمازِ تہجد فرض کا درجہ رکھتی تھی اور اس کی مقدار کم سے کم ایک تہائی رات مقرر فرمائی گئی تھی۔تقریباً ایک سال بعد جب اس سورت کی آیت 20 نازل ہوئی تو تہجد کی فرضیت نفل نماز میں بدل گئی۔

شاید اسی وجہ سے اس نماز کی اہمیت وفضیلت دوسری نفلی نمازوں سے زیادہ ہے۔

آیت 10 میں نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو مخفی انداز میں عام مسلمانوں کو کفار کی بدتمیزیوں اور تکالیف کے صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور پھر کفار کو اُن کے بُرے انجام کی تنبیہ کی گئی ہے۔

''اور جو باتیں یہ (کافر) کہتے ہیں ان پر صبر سے کام لو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کشی کرو۔اور تمہیں جھٹلانے والے جو عیش وعشرت کے مالک بنے ہوئے ہیں ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑے دن کی مہلت دو۔یقین جانو ہمارے پاس بڑی سخت بیڑیاں ہیں

Marfat.com

اور دہکتی ہوئی آگ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دکھ دینے والا عذاب ہے۔ اُس دن جب زمین اور پہاڑ لرز اُٹھیں گے اور سارے پہاڑ ریت کے بکھرے ہوئے تودے بن کر رہ جائیں گے۔'' (آیات 10 تا 14)

سورۃ المزمل کی آخری آیت (20) اپنے مضمون کے اعتبار سے نہایت جامع ہے اس میں قرآن کی تلاوت اور تہجد کی نماز میں تخفیف کے ذکر کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، فلاحِ عامہ کیلئے خرچ کرنے اور استغفار کا حکم دیا گیا ہے، فرمایا:

''تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی کبھی دو تہائی اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات قیام کرتے ہیں اور اللہ تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ اُسے (اللہ کو) معلوم ہے تم اس کو ٹھیک نباہ نہ سکو گے تو اُس نے تم پر مہربانی کی اب تم سے جتنا ہو سکے اتنا قرآن پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض اپنے معاش کی تلاش میں سفر میں ہوتے ہیں اور بعض اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو (قرآن) میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکو اتنا پڑھ لیا کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو۔ اور جو نیک عمل تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اُس کو اللہ کے ہاں بہتر اور صلے میں بھاری پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آیت 20)

سورۃ المدثر

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 56 آیات ہیں۔ مزمل اور مدثر معانی کے لحاظ سے تقریباً ایک جیسے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ سورۃ علق کی پہلی وحی کے بعد ایک عرصہ تک وحی کا سلسلہ منقطع رہا اُس کے بعد سورۃ المدثر کی یہ آیات نازل ہوئیں

سورۃ المزمل سے آئندہ پیش آنے والے مسائل و مشکلات کیلئے تیاری کا کام آپ ﷺ نے کرنا تھا جبکہ سورۃ المدثر میں اس کے لیے عملی جامہ پہنانا تھا۔ جیسا کہ ابتدائی آیت میں یہی حکم ہے:

یاایھا المدثر ० قم فانذر ० وربک فکبر ० ''اے لحاف میں لپٹ کر لیٹنے والے اُٹھو اور لوگوں کو خبردار کرو اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔''

متعدد مفسرین روایت کرتے ہیں کہ اس سورت میں ایک شخص (ولید بن مغیرہ) جو کہ کافر تھا اور بہت

Marfat.com

دولت مند تھا کا تذکرہ بطور مثال کے کیا گیا ہے۔ اُس نے اللہ کی آیت سے انکار کیا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کی زبان سے قرآن سن کر بڑا متاثر ہوا اور اُسے برملا کہنا پڑا کہ قرآن نہ تو شعر ہے اور نہ کہانی۔ مگر سرداران قریش نے اسے قرآن سے دور رکھنے کے لیے بہت کوشش کی کہ کہیں یہ بھی مسلمان نہ ہو جائے اُس نے بالآخر اسے جادو کہا نہ کہ اللہ کا کلام۔ فرمایا:

''پھر کہنے لگا کہ یہ تو جادو ہے جو اگلوں سے منتقل ہوا ہے یہ (اللہ کا کلام نہیں) بشر کا کلام ہے۔ ہم عنقریب اُس کو دوزخ میں جھونک دیں گے (وہ ایسی آگ ہے) اور تمہیں کیا معلوم دوزخ کیا چیز ہے؟ اس پر 19 داروغہ (کارندے) مقرر ہوں گے۔'' (آیات 24 تا 30)

اس کے آخر میں قرآنِ کریم کو نصیحت اور یاددہانی قرار دے کر فرمایا گیا کہ جو چاہے اس نصیحت سے سبق حاصل کرے۔

سورۃ القیمہ

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 40 آیات ہیں۔ آیات چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن ان کے اندر ایک گہرا سبق نسبتاً تیز انداز کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا بنیادی موضوع قیامت ہے اللہ تعالیٰ نے شروع میں دو قسمیں کھا کر قیامت کا مضمون باندھا ہے۔ فرمایا:

لااقسم بیوم القیمه o ولا اقسم بالنفس اللوامة o ایحسب الانسان الن نجمع عظامهo (آیات 1 تا 3)

''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی (کہ ہم انسان کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کریں گے) کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو اکٹھا نہیں کر سکیں گے۔''

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسان کے اندر نیکی اور بدی کا تصور موجود ہے اور اس تصور کا بنیادی نتیجہ جزا و سزا ہے۔

تقریباً آگے پوری آیات میں ہی قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ فرمایا:

''انسان بڑی ڈھٹائی سے پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی (اس کے بارے میں بتایا جا رہا ہے) جب آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند جمع

Marfat.com

کر دیے جائیں گے (یعنی چاند سورج میں دھنس جائے گا) اس دن انسان کہے گا کہ اب کہیں بھاگ جائیں ان کو جواب دیا جائے گا، بے شک کہیں پناہ نہیں اب تو تیرے پروردگار کے پاس ہی ٹھکانہ ہے۔اس دن انسانوں کو جو (عمل) اُس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتادیے جائیں گے بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہوگا اگرچہ عذر ومعذرت کرتا رہے گا۔''

آخری آیات میں انسان کی تخلیق کا خوبصورت انداز میں ذکر ہے۔اور بتایا گیا ہے کہ صرف وہی ذات ہے

جس نے مذکر اور مؤنث بنائے اور کیا پھر وہ مُردوں کو کیسے زندہ نہیں کر سکے گا! (آیت ۴۰)

سورۃ الدھر

یہ مکی سورت ہے اس میں دو رکوع اور 31 آیات ہیں۔سورۃ القیامہ کا اختتام نطفہ سے انسان کی تخلیق سے ہوا تھا اس سورۃ مبارکہ کا آغاز اسی مضمون سے ہوا ہے۔

''کیا انسان کو یاد ہے کہ اس پر ایک وہ وقت بھی گزرا ہے جبکہ وہ کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا۔حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے سے پیدا کیا ہے تا کہ اسے آزمائیں چنانچہ ہم نے اس کو سماعت بھی دی۔ بصارت بھی دی اور سیدھا راستہ بھی دکھایا (پھر اس کو اختیار دے دیا کہ شکر گزاری کا راستہ اختیار کرے چاہے ناشکری کا۔'' (آیات 1 تا 3)

آیات 4 تا 22 میں شکر گزاروں اور نیکوکاروں پر ہونے والے انعامات کا ذکر ہے۔

''جو نیکوکار ہیں وہ ایسی شراب نوش کریں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی جو کہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے۔'' (آیات 4-5)

تفصیل سے ان نعمتوں کے ذکر کے بعد سورۃ القیمٰہ کی طرح اللہ تعالیٰ نے خطاب کا رُخ آپ ﷺ کی طرف موڑتے ہوئے فرمایا:

''(اے محمد ﷺ) ہم آپ ﷺ پر قرآن نازل کر رہے ہیں جیسا کہ نازل کرنے کا حق ہے (یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے) پس آپ ﷺ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجیے اور گنہگار اور ناشکرے لوگوں کی رائے قبول نہ کیجیے اور صبح وشام اپنے رب کو یاد کریں اور رات کا ایک

Marfat.com

طویل حصہ اللہ کی تسبیح اور سجدہ میں گزاریں۔'' (آیات 23 تا 26)
آخر میں پھر سورۃ المدثر کی طرح اللہ کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے۔
''اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو اللہ کو منظور ہو۔ بے شک وہ سب کچھ جاننے والا اور کمال حکمت والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (آیات 29 تا 31)

سورۃ المرسلٰت

سورۃ المرسلٰت مکی سورت ہے اور اس میں 50 آیات ہیں۔ یہ انتیسویں پارے کی آخری یعنی گیارھویں سورت ہے۔ اس کا مرکزی مضمون قیامت اور انداز تیز ہے جیسا کہ سورۃ القیامہ اور سورۃ الدھر کا تھا۔

معروف اسلامی سکالر اور مفکر ڈاکٹر اسرار احمد نے سورۃ المرسلٰت اور تیسویں پارے کی پہلی سورت نبا کو جڑواں سورتیں کہا ہے۔

سورۃ المرسلٰت کا آغاز اللہ تعالیٰ نے ہواؤں اور فرشتوں کی قسموں سے کیا ہے۔

والمرسلٰت عرفا o فالعصفت عصفاo .... انما توعدون لواقع o

''ان ہواؤں کی قسم جو نرم نرم چلتی ہیں۔ پھر جو زور پکڑ کر آندھی کی طرح چلتی ہیں۔ اور جو بادلوں کو خوب اچھی طرح پھیلا دیتی ہیں۔ (پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں) پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں تاکہ عذر (رفع) کر دیا جائے یا ڈر سنا دیا جائے کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے وہ ہو کر رہے گا۔'' (آیات 1 تا 7)

اس سورۃ مبارکہ میں ایک آیت کافی تکرار کے ساتھ آئی ہے۔

ویل یومئذ للمکذبین o ''یعنی افسوس اور تباہی و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اس آنے والے دن یعنی قیامت کو جھٹلایا۔''

آیات 41 تا 49 میں نیک اور متقی لوگوں کے لیے انعامات کا تذکرہ کیا گیا ہے یہ تقریباً وہی انداز ہے جو سورۃ الدھر میں نظر آتا ہے۔

اس سورت کی آخری آیت بڑی جامع ہے۔'' فبای حدیث بعدہ یومنون o ''

Marfat.com

''اب اس کے بعداورکون سی بات ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے۔''(آیت ۵۰)

یہاں بات سے مرادقرآن کی آیات اوراحکام ہیں جوکہ بالکل واضح ہیں کیافصاحت وبلاغت کے بعدبھی انہیں یومِ آخرت پرشک ہے۔یہ عجیب بات ہے۔

سورۃ النبا

سورۃ النباتیسویں پارے کی پہلی سورۃ ہے۔یہ مکی سورت ہےاس میں دورکوع اور چالیس آیات ہیں۔اس پارے میں کل 37 سورتوں میں سے صرف دومدنی سورتیں ہیں(سورۃ البینہ اورالنصر)باقی 35 سورتیں مکی ہیں جوکہ قرآن پاک کی کل سورتوں کے لحاظ سے تقریباًایک تہائی ہیں۔اس پارے میں ۳۹ رکوعات ہیں صرف دوسورتیں(سورۃ النبااورسورۃ النزعت)دورکوعات پر مشتمل ہیں۔باقی سب ایک ایک رکوع پر مشتمل ہے۔یہاں ایک اور بات نوٹ کرنے والی ہے کہ قرآن پاک کا یہی حصہ پہلے نازل ہوا۔یہ حجم کے اعتبار سے چھوٹی سورتوں پر مشتمل ہے لیکن معانی اورمفہوم کے اعتبار سے بہت جامع ہے۔گویا قرآن پاک میں سورتوں کی ترتیب دراصل نزول وحی کی ترتیب سے نہیں ہے۔تیسویں پارے کی سورتوں کا عمومی مضمون وہی ہے جوانتیسویں پارے کی سورتوں میں تھا۔وہ ہے قیامت جزااورسزا، جنت اوردوزخ وغیرہ۔

سورۃ النبا کی احادیث میں بہت فضیلت بیان ہوئی ہے حضورﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ سورۃ النباپڑھی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کوشراب طہور پلائے گا۔ظہر کی نماز کے بعد پڑھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتاہے اورعصر کے بعد پڑھنے سے بصارت زائل نہ ہوگی اوراس کا خاتمہ بالا یمان ہوگا۔

سورۃ النبا کی ابتدائی آیات ہی قیامت کے متعلق ہیں۔(آیات 1-5)

''یہ لوگ کس چیز کی نسبت پوچھ گچھ کررہے ہیں کیااس بڑی خبر کی نسبت جس کے بارے میں یہ اختلاف کررہے ہیں ہرگزنہیں یہ عنقریب جان لیں گے۔''

سورۃ القارعہ اورکئی دوسری سورتوں میں بھی قیامت کے بارے میں اسی طرح کا انداز خطابت ہے۔

''وہ واقعہ جودل کودہلا کررکھ دے گا۔کیاہے وہ دل دہلانے والا واقعہ اورتمہیں کیا معلوم کہ وہ

Marfat.com

دل دہلانے والا واقعہ کیا ہے۔جس دن سارے لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے''۔(سورۃ القارعہ آیات 1 تا5)

آیات ۶ تا ۱۶ میں اللہ نے انسانوں پر کیے گئے انعامات کا ذکر کیا ہے پھر آیات ۱۷ تا ۲۰ میں قیامت کا منظر بیان کیا ہے۔آگے آیات ۲۱ تا ۳۷ میں اہل دوزخ کے دردناک عذاب کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد کی تین آیات میں انعامات اور عذاب کا کچھ ذکر ہے۔

سورۃ النازعات

سورۃ النازعات اور عبس جوڑے کی شکل میں ہیں۔دونوں مکی سورتیں ہیں۔سورۃ النازعات میں دو رکوع اور ۴۶ آیات ہیں۔سورۃ النازعات کا آغاز کچھ قسموں سے ہوتا ہے۔ان قسموں کے مفہوم کے بارے میں مفسرین مختلف آراء رکھتے ہیں۔اکثر مفسرین کے مطابق یہ فرشتوں کے مختلف اعمال کی قسمیں ہیں جس طرح سورۃ الصٰفات، الذریٰت، المرسلٰت، النازعات اور العٰدیٰت ان سب کا آغاز قسموں سے ہو رہا ہے۔سورۃ النازعات کی ابتدائی آیات میں ہے۔''قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں اور ان کو جو آسانی سے کھول دیتے ہیں۔اور ان کو جو تیرتے پھرتے ہیں پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں پھر (دنیا) کے کاموں کا انتظار کرتے رہتے ہیں''۔(آیات ۱ تا ۵)

سورۃ النازعات کی آیات ۶ تا ۱۴ میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور آیات ۱۵ تا ۲۶ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو مختصر بیان کیا گیا ہے۔سورۃ مبارکہ کے دوسرے رکوع کے آغاز میں آخرت کے دن اور حساب کتاب کے دن کے بارے میں ذکر ہے۔

''تو جب بڑی آفت آئے گی تو اس وقت انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔تو جس نے سرکشی کی روش اختیار کی اور اس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اس کے برعکس جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اور نفس کو بری خواہشات سے روکتا رہا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے''۔(34 تا 41)

Marfat.com

سورۃ عبس

سورۃ عبس مکی سورت ہے اس میں ایک رکوع اور 42 آیات ہیں۔اس سورت کا آغاز ایک اہم واقعہ سے ہوتا ہے۔ایک دن آپ ﷺ سرداران قریش کو دعوت دے رہے تھے کہ اس وقت ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سے کچھ پوچھنا چاہا جو آپ ﷺ کو ناگوار گزرا اور آپ ﷺ نے توجہ نہ فرمائی اس موقع پر ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔

''آپ ﷺ نے چہرے پر بل ڈالا اور رخ پھیر لیا جب ان کے پاس ایک نابینا آیا۔آپ ﷺ کو کیا معلوم شاید اس کا تزکیہ ہو جاتا۔یا وہ نصیحت قبول کرتا اور اس نصیحت سے اس کا فائدہ ہو جاتا۔وہ شخص جو لاپرواہی دکھا رہا تھا اس کی طرف آپ ﷺ متوجہ ہیں۔حالانکہ اگر وہ تزکیہ نہ کر سکے تو آپ ﷺ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔وہ آپ ﷺ کے پاس دوڑ کر آیا اور وہ اپنے دل میں اللہ کا خوف رکھتا ہے۔اس سے آپ ﷺ غفلت برت رہے ہیں''۔(1-9)

اس کے بعد قرآن بطور نصیحت پر چند آیات ہیں کہ قرآن پر ہی عمل کر کے کامیابی ممکن ہے پھر آیات 23 تا 27 قیامت کے ہولناک مناظر کے بارے میں ہیں۔اور پھر آخر میں اہل ایمان اور گناہگاروں کے چہروں کے آثار کا ذکر ہے۔

''جب وہ کٹھن گھڑی آئے گی تو اس دن انسان دور بھاگے گا اپنے بھائی سے اپنے ماں باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے اس دن ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔کسی اور کی طرف اس کا دھیان ہی نہیں جائے گا۔اور کتنے ہی چہرے اس دن چمک رہے ہونگے۔خنداں اور شاداں ہونگے اور کتنے ہی چہرے ہونگے جن پر گرد پڑی ہوئی ہوگی یہ وہ لوگ ہونگے جو کافر اور بدکار تھے''۔(آیات 33-42)

سورۃ التکویر

سورۃ التکویر اور انفطار دونوں جوڑ کی شکل میں ہیں۔کیونکہ ان کے مضامین کافی حد تک مشابہ ہیں۔سورۃ التکویر مکی سورۃ ہے اس میں ایک رکوع اور 29 آیات ہیں۔دونوں سورتوں کے آغاز میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے سورۃ التکویر میں فرمایا ''کہ اس روز ہر انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے

Marfat.com

بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا'' (5)

اگلی چار آیات کا مضمون سورۃ النجم کی ابتدائی آیات کے مشابہ ہے۔'' بے شک یہ قرآن فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے جو صاحب قوت، مالک عرش اور اونچے درجے والا سردار اور امانت دار ہے۔ تمہارے رفیق باگل نہیں ہیں انہوں نے اس (جبرائیلؑ) کو افق المبین پر ان کی اصل حالت میں دیکھا ہے''۔(آیات 19 تا 23)

اس سورۃ مبارکہ کی آخری آیت بڑی اہم ہے۔وما تشاء ون الاان یشاء الله رب العلمین

''اور تم کچھ بھی خواہش نہیں کر سکتے مگر وہی جو تمام جہانوں کا پروردگار چاہے''۔

تقریباً یہی الفاظ سورۃ الدھر کی آیت نمبر 3 میں ہیں۔اور کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو اللہ کو منظور ہو۔

سورۃ الانفطار

سورۃ التکویر اور انفطار جڑواں سورتیں ہیں۔سورۃ الانفطار مکی سورۃ ہے اور اس میں ایک رکوع اور 19 آیات ہیں۔

اس کی آیت پانچ اور چھ بہت اہم ہے۔

''اس روز انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔اے انسان تجھ کو اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟''

سورۃ الحدید میں انسان کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ اے انسان تجھے رب کریم سے کس نے دھوکے میں ڈال دیا جیسا کہ ذکر ہے۔

وغرکم باالله الغرور ہ'' اور تم کو دھوکا دیا اللہ کے بارے میں بڑے دھوکے باز (شیطان) نے''۔

''یقین رکھو نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہونگے اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہونگے اور اس میں جزا اور سزا کے دن داخل ہونگے۔اور تم کو کیا پتا کہ جزا اور سزا کا دن کیا چیز ہے؟ یہ وہ دن ہوگا جس میں کسی دوسرے کیلئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہیں ہوگا اور تمام تر حکم اس دن اللہ کا ہی چلے گا''۔(آیات 13 تا 19)

Marfat.com

سورۃ المطففین

یہ مکی سورت ہے اس میں ایک رکوع اور 36 آیات ہیں۔ لفظ طف عربی زبان میں کسی بہت ہی حقیر چیز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں مطففین سے مراد ہے کم تولنے والے کسی بہت ہی حقیر چیز کے لیے دھوکا دینے والے۔ اس سورۃ میں معمولی سی چیز کو خرید و فروخت میں کم تولنے سے مراد لیا گیا ہے۔

''ہلاکت ہے گھٹانے والوں کے لیے جن کا حال یہ ہے کہ جب وہ لوگوں سے خود کوئی چیز لیتے ہیں تو پوری پوری لیتے ہیں اور جب وہ کسی کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں کیا یہ لوگ نہیں سوچتے کہ ان کو ایک بڑے زبردست دن میں زندہ کر کے اٹھایا جائے گا جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے''۔ (آیات 1-6)

اگلی آیات میں فرمایا گیا۔

''جب ان کو ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے۔ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں''۔

اسی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

"بنی آدم کے دل بھی اسی طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے لوہا پانی پڑنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ دریافت کیا گیا کہ اس کی صفائی کی کیا صورت ہے؟ تو ارشاد ہوا موت کی یاد اور قرآن کی تلاوت"۔

سورۃ المبارکہ کی آخری آیات جزا اور سزا کے حوالے سے مومنین کے لیے بہت امید افزا اور گناہگاروں کے لیے سخت ہیں۔

جو گناہگار (کافر) دنیا میں مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے اور جب مومنوں کو دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہی تو گمراہ ہیں حالانکہ وہ گمراہ نہیں تھے۔ تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے اور وہ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ تو کیا کافروں کو ان کے اعمال کا بدلہ مل گیا۔

(۲۹ تا ۳۶)

Marfat.com

سورۃ الانشقاق

یہ مکی سورۃ ہے اس میں ایک رکوع اور پچیس آیات ہیں۔ موضوع کے اعتبار سے سورۃ المطففین اور الانشقاق جڑواں ہیں۔ دونوں میں ایک ہی طرح کا فلسفہ اور حکمت بیان کی گئی ہے۔ ابتدائی آیات میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے۔ پھر فرمایا۔

''اے انسان تجھ کو اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔ تو اپنے پروردگار کے پاس پہنچنے تک مسلسل محنت میں لگا رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا'' (آیت ۵)

اگلی آیات میں اعمال نامے کے دائیں اور بائیں ہاتھ میں ملنے کا ذکر ہے۔

''اس دن جس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب کتاب آسان ہوگا اور وہ لوٹے گا اپنے گھر والوں کی طرف خوش اور شادمان ہو کر۔ اور جس کا نامہء اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے تھمایا جائے گا وہ تو موت کی خواہش کرے گا (لیکن موت نہیں آئے گی) اور وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ یہ اپنے اہل و عیال میں بہت مسرور رہتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ اس کو کبھی اللہ کی طرف لوٹنا بھی ہوگا''۔ (آیات ۷ تا ۱۴)

سورۃ البروج

سورۃ البروج اور سورۃ الطارق جڑواں دو سورتیں ہیں۔ سورۃ البروج مکی سورت ہے اس میں ایک رکوع اور 22 آیات ہیں۔ اس سورت میں ایک اہم واقعے کی طرف اشارہ ہے جو کہ صحیح مسلم میں منقول ہے۔ ایک دفعہ ایک مشرک بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے لوگوں کو آگ میں جلا دیا۔ اصل میں وہ بادشاہ ایک جادوگر سے کام لیا کرتا تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا میرے پاس کوئی لڑکا بھیجیں میں اسے جادو سکھا دوں گا۔ آپ کے کام آئے گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا مگر یہ لڑکا روز جادوگر کے پاس جانے کی بجائے ایک راہب کے پاس بیٹھ جاتا اور اس کی اچھی اچھی باتیں سن کر بادشاہ کے پاس واپس چلا جاتا۔ وہ لڑکا جو دعائیں کرتا وہ پوری ہو جاتیں۔ بادشاہ نے اس کو مارنا چاہا لیکن ہر طرف کسی طریقہ سے اللہ کے حکم سے بچ جاتا۔ ایک دن لڑکے نے خود ہی بادشاہ سے کہا کہ اگر تم ضرور مارنا چاہتے ہو تو بہت سے لوگوں کو اکٹھا کر کے مجھے سولی پر چڑھا دو یہ کہو۔ اللہ کے نام پر جو

Marfat.com

اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور یہ لڑکا شہید ہو گیا۔

سورۃ البروج کی ابتداء ''آسمان کی قسم'' سے ہوئی ہے۔ اس کے بعد تین مزید قسمیں کھا کر بات کو آگے بڑھایا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جو قیامت کے دن جنت اور جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

''بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایذا دی پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' (آیات ۱۰ تا ۱۱)۔

اس سے اگلی آیت میں پھر اپنی گرفت کا ذکر کیا ہے:

ان بطش ربک لشدید

''بے شک تیرے رب کی گرفت بڑی شدید ہے''۔ (آیت ۱۲)

سورۃ الطارق

سورۃ الطارق، سورۃ البروج سے مشابہت رکھتی ہے، یہ مکی سورت ہے اس میں ۱۷ آیات ہیں، حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص سورۃ الطارق پڑھتا ہے اللہ اسے آسمانوں کے ستاروں کے مطابق دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا (کتاب العمل) اس سورت میں بھی قیامت کا ذکر ہے اور اسکی ابتداء آسمان اور رات کو آنے والے ستاروں کی قسم کھا کر کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سوالیہ انداز میں فرما رہے ہیں۔

وما ادرٰک ما الطارق o النجم الثاقب o

''اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ رات کو آنے والا کیا ہے، چمکتا ہوا ستارہ'' (آیات ۲،۳)

اس سورت میں اللہ نے انسان کی تخلیق کا بھی ذکر کیا ہے اور یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ آیت ۱۱ میں اللہ نے بارش کی قسم کھائی ہے اور فرمایا ایک دن زمین پھٹ پڑے گی اور یہ فیصلہ کن بات ہے۔ اللہ نے حضور ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ''یہ کافر لوگ اپنی چالیں چل رہے ہیں اور اللہ اپنی چال چل رہا ہے اور اللہ بہترین چال چلنے والا ہے اور عنقریب یہ اللہ کی پکڑ میں آئیں گے''۔ (آیات ۱۵ تا ۱۷)

Marfat.com

سورۃ الاعلیٰ

یہ مکی سورت ہے اس میں ایک رکوع اور ۱۹ آیات ہیں۔ اپنے نفس مضمون کے لحاظ سے یہ سورت الغاشیہ سے ملتی ہے۔ اس لیے ان دونوں کو جڑواں سورتیں بھی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ بالعموم جمعہ اور عیدین کی نماز میں یہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ سورت کا آغاز اللہ کی تسبیحات سے ہوتا ہے اور آگے چل کر توحید کا بھی ذکر ہے۔ یہ مکی سورت ہے اس لیے اس میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کی نصرت اور کافروں پر عذاب کا ذکر ہے۔ اس میں آپ ﷺ کو تسلی بھی ہے کہ آپ ﷺ کو چاہیے کہ آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیں۔ پس جو نصیحت مانے گا وہ اپنا تزکیہ کرے گا اور اللہ کا نام لے کر نماز پڑھے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آخرت کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ جو نصیحت نہیں مانے گا وہ آگ میں جلے گا جس میں اس کو موت بھی نہیں آئے گی۔ آگے حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے صحائف کا تذکرہ ہے۔

سورۃ الاعلیٰ کی آخری پانچ آیات کو بہت ہی سبق آموز ہیں۔

قد افلح من تزکی.... صحف ابراھیم و موسیٰ

''بے شک فلاح پا گیا وہ شخص جس نے اپنا تزکیہ کیا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بے شک میں اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں''۔

سورۃ الغاشیہ

یہ مکی سورت ہے اسمیں 26 آیات ہیں اسمیں بھی قیامت کا ذکر ہے ابتدائی آیات میں اللہ نے فرمایا: جس دن بہت سے چہرے اترے ہوئیں ہونگے سخت محنت کرنے والے تھکے ماندہ جو دھکتی ہوئی آگ میں پھینکے جائیں گے۔ جہاں ان کو کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا اور ان کے کھانے کے لیے سوائے خاردار جھاڑی کے کچھ نہیں ہوگا۔ آخر میں اللہ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرنے کا حکم فرمایا ہے اور آپ ﷺ کو تسلی دی ہے۔

سورۃ الفجر

یہ مکی سورت ہے اس میں 30 آیات ہیں۔ مضامین کے اسلوب کے لحاظ سے یہ سورت البلد سے

Marfat.com

مماثلت رکھتی ہے۔اس کا آغاز ہی اللہ نے مختلف قسمیں کھا کر کیا ہے۔جیسا کہ فرمایا گیا: فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب جانے لگے۔کیا یہ نشانیاں عقل رکھنے والوں کے لیے کافی نہیں ہیں۔ (آیات ۱-۵)

اگلی آیات میں قوم عاد، ثمود اور فرعون کی سرکشی اور عذاب کا ذکر ہے۔اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو یتیموں، بیواؤں اور مساکین پر مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے۔اس میں انسان کی فطرت کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے کہ انسان پر جب وسعت ہوتی ہے تو اللہ کو بھول جاتا ہے اور جب تنگی ہوتی ہے تو اس کو اللہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔اس سورت کے آخر میں ایمان والوں کی ارواح کا حال بیان کیا گیا ہے کہ اس کی روح جب نکلتی ہے تو اس حال میں نکلتی ہے کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اب تو اپنے رب کی طرف لوٹ اس حال میں کہ تو اپنے رب سے راضی ہو جائے اور تیرا رب تجھ سے راضی ہو۔ پس حکم الٰہی ہوگا کہ تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

سورۃ البلد

یہ مکی سورت ہے۔اس میں ۲۰ آیات ہیں۔اس میں تین چیزوں کا ذکر ہے۔جو اللہ نے قسمیں کھا کر بیان کی ہیں۔سب سے پہلے نعمتوں کا ذکر ہے اس کے بعد نیک لوگوں کی صفات بیان کی گئیں ہیں۔ اس کے بعد بدلوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ انکار کریں گے تو اس کا بدلہ اچھا نہیں ہوگا۔ارشاد ربانی ہے۔

"قسم ہے اس شہر مکہ کی اے نبی ﷺ آپ اس شہر میں مقیم ہیں اور باپ ابراہیم علیہ السلام اور اس کی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا"۔(آیات ۱-۴)

آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے انسان سے شکوہ کے طور پر اپنی کچھ نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور اس کو خیر اور شر دونوں کے راستے نہیں دکھا دیئے۔اس کے بعد کی آیات میں بھوکوں، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔

سورۃ الشمس

یہ مکی سورت ہے اسمیں 14 آیات ہیں۔عربی میں سورج کو شمس کہتے ہیں۔اسی مناسبت سے اس کا نام سورت الشمس رکھا گیا ہے۔اللہ نے قسمیں کھا کر فرمایا کہ فلاح اسے ملے گی جو اپنے نفس کو پاک کرے گا اور وہ نامراد ہوگا جو اس کو گناہ میں دھنسا دے گا۔ قوم ثمود نے اپنی سرکشی میں اپنے پیغمبر کو

Marfat.com

جھٹلایا اور اللہ کے پیغمبر نے ان سے کہا خبردار اللہ کی اس اونٹنی کا اور اس کے پانی کا پورا خیال رکھو لیکن انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے کسی برے انجام کا کوئی خوف نہیں ہوا۔

سورۃ الیل

یہ مکی سورت ہے، اس میں 21 آیات ہیں۔ اس میں بھی اللہ نے تین قسمیں کھا کر بات کو آگے بڑھایا ہے کہ فلاح و کامیابی کے تین اوصاف ہیں۔ سخاوت تقویٰ اور حق بات کی تصدیق یہ تینوں اوصاف انسان کی منزل کو آسان بنانے اور جنت تک اس کو پہنچانے والے ہیں۔ اس کے برعکس بخل، سرکشی اور حق کو جھٹلانا انسان کو ہلاکت اور بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔ مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سورۃ کی آخری آیات ۱۲ تا ۱۸ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوتی ہیں۔

''اور جہنم سے بچا لیا جائے گا جو بہت متقی ہے، جو اپنا مال دیتا ہے تزکیہ کے حصول کے لیے اور اس لیے نہیں دیتا کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتار رہا ہے بلکہ اپنے بلند مرتبہ مالک کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے اور وہ عنقریب خوش ہو جائے گا''۔

سورۃ الضحیٰ

یہ مکی سورت ہے۔ اس میں ۱۱ آیات ہیں۔ آپ ﷺ کو سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الانشراح سے قلبی لگاؤ تھا کیونکہ ان میں اللہ کی اپنے رسول ﷺ سے رضا اور ناز کی باتیں قلمبند ہیں۔ یہ سورت غائب کو اس کے لیے بہت اکسیر ہے اگر کوئی شخص کسی کام کے بارے بہت متفکر ہو تو اسے اس سورت کو روزانہ پڑھنا چاہیے تو کام کا انجام اچھا ہو گا۔

اس سورت کا پس منظر یوں ہے کہ نبوت کے بعد کچھ عرصہ تک وحی نازل نہیں ہوئی۔ جس پر ابولہب کی بیوی نے طعنہ دیا کہ تمہارے پروردگار نے ناراض ہو کر تم کو چھوڑ دیا۔ اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیات نازل کیں اور فرمایا۔

''یقین جانو کہ عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا تھا اور اس نے تم کو ٹھکانہ دیا اور تمہیں راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا اور

Marfat.com

تمہیں نادار پایا تو غنی کر دیا۔ جو یتیم ہے اس پر سختی مت کرنا اور جو سوال کرنیوالا ہو اسے جھڑکنا نہیں اور تمہارے پروردگار کی جو نعمت ہے اس کا تذکرہ کرتے رہنا''۔آیات (۵تا۱۱)

سورۃ الانشراح

یہ مکی سورت ہے۔اس میں ۸ آیات ہیں۔اس سورت کی بکثرت تلاوت سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان ہر طرح کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور وہ علم کی دولت سے بھی مالا مال ہو جاتا ہے۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کو نبوت کی عظیم ذمہ داری سونپی گئیں تو شروع میں آپ ﷺ ان کا زبردست بوجھ محسوس فرماتے اور اکثر بے چین رہتے تھے ان حالات میں اللہ نے آپکو حوصلہ عطا فرمایا اور اس سورت میں اللہ کے انہی انعامات کا ذکر ہے۔

اے پیغمبر ﷺ کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ نہیں کھول دیا اور ہم نے تم سے تمہارا وہ بوجھ اتار دیا ہے جس نے آپ ﷺ کی کمر توڑ رکھی تھی۔۔۔لہٰذا جب تم فارغ ہو جاؤ تو اپنے آپ کو عبادت میں تھکاؤ اور اپنے پروردگار سے دل لگاؤ۔

سورۃ التین

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں 8 آیات ہیں۔اس سورت کو کثرت سے پڑھنے سے دشمنی محبت میں بدل جاتی ہے۔نماز عشاء کے بعد اسے پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔سورت کا آغاز ہی اللہ نے انجیر، زیتون، طور اور امن والے شہر (مکہ) کی قسم کھا کر فرمایا کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔آیت ۶ میں فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔اس سورت میں فلاح اور کامیابی بیان کی گئی ہے صرف ان لوگوں کے لیے جو کہ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں۔اس میں ایمان لانے کا ذکر پہلے آیا ہے اور بعد میں نیک اعمال کا ذکر آیا ہے۔اس سے پتا چلتا ہے کہ ایمان کے بغیر اعمال صالحات کی کوئی وقعت نہیں اور ایمان لانے کے بعد اعمال صالحات نہ کئے جائیں تو بھی جہنم اس کے لیے تیار ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار کے اعمال کا اجر آخرت میں نہیں ملے گا وہ چاہے جتنے مرضی صالح اعمال کرتے رہیں۔ اسی طرح مسلمان کا تمغہ لگا لینے سے جہنم سے خلاصی ممکن نہیں بلکہ نیک اعمال کا شعار ہونا لازمی ہے۔

Marfat.com

سورۃ العلق

یہ مکی سورت ہے۔اس میں 19 آیات ہیں۔اس کی پہلی پانچ آیات اسی پہلی وحی میں نازل ہوئیں ہیں۔جب آپ ﷺ غار حرا میں عبادت میں مصروف تھے۔

اقراء باسم ربک الذی خلق o خلق الانسان من علق o اقرا وربک الاکرم o الذی علم بالقلم o علم الانسان مالم یعلم o

''پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا، پیدا کیا جمے ہوئے خون سے، پڑھ کہ تمہارا رب بہت کریم ہے۔جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور وہ کچھ سکھایا جو انسان نہیں جانتا تھا''۔

اس کے اندر ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے جس میں ابوجہل نے آپ ﷺ کو ختم کرنے کی حامی بھر لی لیکن وہ آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

سورۃ القدر

یہ مکی سورت ہے اس میں 5 آیات ہیں۔اس سورت کو لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا اور لیلۃ القدر کیا ہے؟ اسکی وضاحت آیت نمبر۳ میں آئی ہے کہ لیلۃ القدر ایک ہزار ماہ سے بھی افضل ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اسے روزانہ سوتے ہوئے ایک مرتبہ پڑھے تو اس کا گھر اور جان و مال بحفاظت رہے گا۔یہ سورت بیماری کے لیے شفا ہے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔

اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اصحاب رسول ﷺ کو بنی اسرائیل کے ایک ایسے مرد مجاہد کے بارے میں بتایا جو کہ نیکی کے کاموں میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور ہر وقت ہتھیار بند رہتے تھے جس سے ضعفا کو فائدہ ہوتا تھا۔ ان کی عمر بھی زیادہ تھی لہٰذا نیکیاں بھی زیادہ ہوئیں۔اس پر اصحاب رسول ﷺ کو تعجب ہوا اور افسوس بھی کہ ہم ان سے نیکیوں میں کیسے بڑھ سکتے ہیں کیوں کہ ہم اتنی طاقت نہیں رکھتے نہ ہی ہمارے دور کی عمریں اتنی زیادہ ہیں۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ رات دی جس کے اندر ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی راتوں سے افضل ہے۔اس میں فرشتے (عبادت کرنے والوں) سے مصافحہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

سورۃ البینہ

یہ مدنی سورت ہے اس میں ۸ آیات ہیں ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجنے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت تھا لوگ بت پرستی میں مبتلا تھے ان حالات میں ان کو ایک روشن دلیل کی ضرورت تھی جو کہ آپ ﷺ کی بعثت کی صورت میں ان کو ملی۔ ارشاد ہے

''اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور یکسو ہو کر اپنے آپ کو خالص اسی کے لیے رکھیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی سچا دین ہے''۔
(آیت ۵)

اس کی آخری آیت میں جنت اور اہل جنت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

''انکے پروردگار کے پاس وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش ہوگا اور وہ اللہ سے خوش ہونگے یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جو اللہ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے''۔ (آیت ۸)

سورۃ الزلزال

یہ مدنی سورۃ ہے اس میں آٹھ آیات ہیں۔ اس کے اندر آخرت کے دن کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔ اسکے اندر بیان ہے کہ زمین اپنی تمام خبریں بیان کرے گی کیونکہ اس کو اللہ کی طرف سے یہی حکم ہوگا۔ اس دن ہر کوئی اپنا ذرہ برابر اچھا اور برا عمل دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا فجر کے بعد معمول بنانے سے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سورۃ الزلزال پڑھے تو اسے نصف قرآن کا ثواب ملے گا۔ (درمنثور)

اس زمین کو جس کو انسان نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے یہ ایک قسم کا ریکارڈ ہے۔ ہر اچھے اور برے اعمال اس میں ریکارڈ ہو رہے ہیں۔ نیکی اور بدی کی یہ رزمگاہ ہے۔ انسان کے نیک اعمال کی بھی گواہ اور بد اعمال کی بھی گواہ۔ یہ زمین اس دن بولے گی جب نہ تو کوئی تعلق کام آسکے گا اور نہ ہی کوئی مال کام آسکے گا۔ اس دن زمین انسانوں کے راز اگلے گی اور انسان اس پر تعجب کرے گا کہ جس زمین کو وہ مردہ اور بے ضرر سمجھتا تھا وہ اس کے اعمال کی گواہی دے رہی ہے۔ شیخ الاسلام اس بات پر زور دیتے ہیں کہ نیک اعمال جگہ بدل بدل کے کیے جائیں۔

Marfat.com

سورۃ العٰدیٰت

یہ مکی سورت ہے اور ۱۱ آیات ہیں۔ اس میں بیان ہے کہ جنگی گھوڑے کتنے سمجھدار ہوتے ہیں اور اپنے مالک کے وفادار بھی ہوتے ہیں لیکن انسان اللہ کے احکامات کی اتنی بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ جو اس انسان کا خالق مالک اور رازق ہے۔ اس سورۃ کے بکثرت پڑھنے سے انسان مقروض نہیں ہوتا ہے۔ اور مقروض ہو تو قرض سے خلاصی ہو جاتی ہے۔

سورۃ القارعہ

یہ مکی سورت ہے اس میں ۱۱ آیات ہیں اس میں قیامت اور اس دن جزا اور سزا کا بہترین نقشہ کھینچا گیا ہے۔

اس سورۃ کو کثرت سے پڑھنے سے دل نیک کاموں کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور استقامت ایمان نصیب ہوتی ہے۔ ارشاد ہے

کھڑکھڑانے والی۔ کیا ہے کھڑکھڑانے والی۔ تم کیا جانو کیا ہے کھڑکھڑانے والی۔ جس دن (قیامت ہوگی) لوگ ایسے ہونگے جیسے بکھرے ہوئے پروانے۔ اور پہاڑ روئی کے گالوں کی مانند ہونگے۔ اس دن جس کا اعمال نامہ وزنی ہوگا وہ دلپسند عیش میں ہوگا۔ اور جس کا اعمال نامہ ہلکا ہوا وہ ہاویہ میں ہوگا اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا ہے۔ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

اس سورت میں آخرت کا خوفناک منظر پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بیان ہے کہ اس قیامت والے دن انسان کی فکر کا عالم بیان کیا گیا ہے اور پہاڑ جیسی وزنی چیز کا روئی کی مانند اڑنا اور پریشانی کا سبب ہے۔

سورۃ التکاثر

یہ مکی سورت ہے اور آٹھ آیات ہیں۔ اس سورۃ کو پڑھنے سے انسان میں مال کا ہوس دور ہو جاتا ہے اسے عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو مال و دولت اور اقتدار کے ہوس میں ایک دوسرے سے بڑھ جاتے ہیں اور ہمہ تن اس میں لگ جاتے ہیں اللہ نے انہیں ان کے اس طرح کرنے کا انجام ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں یوں فرمایا:

"یقین جانو کہ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے اور پھر یقین جانو تم اس کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھو

Marfat.com

گئے اور پھر تم سے اس دن ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔(آیات ۶ تا ۸)

سورۃ العصر

مکی سورۃ ہے اور تین آیات پر مشتمل ہے ۔ یہ قرآن کی چھوٹی سورتوں میں سے ایک ہے۔اسکے بارے میں امام شافعی لکھتے ہیں کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سورۃ کے علاوہ کچھ نازل نہ کرتا تو یہی سورت حجت کے لیے کافی تھی۔

اس میں اللہ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ انسان بڑے گھاٹے میں ہے ماسوائے ان لوگوں کے جوا یمان لائے اور نیک عمل کئے اور حق بات کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔

سورۃ الھمزہ

یہ مکی سورت ہے اور 9 آیات ہیں یہ سورت دشمن کے ظلم سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔اس کے پڑھنے سے خوف الہٰی پیدا ہوتا ہے اور انسان میں برائی سے نفرت اور نیک اعمال کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں مال جمع کرنے والے اور اسکو ہی اپنی خوشی اور مسرت سمجھنے والوں کے لیے دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے جو کہ جہنم کی صورت میں ہے۔

''بڑی خرابی ہے اس شخص کیلئے جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا ہے اور منہ تپایا جائے گا۔
جس نے مال اکھٹا کیا اور اسے گنتا رہا وہ سوچتا ہے اسکا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا ہرگز نہیں۔
اسے حطمہ کی جگہ پھینکا جائے گا۔اور تم کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے یہ آگ ہے جو موقد ہے''۔

سورۃ الفیل

یہ مکی سورت ہے اور اسکی 5 آیات ہیں۔سورۃ الفیل اور سورۃ القریش ایک جوڑا ہے جسکا آپس میں گہرا تعلق ہے۔یہ سورت موذی بیماری یا جانور سے چھٹکارا پانے کا ذریعہ ہے۔اسے روزانہ نماز عشاء کے بعد کثرت سے پڑھنے کی تاکید ہے۔سورۃ الفیل میں اصحاب الفیل کے تاریخی واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ابرہہ نے اپنے لشکر کے ساتھ کعبہ پر حملہ کیا۔قریش اس حملہ کو روکنے کی قوت نہیں رکھتے تھے ۔لہٰذا اللہ نے کرم کیا اور ان کی مدد فرمائی۔اللہ نے ابابیل (پرندہ) سے اس لشکر کو تباہ وبرباد کیا۔

Marfat.com

ہوا کچھ یوں تھا کہ لوگ دور دور سے حج کے لیے اور زیارت کے لیے مکۃ المکرّمہ آتے تھے۔ اس طرح اس خانہء خدا کی وجہ سے مقامی لوگوں کی عزت کرتے تھے اور ان سے تجارت بھی کرتے تھے۔ جب حج کے زمانہ میں لوگ ابرہہ کے ملک سے مکۃ المکرّمہ کی طرف جانے لگے تو اس نے اس کی وجہ دریافت کی۔ اسکی وجہ جاننے کے بعد اس نے اس طرح کا ایک گھر بنایا اور لوگوں کو اس کی تعظیم کرنے کا کہا اس میں جواہر کو بھی چنا گیا۔ اس کے ردعمل کے طور پر ایک عرب نے اس میں رات کے وقت گندگی ڈال دی۔ اس پر ابرہہ کو غصہ آیا اور اس نے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ خانہء خدا پر حملہ کیا۔ اس پر عرب نے یہ فیصلہ کیا کہ اس لشکر کو روکا نہ جائے اور صرف اپنا دفاع کیا جائے۔ اس موقع پر حضرت عبدالمطلب نے تمام قریش کے ساتھ مل کر دعا کی اور اس خانہء خدا کو اللہ کے سپرد کر دیا اور ہر کسی کو اپنے مال کی ذمہ داری دی۔

سورۃ القریش

یہ مکی سورت ہے اور اس میں چار آیات ہیں۔ اس سورت کو پڑھنے سے بچے میں ڈر دور ہو جاتا ہے اور سفر میں خوف وہراس سے نجات ملتی ہے اور موذی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسکا پس منظر یہ ہے کہ زمانہ جہالت میں لوگ قتل وغارت میں ملوث تھے اور عام دنوں میں وہ لوگوں کی عزت اور مال لوٹنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ لیکن جب وہ سفر پر جاتے تو انہیں کوئی نہیں لوٹتا تھا۔ اللہ نے اس صورت میں قریش مکہ کو یاد دلایا ہے کہ ان کی موجودہ خوشی کی وجہ انکی آزادی سے تجارت تھی اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ بتوں کی پوجا چھوڑ دیں اور عبادت صرف اللہ کے لیے کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور بدامنی سے دور کر کے اپنے امن میں محفوظ کیا۔

سورۃ الماعون

یہ مکی سورت ہے اور اس میں سات آیات ہیں۔ اس سورۃ کا مضمون سورۃ المطففین کے ابتدائی مضمون کے مشابہ ہے۔ وہاں لوگوں کے کم تولنے پر وعید بیان کی گئی ہے جبکہ یہاں آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کا ذکر ہے۔ اس میں یتیم اور مسکین کا خیال رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور دوسرا نماز کی تلقین کی گئی ہے اور نماز نہ پڑھنے والے یا اس میں ریاکاری کرنے والوں کے لیے سخت وعید کا ذکر ہے۔ فرمایا۔

"کیا تم نے اسے نہیں دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو

Marfat.com

کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پھر خرابی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں اور ریاکاری کرتے ہیں اور دوسروں کو معمولی سی چیز دینے سے انکار کر دیتے ہیں"۔

اس کے اندر اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ جو معمولی اشیاء جن سے کوئی فائدہ نہیں اس کو سنبھال سنبھال کر رکھنے سے بہتر ہے کہ ان اشیاء کو اللہ کے راستہ میں خرچ کیا جائے اور ضرورت مند کو دے دی جائیں۔

سورۃ الکوثر

یہ مکی سورت ہے۔ اسمیں تین آیات ہیں۔ کوثر کے معنیٰ بھلائی کرنے کے ہیں اور کوثر جنت میں ایک حوض کا نام ہے جس سے آپ ﷺ اپنے امتیوں کو پانی پلائیں گے (اللہ اس سیاہ کار کو بھی نصیب فرمادیں) اس حوض پر رکھے برتنوں کی تعداد آسمان پر موجود تاروں کے برابر ہے۔ ابتر کہتے ہیں جس کی نرینہ اولاد نہ ہو۔ اس سورۃ کے پڑھنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ آپ ﷺ کی کوئی نرینہ اولاد حیات نہیں رہتی تھی اور اس میں بھی رب العالمین کی طرف سے کوئی حکمت تھی۔ ایک بیٹے کے انتقال پر کفار نے یہ بات کہنا شروع کر دی کہ آپ ﷺ کی تو کوئی اولاد زندہ نہیں رہتی ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کا پیغام یہیں پر ختم ہو جائے گا۔ اس پر قرآن نے اس سورت کے ذریعے کفار کو جواب بھی دیا ہے اور آپ ﷺ کو تسلی بھی دی ہے۔

سورۃ الکافرون

یہ مکی سورت ہے۔ اس میں چھ آیات ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو سورۃ الکافرون کی تلاوت کرے اسے چوتھائی قرآن کے برابر ثواب ملے گا۔ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب مکہ مکرمہ کے کچھ سردار جن میں ولید اور عاص بن وائل شامل تھے نے یہ تجویز دی کہ ایک سال آپ ﷺ ان کے بتوں کی عبادت کریں اور ایک سال وہ آپ ﷺ کے خدا کی عبادت کریں گے۔ اس سورۃ میں اللہ نے اس تجویز کو رد کیا ہے۔

Marfat.com

سورۃ النصر

یہ مدنی سورۃ ہے اس میں تین آیات ہیں ۔ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی ۔اس میں آپ ﷺ کی بعثت کے مقصد کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس سورت میں آپ ﷺ کی وفات کی خبر دی گئی ہے ۔اس سورۃ کے نزول کے بعد آپ ﷺ اپنا زیادہ تر وقت تسبیح واستغفار میں صرف کرتے تھے ۔اس کے اندر مسلمانوں کو اسلامی طریقہ سے خوشی منانے کی تلقین کی گئی ہے اوران کو بے مہار نہیں چھوڑا گیا ہے ۔اس میں بتایا گیا ہے کہ اب جب عرب زیر ہوگیا ہے تو اس پر استغفار کریں اور اللہ کی بڑائی بیان کریں ۔ ہندہ جو کہ ایک سفاک عورت تھی مسلمانوں کی فتح مکہ کے بعد عبادت دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئی ۔

سورۃ اللہب

یہ مکی سورۃ ہے اس میں پانچ آیات ہیں ۔اس سورۃ کے اندر ابولہب کے لیے وعید ہے اور اللہ کی طرف سے عذاب ہے ۔ابولہب بد بختی میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ وہ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا تھا۔دعوت وتبلیغ کی راہ میں بھی رکاوٹ تھا۔ پس یہ آیات نازل ہوئیں جس کے اندر اس بد بخت کو اور اس کی بیوی کو عذاب دینے کا ذکر ہے ۔ اس واقعہ سے پہلے آپ ﷺ کی دو بیٹیاں اس کے دو بیٹوں کے نکاح میں تھیں ۔اس کے بعد ابولہب کے کہنے پر اس کے بیٹوں نے ان کو طلاق دے دی ۔ اس وقت تک رخصتی نہیں ہوئی تھی ۔اس پر ایک لڑکے نے حد ہی کر دی اور گستاخی کی جس پر وہ آپ ﷺ کی بد عا کی نظر ہوا اور اس کو جنگل کا شیر کھا گیا۔ آپ ﷺ نے بد عا کی تھی کہ اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما۔

سورۃ الاخلاص

اس سورۃ میں تین آیات ہیں ۔اس سورۃ کے اندر دراصل یہود ونصاری کو جواب دیا گیا ہے کہ یہ جو تم نے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بناتے ہو یہ سراسر گمراہی ہے ۔اس کو تین بار پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے ۔سورت الاخلاص ، سورت الفلق اور سورت الناس کو دن کے شروع میں تین بار پڑھنے سے سارے دن کے حوائج پورے ہونگے ۔(مومن کا ہتھیار

Marfat.com

ازمولانا محمد یونس ابن محمد عمر پالنپوریؒ صاحب) سورت الکافرون سے سورت الناس تک پانچ سورتوں کو سورت الھب کونکال کر چھ بسم اللہ کے ساتھ پڑھنے سے سفر کی مشکلات دور ہوتی ہیں اور کفایت ہوتی ہے (مولانا یوسفؒ)

سورۃ الفلق

اس سورۃ کی پانچ آیات ہیں۔سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا واقعہ نزول ایک ہی ہے۔ان دونوں سورتوں کوسحر اور نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے میں تاثیر عظیم ہے۔اس سورت میں ان چیزوں کا ذکر ہے جو سحر سے متعلق ہیں جیسے صبح کے رب کی پناہ مانگی ہے کیونکہ رات کے وقت ہی یہ جادو کے اعمال ہوتے ہیں۔گراہیں اور ان پر پھونکنا بھی جادو کے ذریات ہیں۔یہ کام حسد کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا اس کا بھی ذکر ہے۔

سورۃ الناس

اس سورۃ کی چھ آیات ہیں۔اس میں اللہ سے پناہ مانگی گئی ہے۔شیطان سے جو کہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور دین اسلام کے کاموں میں مانع بنتا ہے۔اس میں انسان بھی شامل ہیں اور جنات بھی شامل ہیں۔حضرت عقبہ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران رسول اللہ ﷺ نے ان کو معوذتین پڑھائی اور پھر مغرب کی نماز میں انہی دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ ان کو سونے کے وقت بھی پڑھا کرو اور اٹھنے کے وقت بھی۔(النسائی)

............☆☆☆............

Marfat.com

باب 9

قرآن کریم کا پیغام اور حقوق برائے اُمتِ مسلمہ

الحمد للہ کتاب ہذا کے سابقہ ابواب کا مطالعہ کر کے اس حقیقت سے آشنا ہو چکے ہیں کہ قرآن کریم ایک لازوال دولت ہے۔ محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر امت کی کوئی افتخار کی چیز ہوتی ہے جس پر وہ فخر کرتی ہے اور میری امت کا افتخار قرآن مجید ہے۔ لہٰذا علماء کرام کے نزدیک قرآن پاک کی دولت ملنے کے بعد اگر وہ کسی اور چیز پر فخر کرے تو اس نے قرآن کی قدر و منزلت کو گرا دیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس قرآن کی مدد سے بہت سی قوموں کو بلند کرتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پست اور ذلیل کرتے ہیں۔ علماء کے مطابق جو اقوام قرآن کو پڑھتے، سمجھتے اور عمل کرتے ہیں۔ اللہ ان کو بلند رتبہ عطا کرتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے اللہ ان کو ذلیل و خوار کرتا ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی کے مطابق:

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

ایسی لازوال دولت کے عوض ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ کا شکر ادا کریں۔

مفسر القرآن ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق قرآن کے پانچ حقوق ہیں:

۱۔ قرآن پر ایمان لانا

۲۔ قرآن کا پڑھنا

۳۔ قرآن کا سمجھنا اور اس پر غور و فکر کرنا

۴۔ اس کے احکامات پر عمل کرنا

۵۔ اس کے احکامات کو دوسروں تک پہنچانا۔

Marfat.com

قرآن پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ ارکان اسلام میں سے سب سے پہلے اور بنیادی رکن میں توحید، ملائکہ، آسمانی کتابیں، رسالت، اور آخرت پر ایمان اور اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے پر ایمان لانا لازمی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار کتب نازل کی ہیں۔ ان میں آخری کتاب قرآن حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔ اس پر زبان اور دل سے ایمان لانا لازمی ہے۔ کوئی شخص اس پر زبان سے اقرار کرتا ہے لیکن دل سے نہیں مانتا تو اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کوئی شخص دل سے مانتا ہے لیکن کسی جان کے خوف کی وجہ سے اقرار نہیں کرتا ہے تو وہ مسلمان مانا جائے گا لیکن اگر وہ بلا کسی شرعی عذر کے اقرار نہیں کرتا ہے تو اس کو اسلام سے خارج مانا جائے گا۔

قرآن کا دوسرا حق یہ ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے اور اس کی تلاوت میں سستی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک حرف کتاب اللہ کے عوض ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ہے۔ قرآن نے بھی یہ فرمایا کہ:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها جو ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو اس کے بدلے دس ملیں گی۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ اس کے پڑھنے کے آداب کا خیال رکھا جائے۔ ان میں سے کچھ آداب ظاہری ہیں اور کچھ باطنی۔ ظاہری آداب میں کپڑوں کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا، باوضو ہونا اور قبلہ رو منہ کر کے ادب سے بیٹھ کر پڑھنا۔ تعوذ اور تسمیہ پڑھنا۔ باطنی آداب یہ ہیں کہ اس کا دل میں ادب و احترام اور یقین ہو کہ اس کو پڑھنے سے دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ قرآن کو پڑھا جائے اور روزانہ کا کچھ نصاب مقرر کر لیا جائے۔ شرح احیاء میں امام صاحب نے لکھا ہے کہ قرآن کا سال میں دو دفعہ ختم کرنا قرآن کا حق ہے۔ اکثر صحابہؓ کا معمول ہفتہ میں قرآن کے ختم کا تھا۔ چوتھا اصول یہ ہے کہ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے۔ پانچواں اصول یہ ہے کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔ سورۃ المزمل میں ارشاد ہے

ورتل القرآن ترتیلا ٥ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

اس کا چھٹا اصول یہ ہے کہ قرآن پاک کو حفظ کیا جائے۔ قرآن پاک کا اتنا حفظ کرنا جس سے نماز ہو جائے ہر شخص پر فرض ہے اور پورے قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اگر کوئی بھی العیاذ باللہ حافظ نہ

Marfat.com

رہےتو سب گناہ گار ہونگے۔

قرآن پاک کا ہم پر تیسرا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے اور اس پر غور وفکر کیا جائے۔ارشاد رب القدوس ہے کہ یہ قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے کیاان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔اس کی مختلف آیات کے اندر کیا کیا پیغامات سموئے ہوئے ہیں۔یہ مقدس کتاب کیونکہ عربی زبان میں ہے لہٰذا اس کے لیے عربی کے کم از کم چند قواعد سیکھنا لازمی ہیں۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کے جاہ وجلال نے ہم کو اپنے دین اسلام سے دور کر دیا ہے۔اس کی ایک ایک آیت اپنے اندر وہ مطالب سموئے ہوئے ہے کہ عقل اس کو پورے طور پر سمجھنے سے قاصر ہے۔جتنا پڑھو اتنی ہی رشد و ہدایت کی راہیں کھلتی نظر آتی ہیں اور ظلم و جہالت کی تاریکی کم ہوتی جاتی ہے۔غور وفکر ہی معرفت کی کنجی ہے اور مشاہدۂ مخلوق خداوندی پر قرآن نے جس قدر استدلال کیا ہے۔اس کا تقاضا ہے کہ انسان معرفت الٰہی کے رموز واوقاف کو مخلوقات الٰہیہ کے غور وفکر کے ذریعہ حاصل کرنے کی جستجو میں لگ جائے۔

قرآن کا چوتھا حق یہ ہے کہ اس کے پیغامات اور احکامات پر عمل کرنے کی جستجو کی جائے اور اس کے احکامات کو نافذ العمل سمجھتے ہوئے ملکی اور غیر ملکی سطح پر رائج کرنے کی جستجو کی جائے۔اس پر عمل کرنے کے لیے اصحاب رسول ﷺ کے طریقوں سے رہنمائی لی جائے جو کہ براہ راست آفتاب نبوت ﷺ سے فیض یاب ہوئے۔

قرآن کا پانچواں حق یہ ہے کہ وہ اس کے پیغامات اور احکامات کو نافذ العمل سمجھتے ہوئے اس کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی کرے۔آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اب کسی اور نئے نبی نے نہیں آنا۔لہٰذا ختم نبوت کے تقاضے کو سمجھتے ہوئے اس قرآن حکیم کی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانا اور اس کی سعی کرنا اب امت محمدیہ کی ذمہ داری ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوگیا کہ قرآن کریم کے ایک مسلمان پر کون کون سے حقوق ہیں۔ان حقوق کی ادائیگی کی کیا فضیلت ہے اور اس کو کس طرح احسن طریقے سے ادا کیا جاسکتا ہے۔آیئے ہم اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے ان حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

............☆☆☆............

Marfat.com

Marfat.com

حوالہ جات

☆ آسان ترجمۃ القرآن (تشریحات کے ساتھ)، مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبہ معارف القرآن کراچی۔

☆ منتخب احادیث، حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور، 2014

☆ نیکیوں کے انبار اور پنج سورۃ شریف، حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم مدظلہ العالی (مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور)، اقراء اشرفیہ کمپنی، زیب سنٹر اردو بازار لاہور، ۲۰۱۵ء

☆ تفسیر احسن البیان (اردو)، حافظ صلاح الدین یوسف، دارالسلام، ۳۶ لوئر مال لاہور۔ پاکستان، ۲۰۱۱ء

☆ مضامین قرآن حکیم، زاہد ملک، بن قطب انٹرنیشنل، گلبرگ III لاہور، پاکستان، ۲۰۱۰ء

☆ خلافت وملوکیت، سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، ادارہ ترجمان القرآن (پرائیوٹ) لمیٹڈ، غزنی اسٹریٹ، رحمٰن مارکیٹ اردو بازار لاہور ۲۰۱۳ء

☆ قرآن پاک اور ہماری ذمہ داریاں، ڈاکٹر اسرار احمدؒ، مکتبہ خدام القرآن، کے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور، ۲۰۱۶ء

☆ قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (الفاتحہ تا الکہف)، ڈاکٹر اسرار احمدؒ مکتبہ خدام القرآن، کے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور، ۲۰۱۶ء

☆ قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (مریم تا الناس)، ڈاکٹر اسرار احمدؒ مکتبہ خدام القرآن، کے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور، ۲۰۱۶ء

☆ دینیات، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، ادارہ ترجمان القرآن (پرائیوٹ) لمیٹڈ، غزنی اسٹریٹ، رحمٰن مارکیٹ اردو بازار لاہور ۲۰۱۵ء

Marfat.com

☆ معارف الحدیث، مولانا محمد منظور نعمانیؒ، دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی، پاکستان، ۲۰۱۴ء

☆ An Anthology of Lectures on Islam, Dr. Bashir Naeem, Interfaith Academy International USA, 2011

☆ In light of the Holy Quran, Dr. Bashir Naeem, Interfaith Academy International USA, 2016.

............☆☆☆............

Marfat.com

ضمیمہ الف

قرآن کی مکی سورتوں کی ترتیب بالحاظ آیات

نمبر شمار	سورت	آیات	نمبر شمار	سورت	آیات
1	البقرہ	286	23	القصص	88
2	الشعراء	227	24	ص	88
3	الاعراف	206	25	المومن	85
4	آل عمران	200	26	یس	83
5	الصفت	182	27	الزخرف	79
6	النساء	176	28	الحج	78
7	الانعام	165	29	الرحمن	78
8	طه	135	30	الفرقان	77
9	التوبة	129	31	الزمر	75
10	النخل	128	32	الانفال	75
11	هود	123	33	الاحزاب	73
12	المائده	120	34	العنکبوت	69
13	المومنون	118	35	النور	64
14	الانبیاء	112	36	النجم	62
15	یوسف	111	37	الروم	60
16	بنی اسرائیل	111	38	الذریات	60
17	الکهف	110	39	الدخان	59
18	یونس	109	40	المدثر	56
19	الحجر	99	41	القمر	55
20	مریم	98	42	سباء	54
21	الواقعه	96	43	حم السجدة	54
22	النمل	93	44	الشوری	53

Marfat.com

نمبرشمار	سورت	آیات	نمبرشمار	سورت	آیات
45	القلم	52	71	نوح	28
46	الحاقہ	52	72	الغاشیة	26
47	ابراھیم	52	73	الانشقاق	25
48	المرسلات	50	74	الحشر	24
49	الطور	49	75	البروج	22
50	النازعات	46	76	المجادلہ	22
51	فاطر	45	77	الیل	21
52	ق	45	78	المزمل	20
53	المعارج	44	79	البلد	20
54	الرعد	43	80	الانفطار	19
55	عبس	42	81	الاعلیٰ	19
56	القیمة	40	82	العلق	19
57	النباء	40	83	الحجرات	18
58	محمد	38	84	التغابن	18
59	الجاثیة	37	85	الطارق	17
60	المطففین	36	86	الشمس	15
61	الاحقاف	35	87	الصف	14
62	لقمان	34	88	الممتحنة	13
63	الدھر	31	89	الطلاق	12
64	السجدہ	30	90	التحریم	12
65	الملک	30	91	الجمعة	11
66	الفجر	30	92	المنافقون	11
67	الفتح	29	93	الضحیٰ	11
68	التکویر	29	94	العدیت	11
69	الحدید	29	95	القارعة	11
70	الجن	28	96	الھمزة	9

Marfat.com

نمبر شمار	سورت	آیات	نمبر شمار	سورت	آیات
97	الم نشرح	8	106	القدر	5
98	التین	8	107	اللھب	5
99	البینة	8	108	الفیل	5
100	الزلزال	8	109	الفلق	5
101	التکاثر	8	110	القریش	4
102	الفاتحه	7	111	اخلاص	4
103	الماعون	7	112	العصر	3
104	الکافرون	6	113	الکوثر	3
105	الناس	6	114	النصر	3

Marfat.com

ضمیمہ ب

قرآن کی مدنی سورتوں کی ترتیب بالحاظ آیات

نمبر شمار	سورت	آیات	نمبر شمار	سورت	آیات
1	البقرہ	286	15	الحدید	29
2	العمران	200	16	الحشر	24
3	النساء	176	17	المجادلہ	22
4	التوبہ	129	18	الحجرات	18
5	المائدہ	120	19	التغابن	18
6	الرحمٰن	78	20	الصف	14
7	الحج	78	21	الممتحنہ	13
8	الانفال	75	22	الطلاق	12
9	الاحزاب	73	23	التحریم	12
10	النور	64	24	الجمعہ	11
11	الرعد	43	25	المنفقون	11
12	محمد	38	26	البینہ	8
13	الدھر	31	27	الزلزال	8
14	الفتح	29	28	النصر	3

Marfat.com

ضمیمہ ج

قرآن میں مکی سورتوں کی ترتیب صعودی کے اعتبار سے

(تعداد رکوع اور آیات)

نمبر شمار	سورت	آیات	رکوع	نمبر شمار	سورت	آیات	رکوع
1	الفاتحہ	7	1	18	النمل	93	7
2	الانعام	165	20	19	القصص	88	9
3	الاعراف	206	24	20	العنکبوت	69	7
4	یونس	109	11	21	الروم	60	6
5	ہود	123	10	22	لقمان	34	4
6	یوسف	111	12	23	السجدہ	30	3
7	ابراہیم	52	7	24	السبا	44	6
8	الحجر	99	6	25	فاطر	45	5
9	النحل	128	16	26	یٰسین	83	5
10	بنی اسرائیل	111	12	27	الصفت	182	5
11	الکہف	110	12	28	ص	88	5
12	مریم	98	6	29	الزمر	75	8
13	طہٰ	135	8	30	غافر/مومن	85	9
14	الانبیاء	112	7	31	فصلت	54	6
15	المومنون	118	6	32	الشوریٰ	53	5
16	الفرقان	77	6	33	الزخروف	89	7
17	الشعرآء	227	11	34	الدخان	59	3

Marfat.com

نمبرشمار	سورت	آیات	رکوع	نمبرشمار	سورت	آیات	رکوع
35	الجاثیہ	37	4	57	انفطار	19	1
36	الاحقاف	35	4	58	المطففین	36	1
37	ق	45	3	59	انشقاق	25	1
38	الذاریات	60	3	60	البروج	22	1
39	الطور	49	2	61	الطارق	17	1
40	النجم	62	3	62	الاعلیٰ	19	1
41	القمر	55	3	63	الغاشیہ	26	1
42	الواقعہ	96	3	64	الفجر	30	1
43	الملک	30	2	65	البلد	20	1
44	القلم	52	2	66	الشمس	15	1
45	الحاقہ	52	2	67	الیل	21	1
46	المعارج	44	2	68	الضحیٰ	11	1
47	نوح	28	2	69	انشراح	8	1
48	الجن	28	2	70	التین	8	1
49	المزمل	20	2	71	العلق	19	1
50	المدثر	56	2	72	القدر	5	1
51	القیمۃ	40	2	73	العدیت	11	1
52	المرسلت	50	2	74	القاریہ	11	1
53	النبا	40	2	75	التکاثر	8	1
54	النازعات	46	2	76	العصر	3	1
55	عبس	42	1	77	الھمزہ	9	1
56	التکویر	29	1	78	الفیل	5	1

Marfat.com

79	القریش	4	1	83	اللھب	5	1
80	الماعون	7	1	84	الاخلاص	4	1
81	الکوثر	6	1	85	الفلق	5	1
82	الکافرون	6	1	86	الناس	6	1

Marfat.com

ضمیمہ د

قرآن میں مدنی سورتوں کی ترتیب صعودی کے اعتبار سے

(تعداد رکوع اور آیات)

نمبر شمار	سورت	آیات	رکوع	نمبر شمار	سورت	آیات	رکوع
1	البقرہ	286	40	15	الحدید	29	4
2	العمران	200	20	16	المجادلہ	22	3
3	النساء	176	24	17	الحشر	24	3
4	المائدہ	120	16	18	الممتحنہ	13	2
5	الانفال	75	10	19	الصف	14	2
6	التوبہ	129	16	20	الجمعہ	11	2
7	الرعد	43	6	21	المنافقون	11	2
8	الحج	78	10	22	التغابن	18	2
9	النور	64	9	23	الطلاق	12	2
10	الاحزاب	73	9	24	التحریم	12	2
11	محمد	38	4	25	الدھر	31	2
12	الفتح	29	4	26	البینة	8	1
13	الحجرات	18	2	27	الزلزال	8	1
14	الرحمٰن	78	3	28	النصر	3	1

Marfat.com

ضمیمہ ۷

قرآن کی تقسیم بالحاظ گروپ و ذیلی گروپ

نمبر شمار	دو دو کے ذیلی گروپ	نمبر شمار	تین تین کے ذیلی گروپ	نمبر شمار	دیگر ذیلی گروپ
1	البقرۃ و آل عمران	1	یونس، ہود و یوسف	1	حوامیم (المؤمن، حمٓ السجدہ، الشوریٰ ، الزخرف، الدخان
2	النباء و المائدہ	2	الرعد ، ابراھیم والحجر		الجاثیہ و الاحقاف)
3	الانعام و الاعراف	3	النمل ، بنی اسرائیل و کہف	2	الزمر، المؤمن ، حمٓ السجدۃ ، الشوریٰ
4	الانفال و التوبہ	4	مریم ، طٰہٰ و الانبیاء	3	اَلمسبّحات (الحدید ، الصّف، الجمعۃ ، الحشر ، التغابن)
5	یونس و ہود	5	الحج ، المؤمنون والنور	4	چہار سورۃ نور و ظلمت (الشمس ، اللیل ، الضحیٰ)
6	یوسف و طٰہٰ	6	الشعراء ، النمل و القصص		الم نشرح
7	بنی اسرائیل و کہف	7	الروم ، الانعام،النمل	5	الزلزال ، العٰدیٰت ، القارعہ ، التکاثر
8	الفرقان و بنی اسرائیل	8	صٓ، قٓ، نٓ		
9	سبا و فاطر	9	محمد، الفتح و الحجرات		

Marfat.com

10	یسین و السجدة	10	الذٰریٰت، الطور و النجم		

11	حٰمٓ السجدہ و الشوریٰ
12	الزخرف والدخان
13	الجاثیہ و الاحقاف
14	الدخان و الجاثیہ
15	الممتحنہ والمجادلہ

نوٹ: مندرجہ بالا خاکے میں چند سورتیں ایسی ہیں جو دو دو کے جوڑے والی تقسیم میں بھی ہیں اور ان میں کچھ تین تین کے ذیلی گروپ میں بھی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جوڑے میں آپس میں زیادہ مماثلت ہے جبکہ تین تین کے ذیلی گروپ میں عموماً دو بہت مشابہت رکھتی ہیں جبکہ تیسری کسی خاص زاویہ سے ہی مماثلت رکھتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ مماثلت/ مشابہت صرف عقلی لحاظ سے سمجھنے کے لئے ہے کہ ان سورتوں کے مضامین کافی حد تک ایک جیسے ہیں یا کہیں بالکل تضاد ہے۔

16	الصف والجمعة	22	المرسلات و النباء	28	الفجر والبلد
17	المنافقون والتغابن	23	النازعات و عَبَس	29	الفیل و القریش
18	الطلاق و التحریم	24	التکویر و الانفطار	30	المطففین و الماعون
19	القلم و العلق	25	المطففین و الانشقاق	31	الفلق و الناس
20	المزمل و المدثر	26	البروج و الطارق	32	المرسلات و الرحمن
21	القیامة و الدهر	27	الاعلیٰ و الغاشية		

ضمیمہ و

حلف نامہ

میں ________________ اس کتاب میں دیئے گئے قرآن اور حدیث کے پیغامات کو پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گا/ گی۔ نیز ان پیغامات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش بھی کروں گا/ گی۔

دستخط ________________

مورخہ ________________

Marfat.com

قرآنِ کریم پر طائرانہ نظر

(فضیلتِ قرآنِ کریم اور جملہ سورتوں کا مختصر جائزہ)

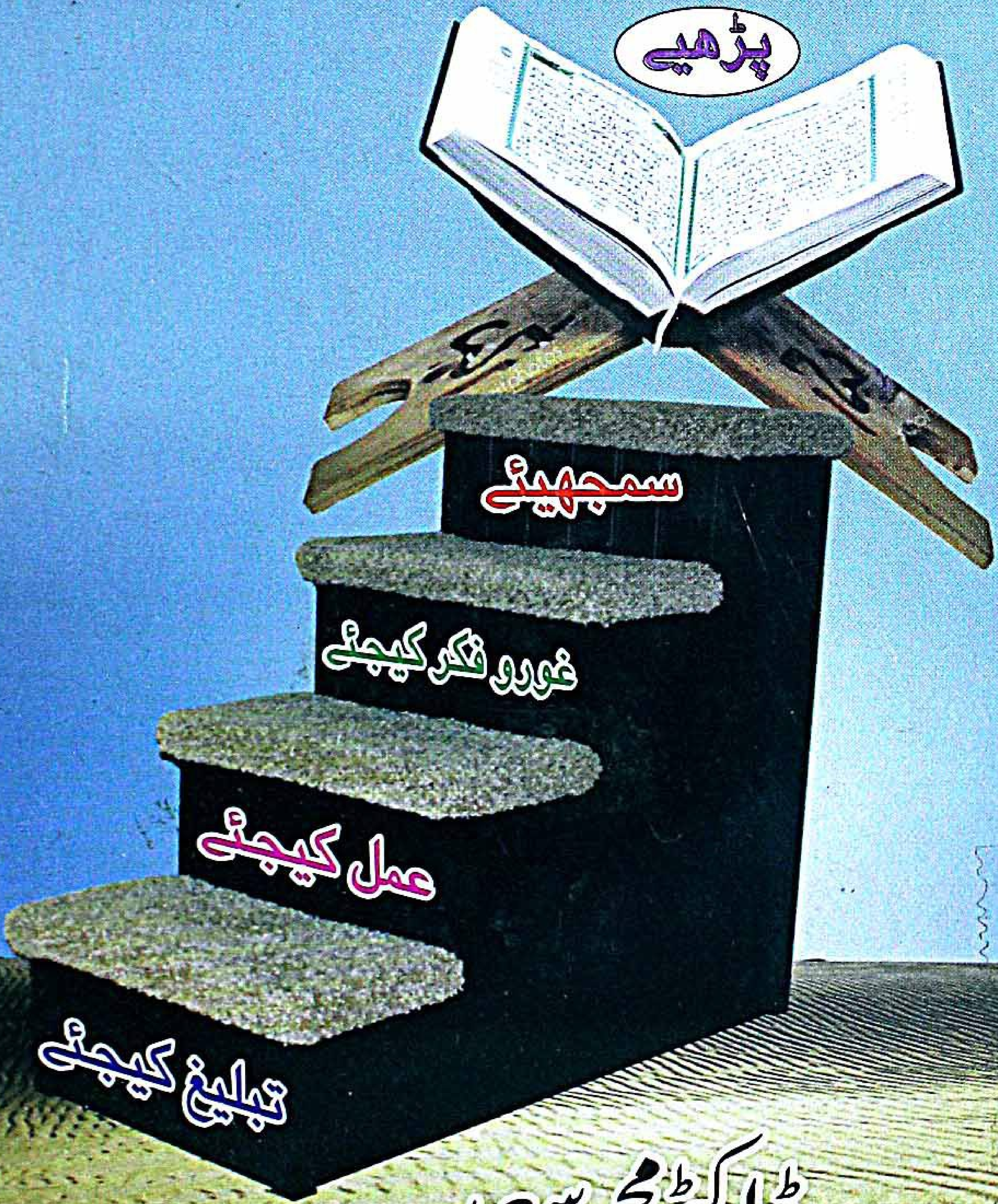

ڈاکٹر محمد سعید

Marfat.com